سہ ماہی
مدحت
لاہور

میرِ کاروانِ نعتِ جدید **حضرت حفیظ تائب** رح

جلد نمبر 1
شمارہ نمبر 8
جون 2016ء تا اگست 2016ء
شمارہ نمبر 9
ستمبر 2016ء تا نومبر 2016ء
شمارہ نمبر 10
دسمبر 2016ء تا فروری 2017ء

مدیر
نقشبندی
سرور حسین
midhatlahore@gmail.com

اعزازی سرپرست
چوہدری نورالحسن تنویر
(دبئی)

بیرون ملک اعزازی نمائندگان

سعودی عرب: محمد زبیر مدنی (مدینہ منورہ)، عاصم ظفر (ریاض) **دبئی:** محمد ارشد انجم، سلمان جاذب
مسقط: عذرا علیم **انگلینڈ:** محمد جواد شائق (لندن)، محمد مسعود عالم (مانچسٹر) **ہالینڈ:** میر مختار میر
امریکہ: محمد اصغر چشتی (نیویارک)، محمد عدیل (واشنگٹن) **ناروے:** محمد ارشد شاہین

شمارے کا ہدیہ

پاکستان:	200 روپے
سعودی عرب:	25 ریال
برطانیہ	7 پاؤنڈ
بیرونِ ملک:	10 ڈالر

Account Detail

الائیڈ بنک لمیٹڈ
(فیروز پور روڈ برانچ-لاہور پاکستان)

A/c Name: **Naat Forum**
A/c No. 001-000-50-658-000-19
Branch Code: **0598**

مرکزی دفتر:
Office # 26, 2nd Floor, Big City Plaza,
Liberty, Gulberg III, Lahore. Ph: 042-35774050
Email: midhatlahore@gmail.com
Web: www.naatforum.com

زیرِ اہتمام:
نعت فورم انٹرنیشنل

کسی بھی جگہ سے ''مدحت'' کے حصول کے لئے رابطہ کریں
سرکولیشن انچارج:
محمد احمد پراچہ 03204522709
محمد حسنین 0323-4075700

ناشر محمد سرور حسین نے گنجِ شکر پرنٹرز لوئر مال لاہور سے چھپوا کر آفس نمبر 26، 2nd فلور، بگ سٹی پلازہ لبرٹی مارکیٹ گلبرگ لاہور سے جاری کیا

تقسیم کار
طٰہٰ پبلی کیشنز، اُردو بازار لاہور
0333-4470509

فہرست

اظھاریہ مدحت کا انتخاب حمد ونعت ------------------------------------ 15

یا حیٌّ یا قیُّوم (حمدیں)

......ا......

اشفاق احمد غوری------------ تو مالک تو مولا تو رب کریم-------------------------- 27

(محمد) اقبال نجمی ------------ ترا لطف نہایت چاہتا ہوں-------------------------- 28

(محمد) آصف مرزا ----------- دھوپ تیری ہے، سائباں تیرا------------------------ 29

آفتاب ضیاء --------------- ہوا میں نغمگی کس کی خدا کی ------------------------ 30

......ب......

باقی احمد پوری -------------- اے خدا لطف و کرم ہے تیرا ------------------------- 31

بشیر رزمی ----------------- ہم نے کونین کے ہر گوشہ کو پرکھا دیکھا ----------------- 32

......ت......

(سیّد) توقیر بخاری ---------- جہان چند روزہ میں ہر اک کا آسرا تو ہے -------------- 33

......ج......

جان کاشمیری--------------- بندہ بندہ کینہ خو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی ----------------- 34

......ح......

حسین محی الدین قادری ------ ہر پھول کے بدن میں، کلیوں کے بانکپن میں ----------- 35

حلیم حاذق ---------------- تری قدرت کا جلوہ دیکھتا ہوں ---------------------- 36

حمیرا راحت ---------------- اے مالک افلاک مدد کر میری ---------------------- 37

حنیف نازش---------------- دعا میں اپنے خدا سے کلام کرتے ہوئے ---------------- 38

......خ......

(ڈاکٹر) خالد الیاس---------- سوغات یہ اشکوں کی ہوں لایا تیرے گھر میں ------------ 39

(ڈاکٹر) خالد عباس الاسدی --- جو طلب گار ہے اس شخص کو منصب دے دے ------------ 40

خالد محمود نقشبندی------------ کیا حمد کر سکے گی میری زبان تیری-------------------- 41

خورشید بیگ میلسوی ---------- ناشاد تھا میں تو نے مجھے شاد کیا ہے---------------------- 42

(ڈاکٹر) خورشید رضوی-------- نگاہِ کم نظر کو وسعتِ حسن نظر دے دے ----------------- 43

......ر......

رفیع الدین زکی قریشی -------- تخلیق کائنات کا تو ہی مجاز ہے----------------------- 44

رئیس احمد نعمانی ------------- ضیائے لوح جبیں لا الہ الا اللہ ---------------------- 45

(ڈاکٹر) ریاض مجید ---------- تمہیں حیرت کی سو سو پل میں کھولتا ہے----------------- 46

(سیّد) ریاض حسین زیدی---- خالق کائنات اللہ ہے ---------------------------- 47

ریاض حسین چودھری -------- تہجد کے ہر اک لمحے کو تابندہ سحر کر دے ---------------- 48

......ز......

زاہد فخری----------------- ہزار شکر کہ شاعر بنا دیا تو نے------------------------- 49

زبیدہ حیٔ------------------ اے میرے لم یزل تو گدائی کے ڈھب تو دیکھ------------ 50

......س......

سخی کنجاہی---------------- نظامِ عالمیں قائم ہے رب سے ---------------------- 51

سرور حسین نقشبندی----------- سر حمد خدا پیرایۂ اظہار، بسم اللہ ---------------------- 52

سعد اللہ شاہ---------------- عالم طوفِ حرم سب سے نرالا ہے میاں ---------------- 53

سلیم کوثر ------------------ اس سے پہلے کہ یہ دنیا مجھے رسوا کر دے --------------- 54

سمیعہ ناز ------------------ الٰہی! تو ہی شافی، اَنْتَ مَوْلٰنَا ------------------------- 55

......ش......

شاہد بخاری ---------------- مسئلہ ہر اک حل ہوتا ہے، لب پہ اللہ آتے ہی ----------- 56

شاکر کنڈان ---------------- دل جو گھبرائے تو لب کلمہ یا ہو بولے ------------------ 57

شہاب صفدر --------------- یہ توفیق تیری عطا جانتا ہوں -------------------------- 58

(علامہ محمد) شہزاد مجددی ------ خدا کی یاد میں وہ رنگ لائی بے خودی اپنی --------------- 59

(ڈاکٹر) شوذب کاظمی--------- مدح ممدوح خدا، حمد خدا کرتے رہیں------------------ 60

......ط......

طاہر حسین طاہر سلطانی -------- چاند سورج بھی دیے اور ستارے بخشے ------------------ 61

طلعت سلیم ----------------- زباں پر یا الٰہی جب بھی تیرا نام آتا ہے----------------- 62

......ص......

صدف چنگیزی -------------- زباں پہ تیری ثناء ہے تو کشف اسم سوا ------------------ 63

صفدر صدیقی رضی ------------ جب تری خاک در دولت پہ ہے میری نشست ----------- 64

......ض......

سیّد ضیاء محی الدین ----------- تو پر خطاؤں کی لاج رکھنا --------------------------- 65

......ع......

ع۔س۔مسلم ---------------- تیری رحمت سے دھلے گرد و غبار بندگی ----------------- 66

(خواجہ محمد) عارف ----------- خلاق کل، جاں آفریں، تیرے سوا کوئی نہیں ------------ 67

(ڈاکٹر) عزیز احسن ---------- یا الٰہی میرے دل میں صرف تو ہی تو رہے --------------- 68

عزیز الدین خاکی ------------ کرنہیں سکتا ہے کوئی ہمسری اللہ کی ------------------ 69

علی اصغر عباس-------------- اپنی عطا سے رہنے کو بس وہ دیار دے ----------------- 70

علی رضا------------------- سوادِ شب کو جو دن کے پیکر میں ڈھالتا ہے ------------- 71

علی یاسر ------------------ تیرا ہی ذکر صبح ہے تیرا ہی ذکر شام ہے ----------------- 72

......غ......

غضنفر جاوید چشتی ------------- دوریوں میں سرورِ قربت کا ------------------------- 73

......ف......

فیض رسول فیضان ----------- کون سی نعمت ہمیں کی تُو نے ارزانی نہیں --------------- 74

......ل......

لطیف ساحل--------------- جو بہتے پانی کی صورت تھے سب رواں، باندھے --------- 75

......م......

(پروفیسر) مجاہد احمد ---------- ترا بندہ تیری ثناء کر رہا ہے------------------------- 76

(صاحبزادہ محمد) محبّ اللہ نوری - خدا رحمٰن ہے، قدوس ہے اور خالق و باری --------------- 77

محبوب الٰہی عطا--------------- ازل سے تا ابد کیوں کر نہ ہو جلوہ گری تری--------------- 78

(ڈاکٹر) مختار الدین احمد مختار --- تخلیق کا جب اس نے فسانہ لکھا----------------------- 79

محمد مسعود اختر--------------- اسی کا حسن بصارت کا مدعا ٹھہرا ---------------------- 80

(ڈاکٹر محمد) مشرف حسین انجم -- تحمید اس خدا کی جس کے ہیں یہ اجالے --------------- 81

منظر عارفی ---------------- ہر اک کمال میں دست کمال تیرا ہے -------------------- 82

(پیر سیّد) معین الحق گیلانی ----- دل و نظر میں رہے میرے، تو ہی تو، یا رب ------------- 83

......ن......

(محمد) نجم الدین عروس ------ لب کھلے حمد کبریا کے لئے ------------------------- 84

نجمہ یاسمین یوسف ---------- تیرے احسان سے دامن کبھی خالی نہ ہوا ----------------- 85

نور محمد جرال--------------- جو مشت خاک سے انسان کو بناتا ہے ------------------ 86

نورین طلعت عروبہ ---------- مغفرت کی سبیل کرتے ہیں ------------------------ 87

......و......

واجد امیر ------------------ خشت دل نصب، در خانہء رب ہو! آمین ------------- 88
وقاص عاجز------------------ تڑپ رہے ہیں جو ہم الٰہی، کرم الٰہی کرم الٰہی ------------- 89

سلسلہ حضوری کا (نعتیں)

......ا......

ابراہیم حسان--------------- وہ میری سانسوں میں ایسے مہکیں کھلا ہو تازہ گلاب جیسے ---- 93
احسان علی حیدر -------------- لبوں پر اسم احمد آ گیا ہے -------------------------- 94
احمد نور طائر --------------- اس پیکر جمال کا منظر ہے سامنے -------------------- 95
احمد محمود الزماں ------------- جہاں تھا تیرہ و تاریک مصطفےٰ کے بغیر------------------ 96
اختر شمار ------------------ سوچتے سوچتے جب سوچ ادھر جاتی ہے ---------------- 97
ارشد شاہین----------------- رات دن یوں کروں بات سرکار ﷺ کی ---------------- 98
ارشد منیر نقشبندی------------ سر پہ سرکار ﷺ کا گر دست مسیحائی ہو ---------------- 99
اشرف جاوید---------------- چہرے پہ آنکھیں ہیں اک زخم تمنا، آقاؐ-----------------100
اشفاق احمد غوری------------ اک ایسا فیض کرم چشم التفات میں ہے ----------------101
(محمد) اصغر نوید-------------- کاش میں شہر پیمبر میں ہی پیدا ہوتا--------------------102
اظہر فراغ ------------------ یہ مرحلہ ہے طلب کا نصیب کا نہیں ہے ----------------103
اعجاز رضوی ----------------- مجھے تیری ہی دھن، تیرا ہی در ہے -------------------104
اعجاز کنور راجہ---------------- مرے ہر حرف کو، میرے نبی کی نعت کر دے -----------105
افتخار عارف ---------------- دل کی دیوار پہ اک نقش بنایا ہوا ہے-------------------106
(محمد) افضال انجم ------------ پیش نگاہ شہر مدینہ ہے اور بس ------------------------107
اکرم سحر فارانی--------------- مہ و انجم کے منظر سے نہ پس منظر سے ملتا ہے -----------108
امجد اسلام امجد --------------- جہاں ہر گام رحمت ہے ----------------------------109

انجم خلیق ------------------- صد شکر مجھے رب نے مسلمان بنایا -------------------110

انور مسعود ----------------- خدا کے نور کا مظہر ترا اجالا ہے -----------------------111

آصف ثاقب--------------- مرا لکھا ہر اک مصرع قرینہ نعت کا ہے -----------------112

(محمد) آصف مرزا ----------- سینے سے نکلتی ہوئی جاں دیکھ رہا ہوں ------------------113

آفتاب مضطر---------------- جیۓ عشق محمدؐ میں اسی پر جن کے دم نکلے ----------------114

......ب......

باقی احمد پوری --------------- نجم و شمس و قمر سے آگے بھی.. -----------------------115

بشریٰ رحمٰن ----------------- ان کی رحمت کے جلوے دکھائی دیئے میں مدینے میں .. ---116

......ت......

(ڈاکٹر) تحسین فراقی --------- زمانے کی جبیں پر جب بھی گمراہی کا بل آیا ------------117

(سیّد) توقیر بخاری --------- پیکرِ جُود و کرم سارے زمانے کیلئے--------------------118

......ث......

ثریا حیاء --------------------- آئے جو مصطفیٰ تو سویرا عطا ہوا-----------------------119

......ج......

جلیل عالی----------------- بہت حیران ہو ہو کر زمانہ دیکھتا ہے --------------------120

جمشید چشتی --------------- بہار ہو کہ خزاں ہو، چلو مدینے چلیں ------------------121

جمشید کمبوہ ---------------- اعجاز کرم، لطف نظر دیکھ رہے ہیں--------------------122

جنید نسیم سیٹھی --------------- اپنی تقدیر پر وہ ناز کرے -------------------------123

......ح......

حسن عسکری کاظمی ----------- ان کے ہر طرز عمل میں زندگی موجود ہے ----------------124

حفیظ الرحمٰن احسن ------------ نہ میکدہ، نہ صراحی، نہ جام ٹھہرے گا ------------------125

حکیم خان حکیم --------------- دونوں عالم کی یہ زینت ہے دیارِ مصطفیٰ ----------------126

حمیدہ شاہین ---------------- حبس نکلے دلِ مضطر سے، وبائیں جائیں---------------127

حمیرا راحت ---------------- زمیں درود پڑھے، آسماں درود پڑھے ------------------128

......خ......

خالد اقبال یاسر--------------- مجھے اپنی شفاعت کی نوید اسؐ سے ملی ہے ----------------129

(ڈاکٹر) خالد الیاس---------- کس بلندی پہ مقدر کا ستارہ ہوگا----------------------130

خالد شفیق ---------------- تنہائیوں میں جب بھی پڑھوں نعت مصطفیٰؐ--------------131

(ڈاکٹر) خالد عباس الاسدی --- اک منظر خوش رنگ ہے یوں دیدہ ءتر میں ---------------132

خالد علیم ----------------- کیوں نہ ہو میرا شبستانِ مقدر روشن ------------------133

خالد محمود نقشبندی------------ یہ مری حد سفر ہو جیسے -----------------------------134

خورشید بیگ میلسوی ---------- جب ہو رہی تھی بارش انوار خواب میں ------------------135

(ڈاکٹر) خورشید رضوی-------- پادشاہاؐ! ترے دروازے پہ آیا ہے فقیر -------------------136

......د......

دراِنجم عارف --------------- زمین و آسماں جب کفر کے زیرِ نگیں آئے -----------------137

......ر......

راجا رشید محمود --------------- مرسلوں میں کوئی بھی خیرالبشرؐ ایسا نہ تھا -----------------138

رخشندہ نوید ---------------- پہنچے سر افلاک یہ فریاد ضروری --------------------------139

رشید آفرین ---------------- اے خدا پاکیزگی کر وہ عطا افکار کو------------------------140

رفیع الدین ذکی قریشی -------- یہی ایمان ہے میرا یہی میرا عقیدہ ہے -------------------141

روحی کنجاہی ---------------- تری ہر بات کا قصہ چلے گا ---------------------------142

رئیس احمد نعمانی -------------- کیا کیف، کیا جمال دل آراء، فضا میں تھا ---------------143

ریاض احمد شیخ --------------- اس شہر کی جانب مرا آغاز سفر ہے ---------------------144

(سیّد) ریاض حسین زیدی ----- ذکر ہے آپؐ کی زیبائی کا ---------------------------145

(ڈاکٹر) ریاض مجید ---------- ذکر کس کا ہے زباں کو سرخرو رکھتا ہے جو -----------------146

ریاض ندیم نیازی ------------ ہو کیوں نہ مرے لب پہ سدا، نام محمد ﷺ -------------147

......ز......

زاہد فخری------------------ میں شاہ دو جہاں کے ہالہءشفقت میں رہتا ہوں ---------148

زاہد محمود شمس -------------- شمع توحید کی سرکار جلانے آئے -----------------------149

زبیدہ حیؔ----------------- طائروں نے بھی نعت کہی ہے -------------------------150

......س......

سائل نظامی---------------- کیوں نہ ہو مجھ کو بھی امیدِ شفاعت آپ سے ------------151

سخی کنجاہی----------------- آپ کے لطف و کرم کی انتہا کوئی نہیں -----------------152

سرفراز سیّد---------------- وہ جو درس دیتا تھا فرش پر-----------------------------153

سرور حسین نقشبندی----------- پرتو حسن پیمبر ہے مدینے کی ہوا------------------------154

سرور مجاز ------------------ ہر سمت ہے ظلمت مری سرکار کرم ہو --------------------155

سعید بدر ------------------- اے ختم رسل، رحمت کل، صاحب اخلاق --------------156

سعدیہ صفدر سعدی----------- متاعِ عشقِ نبی سے ہے یہ جہاں سر سبز ----------------157

سعود عثمانی ---------------- آپ تو جانتے ہیں مرے کرب کو.... ------------------158

محمد سلیم طاہر --------------- ایک بدو ہوں مدینے کے مضافات میں ہوں------------159

سلیم کاشر ------------------ ذکر ان کا مری سانسوں میں رواں ہے تب سے ---------160

سلیم کوثر ------------------- دونوں عالم گلی کوچوں میں بسائے ہوئے ہیں -----------161

سمیعہ ناز ------------------- جو مانگیں آپ ﷺ مولا سے دعا کیسے وہ رد ہو گی---------162

سیف اللہ خالد -------------- حصار حرماں شکست کرنا، نصاب صبح و مسا بدلنا -----------163

......ش......

شاکر القادری --------------- خیال، نعت کی چوکھٹ پہ سر بہ خم آیا--------------------164

شاکر کنڈان ---------------- خاک طیبہ سے رقم کرتا ہوں عنوانِ حیات --------------165

شہاب صفدر ---------------- حرا میں رب کی مشیت کلام کرتی ہے ------------------166
(علامہ) محمد شہزاد مجددی ------- ہے آن پڑی مشکل سر پر، سرکار کرم فرما دیجئے ------------167
(محمد) شفیق اعوان ---------- نور سے ان کے ہے روشنی چار سو! --------------------168
(ڈاکٹر) شوذب کاظمی--------- جز آپ سے ہو کس سے مداوائے تمنا-------------------169
(ڈاکٹر) شیخ اقبال ----------- کردار کی دولت ہے نہ حرفوں کا ہنر ہے ----------------170

......ص......

صدف چنگیزی ------------- ہو جاتی ہے جب آیۂ تطہیر عبادت -------------------171
صغیر انور------------------ اُن سے کہوں میں حالِ زبوں اور نعت ہو --------------172
صفدر صدیق رضی ------------ دست قدرت نے ہر اک ارض و سما سے پہلے-----------173
صفیہ ناز صابری ------------ جب سے نگاہ سید ابرار ہو گئی-------------------------174

......ض......

(سیّد) ضیاء محی الدین -------- جھولی میں کسی کے کوئی خیرات نہ ہوتی-----------------175

......ط......

طاہر حسین طاہر سلطانی -------- اخلاق کی تعمیر ہے سرکار کی سیرت-----------------------176
طالب حسین طالب ---------- در ختم رسل تک جو گئے ہیں---------------------------177

......ع......

ع۔س۔مسلم --------------- لکھتا ہوں لوح دل پہ میں مدحت حضور کی ---------------178
عباس تابش --------------- یہ کنارہ ہے بہت میرے سفینے کیلئے -------------------179
(خواجہ) عابد نظامی----------- عابد ہے ایک وصف یہی مجھ میں کام کا-------------------180
خواجہ محمد عارف ------------- یادِ نبی ﷺ میں گم ہو جانا کتنا اچھا لگتا ہے --------------181
عبدالقادر تاباں ------------- نقشِ نعلین سے رستے کا پتا چلتا ہے -------------------182
عتیق احمد چشتی-------------- پائے اذنِ حضور گر مرا دِل ------------------------183

عمران نقوی ---------------- دنیا تھی ایک آگ کا دریا ترے بغیر -------------------184

عرفان صادق -------------- سانسوں میں معطر سی فضاؤں کا گزر ہو-----------------185

عذرا علیم ---------------- محروم اس شرف سے نہ ہرگز رہا کریں-----------------186

(ڈاکٹر) عزیز احسن ---------- کاش خامے کی یہ خدمت مری تقدیر میں ہو--------------187

عزیز الدین خاکی ------------ شان میرے مصطفیٰ کی روزِ محشر دیکھنا ------------------188

علی اصغر عباس--------------- اک بادشہؐ نے خاک پہ بستر لگا لیا--------------------189

علی رضا----------------- ساحل پہ مقدر کا سفینہ نہیں دیکھا----------------------190

علی قسور خلیق ---------------- نعتِ سرکار کا دِیوان بنایا ہوا ہے ----------------------191

علی یاسر ------------------ محشر کی ابتلا میں گرفتار دیکھ کر -------------------------192

عمر زمان ------------------ ملی ہے دل کو خبر، آپؐ سا نہیں کوئی ---------------------193

عمران سلیم----------------- نور سے نور کے ملنے کا نظارا دیکھا----------------------194

......غ......

غضنفر جاوید چشتی --------------- ادب کے، عجز کے، پیکر میں ڈھل کے چلتے ہیں ----------195

(ڈاکٹر) غنی عاصم ------------ ہے تری ذات سے وہ اُنس مٹائے نہ مٹے----------------196

(پیر سیّد) غلام معین الحق گیلانی - دیتا ہے کرم اُنؐ کا شب و روز دلاسے -----------------197

......ف......

فضل حق ------------------- بے ساز و بے نوا تھا مگر بے جگر نہ تھا--------------------198

فیض رسول فیضان ------------ کملی والا وہ پیار دیتا ہے ---------------------------199

......ک......

کاشف رحمٰن----------------- خرد خُدا کی عطا ہے، شعور آپؐ سے ہے-----------------200

کرامت بخاری -------------- ماورائے فکر انساں ہے ثنائے مصطفیٰ ﷺ----------------201

......ق......

(ڈاکٹر سیّد) قاسم جلال ------ رسول پاک ﷺ کے روضے کا گر دیدار ہو جائے---------202

محمد قاسم کیلانی -------------- عشق ہوتا ہے توانا جالیوں کے سامنے -----------------203
(علامہ) قمر الزمان خان قمر اعظمی برس لے کھل کے مری چشم تر مدینے میں ----------------204
(ڈاکٹر) قیصر زیدی ---------- نظامِ فکر کو تازہ حیات تجھ سے ملی ----------------------205
قیصر عباس قیصر -------------- خدا بھی نعمتیں اس پر تمام کرتا ہے ---------------------206
......ل......
لطیف ساحل---------------- ملے جو آپ ﷺ، عنایات کا خزانہ ملا-------------------207
......م......
(صاحبزادہ محمد) محبّ اللہ نوری - کس درجہ سکوں بار مدینہ کی زمیں ہے -------------------208
محبوب الٰہی عطا--------------- میں عشق کی مہکار ہوں للہ الحمد -----------------------209
محمود الحسن ------------------ مریضانِ غم کی شفا آپ ﷺ ہیں -----------------------210
(ڈاکٹر) مختار الدین احمد مختار --- غنچے میں تسلسل کی کہانی رکھ دی -----------------------211
(محمد) مسعود اختر ------------ جب کبھی تلخیِ ایام سے گھبراتا ہوں ---------------------212
(ڈاکٹر محمد) مشرف حسین انجم -- خوشی سے چہرہ دمکتا ہے، نعت لکھتا ہوں ----------------213
مقصود احمد تبسم -------------- روئے انور پہ ہے انوار کے پردوں کا حجاب ------------214
منظر عارفی ---------------- یہ تاج خود اپنے سر پہ رکھنا، شرف یہ خود اپنے نام لکھنا -----215
منظور وزیر آبادی ------------ عشق جس کو بھی مصطفےٰ سے ہے ----------------------216
منور جمیل------------------ نعت لکھنے کا اگر مجھ کو قرینہ آ جائے --------------------217
......ن......
محمد نجم الدین عروس----------- بخدا عفو و عطا دور نہیں ------------------------------218
نجمہ یاسمین یوسف ----------- نور ایماں کا سمندر ہیں رسول ﷺ---------------------219
نجیب احمد ----------------- سر گردوں بھی چرچا، آپ کا ہے -------------------------220
نصیر احمد اسیر چشتی ------------ کنکری مصطفےٰ اُٹھاتا ہے -----------------------------221
نظر زیدی ------------------ پھولوں سے سج گیا دل، خوشبو میں بس گیا دل -----------222

نور محمد جرال------------------ وفورِ شوق میں اشکوں سے جب لکھا ترا نام----------------223

نورین طلعت عروبہ ---------- جو چشمِ تر کو ہی کافی خیال کرتے ہیں ------------------224

......و......

وقاص عاجز------------------ جو ذکر مدینہ پر بہتے ہیں مرے آنسو--------------------225

......ی......

(محمد) یٰسین قمر--------------- ہر گام ہے وہ سرورِ دیں ﷺ کی نگاہ میں-----------------226

(محمد) یوسف ورک ---------- رحمت عالم، نورِ مجسم، صلی اللہ علیہ وسلم-------------------227

انٹرویو

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی ----------------------------- -----------------------------229

رپورٹس

رپورٹ: مروت احمد------------ مسقط میں مدحت کے عنوان سے نعتیہ ادبی نشست -------235

نعت فورم انٹرنیشنل کے زیر اہتمام --239

مدحت نامے---241

(بشریٰ رحمٰن، ڈاکٹر عزیز احسن، محمد شہزاد مجددی، کرامت بخاری، علی یاسر، طاہر حسین سلطانی
قاسم جلال، ڈاکٹر عبدالغنی فاروق، ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم، محمد یوسف ورک، محمد سجاد مدنی،
عزیز الدین خاکی)

نعت فورم لائبریری ------------------- محمد احمد پراچہ -------------------258

اظہاریہ

مدحت کا انتخاب حمد ونعت

مختلف شعری اصناف سخن کے انتخاب وقتاً فوقتاً منظر عام پہ آتے رہتے ہیں جو ایک نہایت صحت مند ادبی روایت ہے۔ شاعری کے یہ انتخاب مرتب کے ذہنی اور فکری زاویئے کا بھی تعین کرتے ہیں۔دیگر اصناف کے شانہ بشانہ حمد ونعت کے انتخاب بھی مارکیٹ میں کثیر تعداد میں موجود ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ان کی تعداد غزل، نظم یا دیگر اصناف شعری کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے تو بے جا نہ گا۔کتابی انتخاب کی ترجیحات اور ہوتی ہیں اور رسائل و جرائد کے انتخاب کی نوعیت کچھ اور۔لیکن بہرحال یہ سلسلہ ہماری ادبی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

آج سے کچھ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک قابل احترام معروف شاعر کے ساتھ ایک قابل ذکر اشاعتی ادارے کے سربراہ سے ملاقات ہوئی۔میرا تعارف کروائے جانے کے بعد انہوں نے فوراً اس خواہش کا اظہار کیا کہ بہت دیر سے مارکیٹ میں کوئی حمد ونعت کا انتخاب شائع نہیں ہوا اور ہمارے ادارے سے بھی ایسی کوئی کتاب سامنے نہیں آئی۔میری خواہش ہے کہ آپ ایک بھرپور نعتیہ انتخاب تیار کریں اور ہم اسے شائع کر کے سعادت کے اس سفر میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔راقم نے خدمت نعت کے اس کار خیر کو فوراً قبول کرتے ہوئے دو تین ماہ کی محنت سے ملک اور بیرون ملک شعراء کی نعتوں کو جمع کیا اور اچھا خاصا ضخیم انتخاب کر کے ان کے حوالے کیا۔اس کی کمپوزنگ شروع کروا دی گئی اور پروف بھی میرے پاس دیکھنے کیلئے بھجوایا گیا۔میں خود بھی حمد ونعت کے حوالے سے کسی ادبی نوعیت کے انتخاب کا منتظر تھا اور یوں میرے ذوق کی تسکین کا سامان بھی ہونے جا رہا تھا۔کیونکہ مارکیٹ میں موجود انتخاب زیادہ تر یا تو نعت خوانوں کی پڑھی ہوئی معروف نعتوں پر مشتمل ہوتے ہیں جو اکثر اتنی معیاری نہیں ہوتیں یا پھر شعراء کی پرانی معروف نعتوں کو جمع کر کے کتابی شکل دے دی جاتی ہے۔دونوں صورتوں میں نئے اور صحت مند ادبی انتخاب کی کمی بہرحال مجھے تو شدت سے محسوس ہوتی رہی۔انتخاب کے مکمل ہو جانے کے بعد جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں

نے فرمایا کہ آپ نے یقیناً بہت محنت سے اس سارے عمل کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے لیکن بات یہ ہے کہ مارکیٹ کے تقاضوں کے مطابق معروف کلاموں کو شامل کرنا ضروری ہے۔آپ کے اس کام کا ایک حصہ بھی شامل کر لیتے ہیں لیکن غالب حصہ زبان زد عام نعتوں کا ہی ہونا چاہئے۔ظاہر ہے کہ یہ بات میرے لئے قابل قبول نہیں تھی کہ ایسے کلام جو کم وبیش ہر انتخاب میں موجود ہیں ان میں سے ہی کلام منتخب کرنے تھے تو اس محنت کا کیا فائدہ۔خیر میری رائے ان کی سمجھ میں نہ آسکی کیونکہ وہ اسے خالصتا کاروباری نقطہء نظر سے بھی دیکھ رہے تھے اور دوسری طرف میں ایک نئے معیاری ادبی اور تازہ دم انتخاب کا متمنی تھا اس لئے ان کی منطق سے میں متفق نہ ہو سکا۔لیکن ذہن کے کسی گوشے میں یہ خیال ضرور موجود تھا کہ سال بھر میں ملک اور بیرون ملک کتنی حمدیں اور نعتیں تخلیق ہوتی ہیں۔ کیا سال بھر میں تخلیق ہونے والی ہر شاعر کی ایک بہترین نعت کا انتخاب شائع نہیں ہوسکتا؟ تب مدحت کے آغاز کے کہیں امکانات بھی موجود نہیں تھے۔اب جبکہ مدحت اپنی اشاعت کے سفر پہ رواں دواں ہو کر اہل علم وادب کی نظر میں اپنی ایک جگہ بنا چکا تو میری اسی خواہش نے دوبارہ آنکھ کھولی اور میں نے اس کیلئے تگ ودو شروع کر دی۔کہنے کو تو یہ محض حمد ونعت کا ایک انتخاب اور آسان سا کام لگتا ہے لیکن اس کو کرنے والا ہی اس کی مشکلات اور مسائل سے آگاہ ہوسکتا ہے۔

نعتیہ انتخاب کے سلسلے میں اس طرح کی ایک کاوش کا آغاز حضرت حفیظ تائبؒ نے بھی ''گل چیدہ'' کے عنوان سے کتابی سلسلہ کی صورت میں کی تھی جو بوجوہ ایک انتخاب کے بعد جاری نہ رہ سکی۔اس کے علاوہ بھی انہوں نے ایک نعتیہ انتخاب ''بہار نعت'' کے عنوان سے شائع کیا جو واقعی ایک ادبی نوعیت کا منفرد انتخاب تھا۔ جناب راجہ رشید محمود صاحب کا انتخاب ''نعت کائنات'' بھی خاصے کی چیز ہے۔جناب عبدالغفور قمر صاحب کا 13 جلدوں پر مشتمل ''انتخاب نعت'' بہت بڑی خدمت ہے اور اس کے علاوہ بھی حمد ونعت کے انتخاب کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے کے اس کے ذکر کیلئے بہت سے صفحات کے ساتھ ساتھ تحقیق بھی درکار ہوگی۔ہر انتخاب اپنی جگہ لائق تحسین اور علمی وادبی خدمت کا مظہر ہے۔

مدحت اس شمارے سے نعتیہ انتخاب کے ایک مستقل عمل کا سالانہ آغاز کر رہا ہے۔شعرائے اکرام سے گزارش ہے کہ وہ ابھی سے اس کی تیاری کریں اور سال بھر میں تخلیق ہونے والی اپنی حمد

ونعت میں سے خود انتخاب کر کے جسے سب سے بہتر سمجھیں وہ اس کیلئے بھجوائیں تا کہ ایک مبارک عمل کی مستقل بنیاد پڑے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک صحت مند نعتیہ ادبی روایت کو بھی آگے بڑھایا جا سکے۔میری خواہش ہے کہ ہر سال ایک ایسا اعلیٰ انتخاب سامنے آئے جو اس سال کی بہترین حمدیہ اور نعتیہ تخلیقات پر مشتمل ہو اور ہر سال یہ سلسلہ جاری وساری رہے۔اگلے انتخاب میں ایک حصہ عہد قریب کے رفتگاں کا بھی شامل کیا جائے گا۔اس حوالے سے اپنی رائے سے بھی آگاہ فرمائیے اور مفید مشوروں سے بھی نوازیئے۔اگر مختلف شہروں میں موجود ادبی دوست اس کام میں ہاتھ بٹائیں تو یہ عمل نہائت آسانی سے آگے بڑھ سکتا ہے۔اس بار بھی کچھ احباب نے اس سلسلے میں بھرپور تعاون فرمایا اور اپنے حلقے کے شعراء کی نعتیں بھجوائیں جس پر تہہ دل سے ان کا شکر گزار ہوں۔اس کے علاوہ بھی جس کی جو چیز جہاں سے ملی کوشش کی کہ اس کو شامل کیا جا سکے۔آئندہ اس کے دائرہ ءکار کو مزید بڑھانے کے ساتھ ساتھ آپ کی تجاویز کی روشنی میں اسے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

ماریشس کے جشن نعت میں شرکت

افریقہ کا جزیرہ ماریشس اپنے دلآویز قدرتی حسن اور سمندر کی کشش کی بدولت دنیا بھر کے سیاحوں کا مرکز ہے۔بہت محدود رقبے پر مشتمل یہ جزیرہ اپنی دلکشی اور جاذبیت کے حوالے سے ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔میلاد النبی ﷺ کے مہینے میں وہاں کی سنی رضوی سوسائٹی نے ''جشن نعت'' کے عنوان سے اپنی تقریبات میں شرکت کے لئے مدعو کیا تو میرے لئے یہ بات بہت حیران کن تھی کہ ایک ایسا جزیرہ جو محض ایک سیاحتی مرکز کے حوالے سے ہی دنیا بھر میں جانا جاتا ہے وہاں پر خالصتاً نعت کے حوالے سے تقریبات کا سلسلہ کیسے ممکن ہوگا۔مسلمان ماریشس کی کل آبادی کا بیس فیصد ہیں اور ان میں بھی مسالک کی تقسیم کے بعد نعت سے وابستہ لوگوں کی کتنی تعداد ہوگی۔لیکن وہاں کی تقریبات میں شرکت کر کے ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔سنی رضوی سوسائٹی ماریشس محبت رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار ایسے لوگوں کی جماعت ہے جو اس دور دراز جزیرے میں فروغ نعت کے مشن پہ نکلے ہوئے ہیں۔میرے دو ہفتوں پر مشتمل قیام کے دوران انہوں نے پورے ماریشس میں نعتیہ تقریبات کا ''جشن نعت'' کے عنوان سے کامیاب انعقاد کیا۔وہاں اردو کم لوگ سمجھتے

ہیں لیکن جب بات نعت کی ہو تو ایسا لگتا ہے کہ زبان کی اجنبیت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ میں اپنی ایک اور غیر ملکی مصروفیت کے پیش نظر بارہ ربیع الاول کو ہونے والی مرکزی تقریب میں شریک نہ ہو سکا جس میں پورے ماریشس سے مسلمان جمع ہو کر میلاد کا جشن مناتے ہیں۔ ماریشس اب میرے لیے ایک سیاحتی جزیرہ نہیں بلکہ محبت رسول ﷺ سے سرشار ایک ایسا خطہ ہے جس کی یادیں ہمیشہ دل میں مکین رہیں گی۔

مسقط عمان میں نعتیہ ادبی نشست

ہماری نعتیہ محافل عام طور پہ ادبی چاشنی اور شعر و سخن کے ذوق سے عاری ہوتی ہیں اور بالکل اسی طرح نعتیہ شعر و سخن کی مجالس اہل ذوق کی راہ دیکھتی رہتی ہیں۔ فی زمانہ اس کی بہت ضرورت ہے کہ حمد و نعت کے حوالے سے ادبی نوعیت کی تقاریب کا اہتمام کیا جائے اور اس میں باذوق سامعین کو بھی باہتمام دعوت دی جائے۔ نعتیہ محافل میں فروغ پانے والے منفی رجحانات کے سبب سنجیدہ فکر طبقہ اس سے تقریباً دور ہو کر رہ گیا ہے۔ الفا ایونٹس کی جانب سے مسقط کے ایک معروف ہوٹل میں مدحت کے عنوان سے ایک نعتیہ تقریب منعقد ہوئی جو یقیناً منتظمین کے ادبی و علمی ذوق کی آئینہ دار اور باذوق سامعین کی موجودگی اپنی جگہ اس کی انفرادیت کا مظہر تھی۔ نعت کی روایت میں علمی و فکری انداز کی جس ضرورت کا سطور بالا میں ذکر کیا گیا ہے یہ تقریب اس کی بہترین عملی تصویر پیش کر رہی تھی جس میں عمان سے تعلق رکھنے والے پاکستانی شہریت کے حامل کم و بیش تمام مکاتب فکر کے نمائندہ حضرات نے بہت ذوق شوق سے شرکت کی۔ ادبی نوعیت کی یہ منفرد نعتیہ شعری نشست ایک یادگار شام کے طور پہ تا دیر یاد رکھی جائے گی۔ اس کی رپورٹ بہت ہی عزیز اور محترم مروت احمد صاحب نے تحریر کی ہے جو شامل مدحت ہے۔

وفیات

پیر علاؤالدین صدیقی

آستانہ عالیہ نیریاں شریف کے سجادہ نشین اور بہت سے دینی اور دنیاوی تعلیمی اداروں کے سربراہ حضرت پیر علاؤالدین صدیقی صاحب خالق حقیقی سے جا ملے۔ خانقاہوں کے بنیادی مقاصد ہی علم کا فروغ ہوا کرتا ہے اور انہوں نے اس کی عملی تصویر دکھائی۔ آزاد کشمیر سے لے کر برطانیہ تک

ان کی خدمات کا علمی اور دینی دائرہ پھیلا ہوا ہے۔نور ٹی۔وی کے ذریعے انہوں نے عشق رسول ﷺ کے فروغ اور تعلیمات بزرگان دین کو ایک مشن کی طرح گھر گھر پہنچایا۔مولانا رومؒ کی مثنوی کے حوالے سے ان کے پروگرام ''درس مثنوی'' کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔اے۔آر۔وائی کیو۔ٹی وی سے بھی یہ پروگرام پیش کیا جاتا رہا۔ان کا سادہ و دلنشیں انداز گفتگو اور پر تاثیر لہجہ دیکھنے والوں کو اپنا اسیر کر لیتا تھا۔اس کے علاوہ ان کی سرپرستی میں میلاد النبی ﷺ کا سالانہ جلوس برطانیہ کے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے بڑے اجتماعات میں سے ایک شمار ہوتا تھا۔ انہوں نے پیرانہ سالی کے باوجود ایک متحرک اور فعال شخصیت کے طور پر اپنی ذمہ داریوں کو بہ حسن و خوبی سرانجام دے کر ایک مثال قائم کی۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کے لگائے ہوئے پودوں کو جو اب اپنے پاؤں پر کھڑے ہو چکے ہیں کی دیکھ بھال کو ان کے وابستگان اور ذمہ داران پوری جانفشانی سے تناور درخت بنائیں۔ان کے کئے ہوئے کاموں کو نہ صرف جاری رکھنے کی ضرورت ہے بلکہ ان کے جانشینوں کو ان کا مشن سمجھتے ہوئے آگے بڑھانا چاہیے۔اللہ کریم ان کی مساعیء جمیلہ، دینی و علمی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین۔

بانو قدسیہ

جناب اشفاق احمد اور آپا بانو قدسیہ کو اگر پاکستانی ادب کی شان اور عہد موجود کی نمایاں ترین ادبی شخصیات کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ان دونوں میاں بیوی نے آج کے کمرشلائز اور میڈیا بیسڈ معاشرے اور ادبی فضا کو بہت قریب سے دیکھا اور اس کے بدلتے رجحانات کا مشاہدہ بھی کیا۔مگر نہ تو محترم اشفاق صاحب نے اپنی ترجیحات کو تبدیل کر کے خود کو وقت کی تیز آندھی کے سپرد کیا اور نہ ہی محترمہ بانو آپا نے اپنی سادگی کے حسن کو گہنایا۔یہ ایسے بڑے لوگ تھے کہ جن کو واقعی حقیقت میں بڑا کہا جا سکتا ہے۔ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے ان تاریخ میں زندہ رہنے والے لوگوں کو قریب سے دیکھا اور ان کے قرب کی خوشبو محسوس کی۔آخر دم تک ان کے لباس، بود و باش اور گفتگو کی سادگی نے نہ تو ان کے ادبی قد کاٹھ میں کوئی کمی ہونے دی اور نہ ہی ان کے عزت و تکریم پر کسی طرح کا حرف آیا جو آج کے ادیب کیلئے یقیناً سوچنے کی بات ہے۔حقیقی معنوں میں ان کی شخصیت ہماری ادبی دنیا

سے تعلق رکھنے والی خصوصا خواتین کیلئے مشعل راہ ہے ۔اللہ کریم جناب اشفاق احمد اور بانو آپا کے درجات کو بہت بلند فرمائے اور ادب سے منسلک طبقے کیلئے ان کی شخصیت اور تعلیمات کو مشعل راہ بنائے ۔آمین

گوہر ملسیانی

وابستگان نعت جناب گوہر ملسیانی کے نام اور ان کی نعتیہ خدمات سے بخوبی آگاہ ہیں ۔ان کا اصل نام میاں طفیل محمد تھا۔آپ 15 جولائی 1934 کوملسیان ، بھارت میں پیدا ہوئے ۔ پاکستان کے شہر خانیوال میں رہائش اختیار کی ۔ اقبالیات میں ایم فل کیا اور شعبہ تعلیم میں خدمات سر انجام دیتے رہے۔نعت کے حوالے سے ہر چھپنے والے ادبی پرچے کی بھرپور قلمی معاونت کرتے رہے ۔مدحت کے ساتھ بھی ان کا یہ تعاون پہلے شمارے سے اب تک جاری وساری رہا۔

انہوں نے نہ صرف تخلیق نعت کو اپنی فکر کو مرکز ومحور بنایا بلکہ حمد ونعت سے وابستہ اہل قلم کی کاوشوں کو بھی بڑی محبت اور اپنائیت سے سراہا۔''عصر حاضر کے نعت گو'' ایک ایسی کتاب ہے جو ان کے تنقیدی شعور اور اس صنف مبارک سے گہری دلچسپی کی آئینہ دار ہے۔ان کے علمی، ادبی، تحقیقی،تنقیدی سرمائے نے نعتیہ ادب کو ثروت مند کیا جس کا اعتراف محققین اور نقادان نعت کے ذمے ہے ۔مظہر نور، جذبات شوق اور ارمغان شوق جیسی کتابوں کی خوشبو ہمیشہ ان کی یاد دلاتی رہے گی ۔ارمغان شوق سے ایک نعت جو حمد ونعت کے حصے میں شامل ہونی تھی اسے اظہاریئے کے ساتھ متصل کیا جا رہا ہے ۔اللہ کریم ان کی خدمات نعت کو قبول کرتے ہوئے ان کی بخشش اور مغفرت فرمائے ۔آمین

اسلم کولسری

شہر میں آ کر پڑھنے والے بھول گئے
کس کی ماں نے کتنا زیور بیچا تھا

اس خوبصورت اور زمانی حقیقتوں کو اپنے اندر سمائے ہوئے شعر کے خالق جناب اسلم کولسری بھی راہیء ملک عدم ہوئے ۔ان کے ساتھ محبت اور احترام کا رشتہ ہمیشہ قائم رہا۔ان کا شعر اپنے عہد

کی آواز اور زندگی کے کرب اور تلخ حقیقتوں کا آئینہ تھا۔ مدحت کا جب آغاز کیا گیا تو شعر وسخن سے وابستہ جن شخصیات نے اس عمل کو بہت سراہا اور حوصلہ افزائی فرمائی ان میں جناب اسلم کولسری بھی پیش پیش تھے۔ ان کی مصروفیات کے باعث بہت زیادہ ملاقاتیں تو نہ ہو سکیں لیکن جب بھی ان سے قلمی تعاون کی گزارش کی گئی وہ سعادت سمجھ کر بہت خوش دلی سے ہماری اس محفل میں شامل ہوئے۔ مدحت کے سابقہ شمارے میں شائع ہونے والی ان کی نعت اظہاریئے کے ساتھ متصل کی جارہی ہے اور آپ سب سے ان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر ناہید شاہد

زندگی کی رو اتنی تیز تر ہے کہ وقت کتنی رفتار سے گزر جاتا ہے اس کا احساس ہی نہیں ہو پاتا۔ اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی میں پنجابی ادب کے استاد، دردمند اور دل کا گداز رکھنے والے ڈاکٹر ناہید شاہد بھی کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد اگلی منزل کے سفر کو روانہ ہو گئے۔ 28 فروری ان کی یونیورسٹی سے ریٹائرمنٹ کا دن تھا جس دن ان کے لئے وہاں ایصال ثواب کی محفل برپا ہوئی۔ حضرت حفیظ تائبؒ سے جب کبھی یونیورسٹی میں ملنے جانا ہوتا تو ان سے بھی ملاقات ہو جاتی۔ اس مناسبت سے ان کے بعد بھی جب کبھی ملاقات ہوئی ان کی طرف سے ہمیشہ شفقت، محبت اور اپنائیت ہی دیکھنے کو ملی۔ ان کی ایک حمد اظہاریئے کے ساتھ شامل کی جارہی ہے۔ اللہ کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

آپ کا

مدیر مدحت

حمد باری تعالیٰ

طلب سے پہلے میرا کاسہ بھر دیتا ہے
میرے سارے کام وہ خود ہی کردیتا ہے

غارِ حرا سے غارِ ثور تلک کا وقفہ
آنکھ کی پتلی کو کیا کیا منظر دیتا ہے

کرتا ہے آزاد وہ دنیا کو ہر ڈر سے
اور بس ایک خدا کا سب کو ڈر دیتا ہے

اس کی ایک نظر سے کھل اٹھتے ہیں موسم
وہ بنجر دھرتی کو زندہ کردیتا ہے

بھٹکے لوگو! اس کے گھر کارستہ لے لو
جینے کے وہ سب کو لاکھ ہنر دیتا ہے

ڈاکٹر ناہید شاہد (مرحوم)

نعت شریف

ہلکی سی حرارت پوروں کی چن لیتی درد جہانوں کے
ان ہونٹوں کی اک جنبش سے کھل جاتے بھید زمانوں کے

ملبوس پہ سو پیوند لگے اور کالی کملی کاندھے پر
اس حال میں بھی مسمار کیے دربار کئی سلطانوں کے

ہر شخص پہ وحشت غالب تھی، ہر تیغ لہو کی طالب تھی
اس لہجے کی نرماہٹ نے دل موم کیے حیوانوں کے

انگلی کے ایک اشارے سے مہتاب اگر دونیم کیا
پلکوں کی ذرا سی لرزش سے رخ موڑ دیئے طوفانوں کے

اک ہول بھری تاریکی میں یوں شمع محبت روشن کی
پر کھول دیئے پروانوں کے دن پھیر دیئے دیوانوں کے

اسلم کولسری (مرحوم)

نعت شریف

میری زندگی ہو بسر وہاں، جہاں رحمتوں کی فصیل ہے
جہاں فصل گل کی بہار ہے، جہاں ذرہ ذرہ جمیل ہے

ملی حسن سیرت سے جو ضیاء، رہ شوق میں میری سوچ کو
وہی زندگی کی رفیق ہے وہی آخرت میں کفیل ہے

مجھے پر لگا کے اڑا خدا، مجھے شہر طیبہ دکھا خدا
مجھے آفتوں سے بچا خدا، میرا راستہ بھی طویل ہے

در مصطفیٰ ﷺ کو جو دیکھ لوں ، شہ دوجہاں کی ثنا کروں
میری نعت ہے میری زندگی، میری چاہتوں کی سبیل ہے

کہے اے خدائے دوجہاں، در مصطفیٰ ﷺ پہ وہ نعت بھی
وہ ہے ایک ادنیٰ جو امتی، وہ جو نعت گو ہے علیل ہے

گوہر ملسیانی (مرحوم)

یا حی یا قیوم

کس کا نظام راہنما ہے اُفق اُفق
کس کا دوام گونج رہا ہے اُفق اُفق
کس کے لیے نجوم بکف ہے روش روش
بابِ شہود کس کا کھلا ہے اُفق اُفق

(حفیظ تائبؔ)

حمد باری تعالیٰ

تو مالک تو مولا تو رب کریم
تو رحمان و داتا، غفور و رحیم
عباد ت کے لائق تری ذات پاک
ازل سے ابد تک تو ہی قدیم
ترا شکر اے خالق بحر و بر
دکھایا ہمیں جادہء مستقیم
بچا لے خدایا ہمیں آگ سے
عطا کر دے فردوس و جنت نعیم
اسی کے ہے اشفاق زیر اثر
وہ صر صر ہو یا ہو وہ باد نسیم

اشفاق احمد غوری

حمد باری تعالیٰ

ترا لطف نہایت چاہتا ہوں
میں غنچہ ہوں بشاشت چاہتا ہوں
ترے ہی نام سے ہو صبح میری
مئے طاعت کی نعمت چاہتاہوں
مقرب جو ترے پاتے رہے ہیں
وہی سجدوں کی لذت چاہتا ہوں
رگ و پے میں اتاروں یاد تیری
دل وجاں میں بھی فرحت چاہتا ہوں
تری حمد و ستائش بولنے کو
میں داؤدی تلاوت چاہتا ہوں
ثنا تیری سدا لکھتا رہوں میں
یہی قدرت پہ طاقت چاہتا ہوں
ثنا سے ماورا ہے ذات تیری
ثنا کرنے کی عادت چاہتا ہوں
مجھے بندوں کی خدمت پر لگا دے
عبادت کی یہ دولت چاہتا ہوں
وطن میرا پھلے پھولے خدایا
جہاں میں اس کی شوکت چاہتا ہوں

محمد اقبال نجمی
گوجرانوالہ

حمد باری تعالیٰ

دھوپ تیری ہے، سائباں تیرا
ابرِ رحمت رواں دواں تیرا
جوئے آب و سحاب تیرے ہیں
ناؤ تیری ہے، بادباں تیرا
پھول، پھل، پیڑ، تتلیاں، طائر
باغباں تیرے، گلستان تیرا
کہکشائیں، نجوم، شمس و قمر
کیسا دلکش ہے کارواں تیرا
ذرہ ذرہ تری گواہی دے
قطرہ قطرہ ہے رازداں تیرا
جو ہے پیشِ نگاہ، تیرا ہے
جو نظر سے ہوا نہاں، تیرا
یوں تو ہیں سب نشانیاں تیری
بے نشانی بھی ہے نشاں تیرا
ہر عدم، ہر وجود پر ہے محیط
سایۂ رحم و رحمتاں، تیرا
یہ جو مومن کا قلب مضطر ہے
یہی دراصل ہے، مکاں تیرا

محمد آصف مرزا

حمد باری تعالیٰ

ہوا میں نغمگی کس کی خدا کی
گلوں میں تازگی کس کی خدا کی

پرندے بھی گواہی دے رہے ہیں
سحر کی دلکشی کس کی خدا کی

سفر گزرے گا آسانی سے اپنا
اگر ہو رہبری کس کی خدا کی

ہمیں میں برداشت کرتا جا رہا ہے
یہ بندہ پروری کس کی خدا کی

ازل سے کر رہا ہے ذرہ ذرہ
خوشی سے بندگی کس کی خدا کی

بتایا جائے فرعونوں کو کیسے
جہاں کی قیصری کس کی خدا کی

یہی تو بات ہم بھولے ہوئے ہیں
ہماری زندگی کس کی خدا کی

کہیں بھی معرکۂ خیر و شر ہو
مکمل برتری کس کی خدا کی

اندھیروں کے مقدر میں ہوئی ہے
ہمیشہ روشنی کس کی خدا کی

اگر دیتا ہے وہ ہر نیک و بد کو
تو پھر دریا دلی کس کی خدا کی

جھکیں ہم بارگاہ ایزدی میں
کریں ہم پیروی کس کی خدا کی

آفتاب ضیاء

حمد باری تعالیٰ

اے خدا لطف و کرم ہے تیرا
بے بہا لطف و کرم ہے تیرا
ابتدا تیری توجہ سے ہوئی
انتہا لطف و کرم ہے تیرا
تو ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے
اور سدا لطف و کرم ہے تیرا
شکر جتنا بھی کریں ہم، کم ہے
کیا سے کیا لطف و کرم ہے تیرا
تیری رحمت کہیں محدود نہیں
جا بجا لطف و کرم ہے تیرا
ہاتھ پھیلائے کھڑی ہے دنیا
مدعا لطف و کرم ہے تیرا
کتنے اعجاز دکھائے تو نے
معجزہ لطف و کرم ہے تیرا
منزلیں تیری عنایت مولا
راستہ لطف و کرم ہے تیرا
میں جو ہوں شہرِ سخن میں باقی
یہ بقا لطف و کرم ہے تیرا

باقی احمد پوری

حمد باری تعالیٰ

ہم نے کونین کے ہر گوشہ کو پرکھا دیکھا
ذرہ ذرہ میں ترے ہونے کا جلوہ دیکھا
تیری وحدت کا عجب آئنہ خانہ دیکھا
تجھ کو کثرت میں بھی دیکھا تو اکیلا دیکھا
کوئی شے بھی نہیں محروم تری رحمت سے
خشک و تر میں تری رحمت کو رحیما دیکھا
قاب قوسین کی منزل ہو کہ ہو قصر دنا
دیکھنے والے کو معلوم ہے کیا کیا دیکھا
میرے آنکھیں بھی حقیقت میں تری آنکھیں ہیں
ان سے تاعمر من و تو کا تماشا دیکھا
کتنے ادوار اندھیرے میں گذارے ہم نے
تب ترے نام کے سورج کا اجالا دیکھا
تیرے انصاف سے انکار کہاں ممکن ہے
تو نے بھی تشنہ لبوں کو لب دریا دیکھا
تیری آیات سے معمور ہے ساری دنیا
سایہ میں نور ملا، نور میں سایہ دیکھا
اپنے ہاتھوں سے جسے اس نے بنایا رزمی
اس کے مٹ جانے کا کس جی سے تماشا دیکھا

بشیر رزمی

حمدِ باری تعالیٰ

جہانِ چند روزہ میں ہر اک کا آسرا تو ہے
کرم کی ابتدا و انتہا میرے خدا تو ہے
زمیں سے عرشِ اعظم تک تری قدرت کا ہر مظہر
یہی کہتا نظر آیا فنا میں ہوں بقا تو ہے
ورائے عقل ہے تیری خدائی کی شناسائی
سمجھ میں آ نہیں سکتا تو کیوں سمجھوں میں کیا تو ہے
ترے بندوں پہ جب بھی کوئی آفت ٹوٹ پڑتی ہے
تجھی کو یاد کرتے ہیں کہ رحمت کی صدا تو ہے
نمازی کا بڑا رُتبہ، ہے غازی بھی بہت افضل
میں روزہ دار کہلاتا ہوں روزے کی جزا تو ہے
خطاؤں کی فراوانی میں کچھ ایسی بھی شامل ہیں
زمانے سے تو پوشیدہ ہیں لیکن جانتا تو ہے
ظہورِ بندگی توقیرؔ کی عزت کا باعث ہے
تجھے تعظیم جچتی ہے کہ واحد کبریا تو ہے

سیّد توقیر بخاری
(راولپنڈی)

حمد باری تعالیٰ

بندہ بندہ کینہ خو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی
جاؤں کہاں میں شہر عدو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی

زخم بدن کے بھر بھی گئے ہیں ڈوبنے والے تر بھی گئے ہیں
روح میں لیکن کار رفو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی

ساری جھیلیں سارے سمندر تیرے تابع تیرے نوکر
خالی بھر بھی میرا سبو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی

ظاہر والے کیسے سمجھیں باطن والوں کی یہ رمزیں
صدق نیت روحِ وضو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی

پودے جڑ سے ٹوٹ رہے ہیں بخت چمن کے پھوٹ رہے ہیں
بے قابو سا جوش نمو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی

دیکھ رہی ہے توبہ توبہ کیا کیا منظر چشم بینا
جپتا جائے دم دم سادھو خیر الٰہی، خیر الٰہی

ہر رستے میں لاشیں پڑی ہی انسانوں کی قاشیں پڑی ہیں
گلشن گلشن خون کی بو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی

کام کی باتیں قہر ہوئی ہیں قہر سے بڑھ کر زہر ہوئی ہیں
مجھ سے باغی میرا لہو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی

پل پل بڑھتا زور کہانی گہری سازش کی ہے نشانی
کافر دل پھر قبلہ رو ہے خیر الٰہی، خیر الٰہی

جان کاشمیری

حمد باری تعالیٰ

ہر پھول کے بدن میں، کلیوں کے بانکپن میں
مخفی ہے ذات تیری، رب کریم میرے
گفتار مصطفیٰ میں ، کردار مصطفیٰ میں
مخفی ہے ذات تری، رب کریم میرے
ہر شام آرزومیں، ہر صبح جستجو میں
مخفی ہے ذات تیری، رب کریم میرے
ہر شخص بے ردا میں، ہر صاحب غنا میں
مخفی ہے ذات تیری، رب کریم میرے
ہر حسن کی جفا میں، ہر عشق کی وفا میں
مخفی ہے ذات تیری، رب کریم میرے

حسین محی الدین قادری
لاہور

حمد باری تعالیٰ

تری قدرت کا جلوہ دیکھتا ہوں
تجھے اعلیٰ و یکتا دیکھتا ہوں
نظر کو غسل دے کر آنسوؤں سے
کرم تیرا کریما دیکھتا ہوں
خشیت کی سنہری چھت سے اکثر
مشیت کا اشارہ دیکھتا ہوں
تو ہر منظر میں پس منظر میں پنہاں
ترے جلوؤں میں دنیا دیکھتا ہوں
وسیلے سے ترے محبوب کے میں
تری قربت کا جلوہ دیکھتا ہوں
حلیم بے بصیرت ہوں مگر میں
تری رحمت خدایا دیکھتا ہوں

حلیم حاذق
مغربی بنگال۔انڈیا

حمد باری تعالیٰ

اے مالک افلاک مدد کر میری
ہو نہ جاؤں میں کہیں خاک، مدد کر میری
وقت نے ایسے جزیرے پہ اتارا ہے مجھے
پاس ہے لمحہء سفاک، مدد کر میری
اوڑھ کر بیٹھی ہوں اشکوں سے بُنا اک آنچل
تن پہ ہے درد کی پوشاک، مدد کر میری
اپنی قسمت کی لکیروں میں چھپی کوئی خوشی
ڈھونڈتا ہے دل صد چاک، مدد کر میری
زندگی شاخ سے ٹوٹے ہوئے پتے کی طرح
بن گئی ہے خس و خاشاک، مدد کر میری
آج راحت نے بصد یاس پکارا ہے مجھے
آج پھر آنکھ ہے نمناک، مدد کر میری

حمیرا راحت

حمد باری تعالیٰ

دعا میں اپنے خدا سے کلام کرتے ہوئے
میں مطمئن تھا امور اس کے نام کرتے ہوئے
سحر میں لب پہ تھا یا حی اور یا قیوم
ممیت و محی کا تھا ورد شام کرتے ہوئے
سفر پہ جاؤں تو نام اس کا حرز جاں رکھوں
اسی کو یاد کروں پھر قیام کرتے ہوئے
نہ اس کو نیند ستائے نہ اونگھ ہی آئے
تھکے کبھی نہ وہ سب انتظام کرتے ہوئے
وسیع اس کے خزانے ہیں ان گنت اسباب
کمی نہ آئے اسے فیض عام کرتے ہوئے
اسی کا حکم ہے پہنچو در محمد ﷺ پر
درود پڑھتے ہوئے اور سلام کرتے ہوئے
اسے بھی رب نے نوازا کہ بھول کر نازش
رحیم جس نے کہا رام رام کرتے ہوئے

محمد حنیف نازش

حمد باری تعالیٰ

سوغات یہ اشکوں کی ہوں لایا تیرے گھر میں
مالک! میں بہت دور سے آیا تیرے گھر میں

میں گھر سے چلا تھا تو مرے دل کو یقیں تھا
لمحوں میں پلٹ جائے گی کایا تیرے گھر میں

رستہ تھا کٹھن اور کڑی دھوپ تھی سر پر
میں بیٹھ گیا دیکھ کے سایا تیرے گھر میں

اس گھر میں ترے تیرے سوا کوئی نہیں ہے
حیراں ہوں کہ پھر کس نے بلایا تیرے گھر میں

تو معاف کرے گا تو اٹھاؤں گا میں سر کو
سجدے کیلئے سر کو جھکایا تیرے گھر میں

دربار یہ کیسا ہے ! تو کیسا ہے شہنشاہ
دربان کوئی بھی نہیں پایا تیرے گھر میں

ڈاکٹر خالد الیاس
لاہور

حمدیہ مناجات

جو طلب گار ہے اس شخص کو منصب دے دے
مجھ گنہ گار کو سرکار کی مدحت دے دے
رکھ دیئے ہیں تری دہلیز پہ لفظوں کے چراغ
ان کو سورج کے برابر قد و قامت دے دے
وسعت کون ومکاں تیرے اشارے کی اسیر
میری اوقات کے سرمائے میں برکت دے دے
بڑی تاخیر سے پہنچا ہوں در توبہ پر
گریۂ غم کے لئے آنکھ کو مہلت دے دے
میں نے انساں کی محبت کو بنایا ہے امام
میرے سجدوں کو خدا درد کی لذت دے دے
سب دعاؤں کی دعا ایک دعائے خالد
روز محشر مرے مالک، مجھے عزت دے دے

ڈاکٹر خالد عباس الاسدی
مدینہ منورہ

حمد باری تعالیٰ

کیا حمد کر سکے گی میری زبان تیری
ساری نشانیاں ہیں اے بے نشان تیری
عقل و شعور تک کی ہوتی نہیں رسائی
کیا ذات پا سکیں گے وہم و گمان تیری
کون و مکاں کی ہر شے لبیک کہہ رہی ہے
ہر سمت گونجتی ہے پیہم اذان تیری
ہے تیری کبریائی ثابت بہر قرینہ
باطن ہے شان تیری، ظاہر ہے شان تیری
تیری ربوبیت کی آغوش ہے کشادہ
ہر امن کی امیں ہے بے شک امان تیری
خالد کو بندگی کا احساس تو نے بخشا
چاہی ہے استعانت اے مستعان تیری

خالد محمود نقشبندی
کراچی

حمد باری تعالیٰ

ناشاد تھا میں تو نے مجھے شاد کیا ہے
ہر رنج و غم و فکر سے آزاد کیا ہے

آسانیاں بخشی ہیں مجھے غیب سے تو نے
جب بھی کبھی مشکل میں تجھے یاد کیا ہے

اعجاز نمائی ہے تری حمد و ثنا کی
جس نے مرے دل کو سخن آباد کیا ہے

تو نے مجھے ہر گام نیا حوصلہ بخشا
دنیا نے اگرچہ مجھے بے داد کیا ہے

مجھ ایسے خطاکار کو بخشی یہ سعادت
تحمید کا فن تو نے ہی امداد کیا ہے

کرتا ہوں میں جس نام سے ہر صبح کا آغاز
خورشید اسی نام نے دلشاد کیا ہے

خورشید بیگ میلسوی
میلسی

حمد باری تعالیٰ

نگاہِ کم نظر کو وسعتِ حسن نظر دے دے
مری شب ہائے تیرہ کو تب و تاب سحر دے دے

حروف نارسائی کو مٹا دے لوحِ قسمت سے
دعائے نیم شب کو یا الٰہی بال و پر دے دے

کھڑا ہوں کاسۂ امید لے کر دونوں ہاتھوں میں
مری کشت سخن کو حرف کے لعل و گہر دے دے

ترا در چھوڑ کر اب کس کے آگے ہاتھ پھیلائیں
جو بے گھر ہو گئے ہیں مرے مولا ان کو گھر دے دے

ترے بندوں کی خدمت جس کا نصب العین ہو یا رب
مری ارضِ وطن کو، کوئی ایسا راہ بر دے دے

خزاں موسم نے اس کے خال و خد یکسر جھلس ڈالے
مرے اس گلشن ویران کو گل ہائے تر دے دے

سکون قلب کی دولت تری مرہونِ منت ہے
دل خورشید کو بھی راحت قلب و نظر دے دے

ڈاکٹر خورشید رضوی

حمد باری تعالیٰ

تخلیق کائنات کا تو ہی مجاز ہے
اور اس میں اے خدا! تو ہی جلوہ طراز ہے
جو گفتگو میان حبیب و محبّ ہوئی
کچھ حصہ اس کا آج بھی سر بستہ راز ہے
تخلیق ہر جہاں کا سزاوار بھی ہے تو
یا رب! قیام حشر کا بھی تو مجاز ہے
یا رب! ہے پردہ پوش و غفور الرحیم تو
تیری انہی صفات پہ ہم سب کو ناز ہے
روز حساب آئے گی پرسش کی جب گھڑی
پہلے جو سب سے ہو گا سوال نماز ہے
اس شخص کو بھی تو نے ہی بخشی نوید خلد
جس شخص نے گنہ سے کیا احتراز ہے
مجھ پر بھی اے خدا! در الطاف کھول دے
ہر اک پہ جب ترا در الطاف باز ہے

رفیع الدین زکی قریشی
لاہور

حمد باری تعالیٰ

ضیائے لوح جبیں لا الہ الااللہ
نشاط قلب حزیں لا الہ الا اللہ
اسی کے دم سے قیام و نظام عالم ہے
مدار چرخ و زمیں لا الہ الا اللہ
سوائے ایک خدا کے ، ہمارا کوئی الہ
نہیں ہے، کوئی نہیں! لا الہ الا اللہ
ہر ایک شے میں نشانی ہے اس کی قدرت کی
قبیح ہو کہ حسیں، لا الہ الااللہ
قدم قدم پہ ہے انساں کو گمرہی کا خطر
نہ ہو جو شمع یقیں لا الہ الا اللہ
تمام مغفرتوں، رحمتوں کی دستاویز
کلید خلد بریں، لا الہ الا اللہ
دعا ہے رب سے کہ جنت میں جائے پڑھتے ہوئے
رئیس ِ خاک نشیں، لا الہ الا اللہ

رئیس احمد نعمانی
علی گڑھ۔ بھارت

حمد باری تعالیٰ

تہیں حیرت کی سو سو پل میں کھولتا ہے
نظر آتا نہیں پر دھڑکنوں میں بولتا ہے
مسلسل بخشتا ہے اعتماد زندگی وہ
لہو میں روشنی، سانسوں میں بہجت گھولتا ہے
کریم ایسا زر بخشش سے سیم مغفرت سے
ہماری خاک اعمال سیہ کو تولتا ہے
در افشاں بادلوں سے بڑھ کے بے پروا وہ داتا
ہوا میں رنگ اور مٹی میں خوشبو گھولتا ہے
مخاطب ہم سے ہوتا ہے وہ قرآں کی زباں میں
محمد ﷺ کے لب ولہجہ میں ہم سے بولتا ہے
سکھاتا ہے محبت وہ دل سدرہ نشیں کو
خیال عرش پیما میں عقیدت گھولتا ہے
مراقب جب بھی ہوتا ہے ریاض اس کی ولا میں
دراسرار حیرت اس کی جاں میں کھولتا ہے

ڈاکٹر ریاض مجید
فیصل آباد

حمد باری تعالیٰ

خالق کائنات اللہ ہے
والیء شش جہات اللہ ہے

ہر طرح سے ہمیں نوازتا ہے
بے نیاز ایک ذات، اللہ ہے

کس قدر مہرباں ہے نام اس کا
جس سے بنتی ہے بات اللہ ہے

کوئی مشکل ہو ، کوئی الجھن ہو
غم کے ماروں کے ساتھ اللہ ہے

اشک بھی باوضو ہو، دھیان رہے
ذکر میں احتیاط، اللہ ہے

سب کی تکمیل ہے فنا کی طرف
اور بقا و حیات اللہ ہے

ماورا ہے ہر اک گمان سے وہ
حرفِ کُن کی حیات اللہ ہے

ہے ریاض اس کی ذات بے ہمتا
اور ابد کا ثبات اللہ ہے

سید ریاض حسین زیدی
ساہیوال

حمد باری تعالیٰ

تہجد کے ہر اک لمحے کو تابندہ سحر کر دے
شعور بندگی دے کر اسے میرا ہنر کر دے
مقرر میری سانسوں کو تو کر مدحت نگاری پر
مری شاخ تمنا کو خدایا! با ثمر کر دے
غبار شہر طیبہ میں رہیں آنکھیں قیامت تک
مرے اشکوں کو یا رب! سجدہ ریزی کے گہر کر دے
کبھی تاریک جنگل میں بھی سورج کی کرن اترے
زمیں پر عرصہء شب کو خدایا! مختصر کر دے
گھرے رہتے ہیں افکار پریشاں میں ترے بندے
خلاف عدل ہر اک فیصلے کو بے اثر کر دے
جہان رنگ و بو میں تو بفیض نعت پیغمبر
ریاض بے نوا کی گفتگو کو معتبر کر دے

ریاض حسین چودھری
سیالکوٹ

حمد و نعت

ہزار شکر کہ شاعر بنا دیا تو نے
اور اس پہ نعت بھی لکھنا سکھا دیا تو نے
میں دشمنوں کو بھی دل سے دعائیں دیتا ہوں
لہو میں خیر کا چشمہ بہا دیا تو نے
مٹا دیئے مری دوری کے جتنے صدمے تھے
مرے تو دل میں مدینہ بسا دیا تو نے
درود پڑھ کے میں سویا تو وہ نظر آئے
سُلا کے مجھ کو مقدر جگا دیا تو نے
وہ نور تھا کہ مرا خواب جگمگا اٹھا
زہے نصیب مجھے کیا دکھا دیا تو نے
زمین میری ہوئی آسمان میرا ہوا
جو درمیان تھا پردہ ہٹا دیا تو نے
یہ فخر کم ہے کہ فخری تھا خاک کا ذرہ
اسے فلک کا ستارہ بنا دیا تو نے

زاہد فخری

حمد باری تعالیٰ

اے میرے لم یزل تو گدائی کے ڈھب تو دیکھ
پھیلے رہیں گے ہاتھ، یہ خاموش لب تو دیکھ
نخلِ حیات پھونک نہ ڈالے غموں کی دھوپ
میری طلب نہ دیکھ تو شوقِ طلب تو دیکھ
دامن ہے عاجزی کا نگاہوں میں آب جُو
عصیاں نہ دیکھ گریہء جاں کا ادب تو دیکھ
شکوہ نہیں کسی سے، نہ تقدیر کا گلہ
تو اپنے شکر سے مرے معمور لب تو دیکھ
اس روحِ دو جہان کے فیضان کی قسم
ملتا ہے سب کو بن کے تو اہلِ طلب تو دیکھ
ہم شب گزیدگان پہ انوارِ لطف بھیج
اے نور! پھیل عمر کی تاریک شب تو دیکھ
دنیائے مہر و ماہ سے روزِ جزا تلک
تیرے کرم کی آس ہے مولا بس اب تو دیکھ!

زبیدہ حیٔ

حمد باری تعالیٰ

نظامِ عالمیں قائم ہے رب سے
جو دیتا ہے سوا سب کو طلب سے
ترے عفو و کرم لطف و عنایت
زیادہ ہیں ترے قہر و غضب سے
نہاں بھی تو عیاں بھی تو ہے یا رب
ہیں تیرے سلسلے سارے عجب سے
تجھے ہی زیب دیتی ہے بڑائی
کہ تیری ذات ہی اعلیٰ ہے سب سے
پنہ مانگوں میں تیری یا الٰہی
بہت ڈرتا ہوں میں تیرے غضب سے
تری رحمت عیاں ہم پر ہوئی ہے
ہماری ہی خطاؤں کے سبب سے
خدا سے مانگنا صدقہ نبی کا
سخی لیکن بڑے عجز و ادب سے

سخی کنجاہی
گجرات

حمد باری تعالیٰ

سر حمد خدا پیرایۂ اظہار، بسم اللہ
کہاں میں اور کہاں یہ جادہء دشوار، بسم اللہ
مجھے دونوں یہی کہتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں
دل بے تاب کی دھڑکن، نفس کا تار ، بسم اللہ
اسی کی ہی رضا پر منحصر ہے زندگی کی رو
بلاوا آ گیا جب تو نہیں انکار، بسم اللہ
کبھی شیطان اس کھانے کو بے برکت نہیں کرتا
کہ جس پر پڑھ لیا جائے فقط اک بار، بسم اللہ
خدا کا گھر ہے یہ اور پاک کرنا بھی ضروری ہے
صنم بتخانہء دل کے کریں مسمار، بسم اللہ
علی کہتے ہیں میں نقطہ ہوں بسم اللہ کی ب کا
جبھی کہتے ہیں اہل دل بھی سو سو بار، بسم اللہ
اسی سے ہے چمن میں رنگ و نکہت کی فراوانی
کہ ہے ورد گل و خوشبو سر گلزار، بسم اللہ
ہر اک صبح کرم جس کا ہمیں آواز دیتا ہے
اسی کے سامنے کھولیں لب اظہار، بسم اللہ
بہت مانوس ہیں اس سے کہ جب گرتے تھے بچپن میں
لب مادر پہ آتا تھا یہی ہر بار، بسم اللہ
ہوئے جاتے ہیں دست غیب سے سب کام سرور کے
کبھی جاتا نہیں کہنا مرا بیکار، بسم اللہ

سرور حسین نقشبندی

حمد باری تعالیٰ

عالمِ طوفِ حرم سب سے نرالا ہے میاں
ایک منظر ہے کہ بس دیکھنے والا ہے میاں
رنگ سارے ہی یہاں جذب ہوئے جاتے ہیں
اور گردش میں جہاں بھر کا اجالا ہے میاں
والہانہ کوئی پتھر کو کہاں چومتا ہے
اس محبت میں محمدؐ کا حوالہ ہے میاں
ایک پتھر لیے آیا تھا میں اس سینے میں
اس نے پتھر سے عجب چشمہ نکالا ہے میاں
دیکھ بخشا ہے ہمیں کیسے حرم کا تحفہ
اُس نے جنت سے اگر ہم کو نکالا ہے میاں
ایک ہیبت ہے کہ نظریں نہیں اٹھنے دیتی
رنگِ اسود پہ عجب نور کا ہالا ہے میاں
اس کی دہلیز ملی ہے جو جبیں سائی کو
نارسائی کی اذیت کا ازالہ ہے میاں
ایک خلقت ہے کہ ساحل پہ پڑی ہے آ کر
اک سمندر نے خزانے کو اچھالا ہے میاں
سعدؔ حجت ہے مری بات پہ عظمت اُس کی
اُس نے در سے تو کسی کو نہیں ٹالا ہے میاں

سعد اللہ شاہ

حمد باری تعالیٰ

اس سے پہلے کہ یہ دنیا مجھے رسوا کر دے
تو مرے جسم مری روح کو اچھا کردے
کس قدر ٹوٹ رہی ہے مری وحدت مجھ میں
اے مرے وحدتوں والے مجھے یکجا کر دے
یہ جو حالت ہے مری، میں نے بنائی ہے مگر
جیسا تو چاہتا ہے اب مجھے ویسا کردے
مرے ہر فیصلے میں تری رضا شامل ہو
جو ترا حکم ہو وہ میرا اراد ہ کر دے
مجھ کو وہ علم سکھا جس سے اجالے پھیلیں
مجھ کو وہ اسم پڑھا جو مجھے زندہ کر دے
میرے لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال
میرے بچوں کو مہ ومہر و ستارا کر دے
ضائع ہونے سے بچا لے مرے معبود مجھے
یہ نہ ہو وقت مجھے کھیل تماشا کر دے
میری آواز تری حمد سے لبریز رہے
بزم کونین میں جاری مرا نغمہ کر دے

سلیم کوثر

حمد باری تعالیٰ

الٰہی! تو ہی شافی، اَنْتَ مَوْلٰنَا
الٰہی! تو ہی کافی، اَنْتَ مَوْلٰنَا

جہان رنگ و بو دنیائے فانی ہے
الٰہی! تو ہی کافی، اَنْتَ مَوْلٰنَا

ہمیں یارب! فقط تیرا سہارا ہے
بنا بگڑی ہماری، اَنْتَ مَوْلٰنَا

درودِ پاک پڑھ کر جو دعا مانگیں
یقیناً پوری ہو گی، اَنْتَ مَوْلٰنَا

میسر ہے سکونِ قلب کی دولت
کہ ہے سانسوں کی بولی، ''اَنْتَ مَوْلٰنَا

سکھا دے شکر کرنا اے ہمارے رب!
تو ہو جا ہم سے راضی، اَنْتَ مَوْلٰنَا

تری رحمت پہ نازؔ اللہ! نازاں ہے
اسے دے دے معافی، اَنْتَ مَوْلٰنَا

سمیعہ ناز
لیڈز برطانیہ

حمد باری تعالیٰ

مسئلہ ہر اک حل ہوتا ہے، لب پہ اللہ آتے ہی
بڑھ کے طلب سے ہم کو ملا ہے، لب پہ اللہ آتے ہی

سیدھی ہوتی ہیں تدبیریں، رزق طیب کے باعث
ہم پہ کیا کیا کرم ہوا ہے، لب پہ اللہ آتے ہی

جہد مسلسل کرتے رہیے، اللہ اللہ کرتے رہیے
دیکھو ملتی کیسی جزا ہے، لب پہ اللہ آتے ہی

بندوں کے حق ادا کرنے والوں کی ہر مشکل آساں
پوری ہوتی سب ہی دعا ہے، لب پہ اللہ آتے ہی

علمِ دنیا بھی پڑھیے، دین کی راہ پہ چلتے رہیے
شاہد کیا کیا عطا ہوا ہے، لب پہ اللہ آتے ہی

شاہد بخاری
لاہور

حمد باری تعالیٰ

دل جو گھبرائے تو لب کلمہ یا ہو بولے
ایسے محسوس ہو رگ رگ میں مری تو بولے

جام توحید ابھی ذہن تلک آیا تھا
بزم وجدان سجی سوچ کے گھنگرو بولے

ہشت اطراف ترے ذکر کے گلشن مہکیں
ہشت اطراف تری ذات کی خوشبو بولے

جب تعاقب میں کوئی تیر کماں سے نکلے
دشت میں نام ترا برلبِ آہو بولے

جب بھی تاریکیاں ماحول پہ چھا جاتی ہیں
روشنائی سے تری پھر کوئی جگنو بولے

تو نے ہی جوڑ دیے روح و بدن کے رشتے
تیرے شاکر میں تیری بخشی ہوئی جُو بولے

شاکر کنڈان
سرگودھا

حمد باری تعالیٰ

یہ توفیق تیری عطا جانتا ہوں
عطا کو تری رہنما جانتا ہوں

دیا تو نے یا رب اسے نور ایسا
میں دل کو چراغ وفا جا نتا ہوں

نہیں آتی میرے خیالوں میں لغزش
ہے تو سامنے جابجا جانتا ہوں

یہ تو جانے میں تیرا بندہ ہوں کتنا
تجھے تو میں اپنا خدا جانتا ہوں

مرا علم ناقص، مری فہم عاری
میں کیا جانتا تھا، میں کیا جانتا ہوں

نہ جنت کا لالچ نہ دوزخ کا ڈر ہے
رضا کو تری بس جزا جانتا ہوں

شہاب اس کا گھر تو نہیں میں نے دیکھا
یہی ہے بہت راستہ جانتا ہوں

شہاب صفدر

حمد باری تعالیٰ

خدا کی یاد میں وہ رنگ لائی بے خودی اپنی
بدن تو فرش پر تھا، روح فوق از عرش تھی اپنی
اسی کے فضل سے ارض و سما میں اک توازن ہے
اسی کے لطف پیہم سے رواں ہے زندگی اپنی
کبھی شکل پیمبر میں نوازا نور سے اپنے
کبھی قرآن کی صورت میں بھیجی روشنی اپنی
ضیائے اسم ذات پاک سے دل ہو گیا تاباں
جمال نور حق سے چھٹ گئی تیرہ شبی اپنی
بفیض اقتدا و اتباع سرور عالم
ہوئی مقبول پیش حق تعالیٰ بندگی اپنی
کرم کا ہر گھڑی شہزاد پر تم سائباں رکھا
خدایا کھل گئی ہے آج مجھ پر بے بسی اپنی

علامہ محمد شہزاد مجددی
لاہور

حمد باری تعالیٰ

مدح ممدوح خدا، حمد خدا کرتے رہیں
سنت و فرض ایک ہی رخ سے ادا کرتے رہیں
ہے یہی سرکار کے در تک پہنچنے کی سبیل
بارگاہ ایزدی میں التجا کرتے رہیں
عرشیوں نے جیسے کی تھی مدح محبوب و محبّ
ہم بھی دونوں کی بیک عنواں ثنا کرتے رہیں
ہے جنہیں درکار قرب خالق کون ومکاں
صدق دل سے خدمت خلق خدا کرتے رہیں
مانگتے رہیۓ خدا سے بارش لطف و کرم
نخل حمد و نعت کی نشو ونما کرتے رہیں
مہرباں مجھ پر رہیں یوں ہی خدا و مصطفےٰ
میں طلب کرتا رہوں اور وہ عطا کرتے رہیں
مقصد تخلیق آدم ہے یہی شوذب کہ ہم
عاجزی سے بندگی کا حق ادا کرتے رہیں

ڈاکٹر شوذب کاظمی
ملتان

حمد باری تعالیٰ

چاند سورج بھی دیے اور ستارے بخشے
میرے مولا نے ہمیشہ ہی اجالے بخشے
اپنا محبوب ﷺ دیا اور ہمیں قرآن دیا
مالک کل نے ہمیں خوب خزانے بخشے
کر کے تخلیق ہمیں کر دیا اشرف رب نے
آدمیت کو شرف اس نے نرالے بخشے
فہم و ادراک دیا راہ دکھائی حق کی
کرم خاص کیا علم کے دھارے بخشے
نعمتیں رب نے عطا کی ہیں ہمیں لاثانی
زائروں کے لیے زم زم کے پیالے بخشے
آسماں اور زمیں گلشن و صحرا دریا
خالق کل نے ہیں صد رنگ نظارے بخشے
کشتی جب آئی بھنور میں تو مرے مولا نے
حوصلہ مجھ کو دیا اور کنارے بخشے
مالک ہر دو جہاں کا یہ کرم ہے طاہر
''مدحت و حمد'' کے باسٹھ یہ شمارے بخشے

طاہر حسین طاہر سلطانی
کراچی

حمد باری تعالیٰ

زباں پر یا الٰہی جب بھی تیرا نام آتا ہے
اسے دہرا کے دل میرا بڑی تسکین پاتا ہے
رگ جاں سے قریں تر ہے، ترا فرماں ہے قرآں میں
تو سنتا ہے تجھے جب حال دل بندہ سناتا ہے
تو خالق ہے، بھلا کیوں کر نہ جانے حال بندے کا
ہے تجھ پر آشکارا جو وہ دنیا سے چھپاتا ہے
تجھے ہم بھول جاتے ہیں ہمیشہ عیش و عشرت میں
پڑے سر پر بلا جس دم ہمیں تو یاد آتا ہے
بھٹک جائے ترا بندہ جو یا رب سیدھے رستے سے
تو موقع دے کے توبہ کا واپس بلاتا ہے
سجائے آسماں پر جگمگاتے چاند اور تارے
زمیں پر پھول، پودے، پیڑ اور سبزہ اگاتا ہے
ذرا سے دکھ پہ ہم بے چین ہو کر بلبلاتے ہیں
کبھی اپنا کیا ہوتا ہے یا تو آزماتا ہے
ہمیں توفیق دے رنج و الم میں صبر کرنے کی
کریں جو صبر ان بندوں کے تو درجے بڑھاتا ہے
عطا کی ہیں ہزاروں نعمتیں تو نے ہمیں یا رب
برے ہوں یا بھلے تو رحمتیں سب پر لٹاتا ہے

طلعت سلیم
برمنگھم۔ برطانیہ

حمد باری تعالیٰ

زباں پہ تیری ثناء ہے تو کشف اسم سوا
دعا کا چہرہ نمایاں ہے اور طلسم سوا
در فراق کی آب و ہوا ہے اور میں ہوں
کبھی سندمیری شہرت کبھی ہے اسم سوا
جو مشکلوں میں ذرا پیار سے لکھا اک نام
تو روشنی سے ہوا تیرگی کا جسم سوا
یہ اک سوال ہی قائم ہے ہر زمانے میں
بشر کی شکل میں خیر البشر کی قسم سوا
حصار سورہ ء والشّمس کی تمازت میں
پگھل رہا ہے شب تار کا طلسم سوا
دیئے کو آئینہ رخ جب سے رکھ دیا ہے صدف
بس ایک ذکر ہے اورمیں ہوں جسم جسم سوا

صدف چنگیزی

حمد باری تعالیٰ

جب تری خاک در دولت پہ ہے میری نشست
ہو نہیں سکتا کہ تو رکھے مجھے پھر تنگدست

اے خدا تیری پرستش سے مفر ممکن نہیں
کیسے ممکن ہے کہ ہو بندہ ترا اور خود پرست

قادر مطلق ہے تو لیکن تری مخلوق میں
کیوں بہت ہیں زبردست اور اتنے زیردست

تو ہی جانے، دست بازو بھی عطا کردہ ترے
میں تو کر سکتا نہیں اندازہ فتح و شکست

ہم نہ ہونے اور ہونے کے گمان میں مبتلا
تجھ سے ہست و بود ہے سب ورنہ کیا ہے بود و ہست

روک سکتا ہے بکھر جانے سے اک تو ہی مجھے
تیرے ہاتھوں میں ہے شرحِ دو جہاں کا بندوبست

صفدر صدیقی رضی

حمد باری تعالیٰ

تو پر خطاؤں کی لاج رکھنا
تو بے نواؤں کی لاج رکھنا
الٰہی میری دعا یہی ہے
کہ سب گداؤں کی لاج رکھنا
جو مانگیں تیرے نبیؐ کا صدقہ
تو ان دعاؤں کی لاج رکھنا
میں صدقے آل نبی کے مولا
مری نواؤں کی لاج رکھنا
ضیاء کو دکھلا دے سبز گنبد
دکھی صداؤں کی لاج رکھنا

سید ضیاء محی الدین
ہڑپہ۔ساہیوال

حمد باری تعالیٰ

تیری رحمت سے دھلے گرد و غبار بندگی
شمع دل روشن ہوئی آئی بہار بندگی

ایک سجدے سے ملی ہے سو غلامی سے نجات
صد نوید حریت یہ اک حصار بندگی

تو سراسر مغفرت ، میں ناصبور و ناصواب
تیری رحمت بے کراں میں شرمسار بندگی

بجھ نہ جائیں دل میں پھر تیری محبت کے چراغ
رکھ مرے اللہ روشن یہ شرار بندگی

اپنے فضل خاص سے ایسی حضوری کر عطا
خاک زار بندگی ہو عرش زار بندگی

پھر ترا مسلم ترے در پر نوا سنجی کرے
وہ ترا نغمہ سرا، نغمہ نگار بندگی

ع۔س۔مسلم
دبئی

حمد باری تعالیٰ

خلاق کل، جاں آفریں، تیرے سوا کوئی نہیں
مجھ کو ہے یہ کامل یقیں، تیرے سوا کوئی نہیں
فرماں روائے دو جہاں، تیرے زمین و آسماں
تو مالک عرش بریں، تیرے سوا کوئی نہیں
میں ناتواں، تو ہے قوی، محتاج میں، تو ہے غنی
تو ہی رب العالمیں، تیرے سوا کوئی نہیں
مختار ہست و بود تو، معبود تو، مسجود تو
آگے جھکے جس کے جبیں، تیرے سوا کوئی نہیں
میرا کوئی مشکل کشا، فریاد رس، حاجت روا
اے لا مکانوں کے مکیں! تیرے سوا کوئی نہیں
اے کردگار حرف کن، میری صدائے درد سن
میرے رگ جاں کے قریں، تیرے سوا کوئی نہیں
عصیاں میں دل اٹکا ہوا، میں راہ سے بھٹکا ہوا
تو ہادیٔ دنیا و دیں، تیرے سوا کوئی نہیں
تو ہی علیم راز دل، تو ہی چارہ ساز دل
کردے جو خوش قلب حزیں، تیرے سوا کوئی نہیں

خواجہ محمد عارف
برمنگھم، برطانیہ

حمد باری تعالیٰ

یا الٰہی میرے دل میں صرف تو ہی تو رہے
میرے شعروں میں ہمیشہ حمد کی خوشبو رہے

وہ خشیت ہو میسر جس سے جنت ہو نصیب
دل میں تیری یاد ہو اور آنکھ میں آنسو رہے

نور سے تیرے ہی دل معمور ہو رب کریم
دور اس دل سے جمال غیر کا جادو رہے

حرص و آز اس دل سے یکسر دور کر مولا کریم
نفس پر اپنے ہمیشہ ہی مرا قابو رہے

لفظ جو لکھوں صداقت کی چمک اس کو ملے
میری ہر ایک بات میں بس خیر کا پہلو رہے

عرصۂ ہستی میں شر سے ہر طرح بچتا رہوں
خیر کے اعمال سرزد ہوں کچھ ایسی خو رہے

ہو سخن گوئی پہ مائل جب طبیعت، میرے رب!
ہمدمی روح القدس کی قوت بازو رہے

دشت وحشت میں تحیر ہی تحیر ہے عزیز
پھر بھی دل چاہے کہ بس اس دشت کا آہو رہے

ڈاکٹر عزیز احسن
کراچی

حمد باری تعالیٰ

کر نہیں سکتا ہے کوئی ہمسری اللہ کی
سارے عالم میں ہے قائم برتری اللہ کی

وہ تو پتھر میں دے دیتا ہے کیڑے کو غذا
از ازل تا بہ ابد ہے داوری اللہ کی

حاضر و ناظر بھی ہے اور شاہد و مشہود بھی
ہر گھڑی ہے جا بجا جلوہ گری اللہ کی

کیا زمین و آسماں کیا مشرقین و مغربین
ذرّے ذرّے سے عیاں ہے سروری اللہ کی

ہے مری شہ رگ سے بھی نزدیک تر میرا خدا
مجھ کو حاصل ہے ازل سے یاوری اللہ کی

ہم تو ہیں خاکی فقط، یہ کہنے والے کہہ گئے
ہوتی ہے ہر کام میں ہی بہتری اللہ کی

عزیز الدین خاکی
کراچی

حمدیہ مناجات

اپنی عطا سے رہنے کو بس وہ دیار دے
اسباب سب حضوری کے، مجھ پر اتار دے
مجھ کو دیار پاک کی مٹی نصیب ہو
میرے بدن کی خاک کو وہ خاک زار دے
اک شمع، نور دیں کی جو روشن حرا میں تھی
جلوے سب اس کے تو مرے دل میں اتار دے
ناممکنات تیرے لیے ممکنات ہیں
گر چاہے تو، خزاں کو بھی رنگ بہار دے
پڑھتا ہوں یا ودود، میں پڑھ کر درود پاک
دنیا کا بوجھ اب مرے سر سے اتار دے
سب کے دلوں کو صبر و قناعت سے کر غنی
اپنی رضا کے نور سے چہرے نکھار دے
یا رب مقام شکر کی دولت نصیب کر
اعجاز عجز، مرتبہء انکسار دے
مجھ پر لگے نہ شرک کی تہمت یہاں کبھی
مجھ کو خدا حضور کا بندہ قراردے

علی اصغر عباس

حمد باری تعالیٰ

سواد شب کو جو دن کے پیکر میں ڈھالتا ہے
وہی خدا پتھروں سے چشمے نکالتا ہے
سمندروں کا سکوت بھی ہے اسی کے دم سے
جو پانیوں کی تہوں سے موتی اچھالتا ہے
جھلک رہا ہے سیاہ راتوں میں اس کا پرتو
ہوا کے رخ پر چراغ وحدت اجالتا ہے
بڑا رحیم و کریم ہے وہ خدائے برتر
جو سر پہ آئی ہر ایک آفت کو ٹالتا ہے
وہی تو ہے جو مرا سہارا ہے زندگی میں
کبھی جو میں لڑکھڑاؤں مجھ کو سنبھالتا ہے
اسی کی قدرت کی ہیں گواہی حسین منظر
رضا جو مٹی میں تخم ہستی کو پالتا ہے

علی رضا
ساہیوال

حمد باری تعالیٰ

تیرا ہی ذکر صبح ہے تیرا ہی ذکر شام ہے
میری اساس ہے فنا اور تجھے دوام ہے

رشک صبا کرے مجھے، تو ہی عطا کرے مجھے
میرا سخن بس ایک تو تجھ سے مرا کلام ہے

تیرے لیے عروج ہے، میرے لیے خروج ہے
خاک میں مل گیا ہوں میں، خاک مرا مقام ہے

دیکھ پکارتا ہے یہ، تجھ کو چتارتا ہے یہ
اس پہ بھی ایک نگاہ کر یہ بھی ترا غلام ہے

تجھ سے دعائے التفات، اسم ترا مری نجات
خالق دو جہاں ہے تو، تجھ کو مرا سلام ہے

علی یاسر
اسلام آباد

حمد باری تعالیٰ

دوریوں میں سرور قربت کا
ہے عجب رنگ تیری قدرت کا
تو کسی سے نہیں، نہ تجھ سے کوئی
کیا کروں ذکر تیری عظمت کا
میں گنہگار ہوں یہ سچ ہے مگر
ہوں سزا وار تیری رحمت کا
حکم تیرے سے قافلہ ہے رواں
رنگ کا، روشنی کا، نکہت کا
ہر بڑائی تری کمال ترا
کس کو یارا ہے تیری مدحت کا
محو حیرت ہے آج بھی جاوؔد
خوب منظر ہے تیری وحدت کا

غضنفر جاوؔد چشتی

حمد باری تعالیٰ

کون سی نعمت ہمیں کی تُو نے ارزانی نہیں
آہ! پھر بھی ہم نے تیری قدر پہچانی نہیں

تیری یادوں سے جو منہ موڑا ، نحوست چھا گئی
غیرتِ دینی نہیں وہ جوشِ ایمانی نہیں

تیرے محبوبِ مکرم ﷺ کی غلامی چاہیے
بے نوا کا مدّعا میری و سلطانی نہیں

تیری ہستی کے تو کیا کہنے ہیں ، کیا ہی بات ہے
تیرے پیارے مصطفیٰ کا بھی کوئی ثانی نہیں

اک عطائے خاص ہے تیری ، مرا عجز و نیاز
تیری رحمت ہے ، مجھے زعمِ ہمہ دانی نہیں

ہے ترا امرِ مشیّت حاوی و غالب سدا
کوئی بھی فانی نہیں ، کوئی بھی لافانی نہیں

اے مصور! تیری ہر تصویر ہے شہکارِ کُن
دل میں ویرانی نہیں ، آنکھوں میں حیرانی نہیں

اے احد ، واحد! تری توحید میں کیسی دُوئی
جسم جسمانی نہیں ہے ، روح روحانی نہیں

ہو نہ ہو تُو نے نگاہِ فضل ہے پھیری ہوئی
کچھ دنوں سے جذبہء فیضاؔن عرفانی نہیں

فیض رسول فیضاؔن
گوجرانوالا

حمد باری تعالیٰ

جو بہتے پانی کی صورت تھے سب رواں، باندھے
یہ چادروں کی طرح کس نے آسماں باندھے
فضا میں تو نے ہی آزاد راستوں کے ساتھ
زمین باندھی، زمیں کے سبھی مکاں باندھے
بندھے ہوئے سبھی چلتے ہیں، چلتے رہتے ہیں
یہ کس طریقے سے تو نے یہ سب جہاں باندھے
افق سے تا بہ افق کچھ سجھائی دیتا نہیں
یہ آسمان اٹھائے کہاں، کہاں باندھے
کوئی ہے مادۂ سیال جو لرزتا ہے
ہے اختیار میں کس کے کہ وہ دھواں باندھے
اے میرے رب کریم ایک تو ہے جو ایسے
ذرا سی خاک کی مٹھی میں رخت جاں باندھے
یہ گھڑیاں ہیں جو اعمال کی یہ بولتی ہیں
کہ لوگ پھرتے ہیں کندھوں پہ داستاں باندھے
جدھر بھی جاؤں، تری رحمتوں کا سایہ ہو
دعا یہ ہے تو مرے سر پہ سائباں باندھے
تجھی نے کی ہے عطا مجھ کو ایسی گویائی
ذرا سے لفظ تھے لیکن کہاں کہاں باندھے

لطیف ساحل
لاہور

حمد باری تعالیٰ

ترا بندہ تیری ثناء کر رہا ہے
ادا سنت مصطفیٰ کر رہا ہے
تو اپنوں پرایوں پہ لطف و عنائت
بلا فرق شاہ و گدا کر رہا ہے
خطا پر خطائیں کئے جا رہا ہوں
تو پھر بھی عطا پر عطا کر رہا ہے
مجھے گھیر رکھا ہے تاریکیوں نے
تیرا ذکر نور و ضیا کر رہا ہے
طریقے جدا ہیں مگر ذرہ ذرہ
تری حمد صبح و مسا کر رہا ہے
تری عظمت و مرتبہ اللہ اللہ
بیاں احمد مجتبیٰ کر رہا ہے
مجاہد مقدر ترا اوج پر ہے
کہ تو آج مدح خدا کر رہا ہے

پروفیسر مجاہد احمد

حمد باری تعالیٰ

خدا رحمٰن ہے، قدوس ہے اور خالق و باری
خدا مومن، مہیمن اور عزیز و واسع و محیی

ہر ایک عظمت کا مالک ہے، مرا داتا، مرا مولا
معز وہ ہے، مذل وہ ہے، یقیناً ہے وہ متعالی

وہی اول، وہی آخر، وہی باطن، وہی ظاہر
وہی قیوم و قادر ہے، وہی واحد، وہی باقی

حقیقت میں وہی ہے مالک الملک اور وہی حاکم
وہی مقسط، وہی جامع، غنی وہ ہے، وہی مغنی

ثنا گو ہے خدایا تیرا یہ عاجز تریں بندہ
کرم نوری پہ فرما دے بجاہِ سید عربی ﷺ

صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری
بصیر پور

حمد باری تعالیٰ

ازل سے تا ابد کیوں کر نہ ہو جلوہ گری تری
تجھی کو ہی فقط زیبا ہے شان سرمدی تیری
دھنک بن کر دلوں میں عکس تیرے مسکراتے ہیں
چمکتی ہے نگاہوں میں خدایا روشنی تیری
تجلی ہو تری یا رب مرے وجدان کا حاصل
رہے دل میں یونہی روشن یہ شمع آگہی تیری
روا کیوں کر ہو غیر اللہ کو انسان کا سجدہ
ترے بندے کریں کیسے نہ یا رب بندگی تیری
دکھا کر نت نئے جلوے مجھے حیران کرتی ہے
نگارستان میں تیرے، بہار دلکشی تیری
بشر کے واسطے بے شک یہی غازہ ہے ہستی کا
بہت سجتی ہے تجھ پر اے عطا یہ عاجزی تیری

محبوب الٰہی عطا

حمدیہ رباعیات

تخلیق کا جب اس نے فسانہ لکھا
ہر چیز کا کیا ہوگا ٹھکانہ لکھا

پتھر کے مقدر میں لکھا بھاری پن
پھر میرے مقدر میں اٹھانا لکھا

ڈاکٹر مختار الدین احمد مختار
برطانیہ

حمد باری تعالیٰ

اسی کا حسن بصارت کا مدعا ٹھہرا
حجاب کس لئے، جب وہ مرا خدا ٹھہرا
وہ غیب جاننے والا، وہ حاضر و ناظر
مرے عمل سے، ارادے سے آشنا ٹھہرا
وہی ہے خالق و مالک، اسی کے قبضے میں
حیات و موت کا ہر ایک فیصلہ ٹھہرا
مجھے بہشت سے اس نے زمین پر بھیجا
یہاں قیام جدائی کا مرحلہ ٹھہرا
سکون قلب و نظر اس کے ذکر میں پنہاں
ستم زدوں کا یہی ایک آسرا ٹھہرا
تری تلاش میں جب ذہن نا رسا نکلا
خیال دل سے چلا، لامکاں پہ جا ٹھہرا
یہ تیرا خاص کرم ہے کہ بے ہنر اختر
نبی کے عشق میں پیہم غزل سرا ٹھہرا

محمد مسعود اختر
فیصل آباد

حمد باری تعالیٰ

تحمید اس خدا کی جس کے ہیں یہ اجالے
انداز رحمتوں کے جس کے ہیں سب نرالے
تحمید اس خدا کی جو بھاتا ہے دھڑکنوں کو
نیکی کے راستے پہ لگاتا ہے دھڑکنوں کو
تحمید اس خدا کی جو رنگ شعور بخشے
اتنا کریم ہے خلائق کو نور بخشے
تحمید اس خدا کی جو منظر حسین کر دے
جیون کے آنگنوں میں حسن یقین بھر دے
تحمید اس خدا کی جو بھرتا ہے حکمتوں سے
سب کے دماغ روشن کرتا ہے حکمتوں سے
تحمید اس خدا کی جو ذات پاک بھی ہے
جس کی ضیا سے روشن جیون کی خاک بھی ہے
تحمید اس خدا کی جس کی جھلک حسیں ہے
جس کا نظارہ تابہ اوج فلک حسیں ہے
تحمید اس خدا کی جو انجم میں نور بھر دے
اپنی محبتوں کا بدن میں شعور بھر دے

ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم
سرگودھا

حمد باری تعالیٰ

ہر اک کمال میں دست کمال تیرا ہے
ہر اک جمیل پہ روشن جمال تیرا ہے
ہر ایک چیز کے نفع و ضرر کا تو خالق
ہر ایک شے میں جو اعتدال تیرا ہے
یہی نہیں کہ تو شہ رگ سے ہی قریب ہے بس
ہماری روح سے بھی اتصال تیرا ہے
ہمارے لب پہ تری گفتگو کے نغمے ہیں
ہمارے دل میں مقدس خیال تیرا ہے
میں جس پہ ناز کروں وہ ترا کرم ہے کریم
میں جس سے ڈر کے رہوں وہ جلال تیرا ہے
فنا کے بعد بھی منظر سبھی پکاریں گے
الٰہی ! رتبہ فقط لازوال تیرا ہے

منظر عارفی
کراچی

حمد باری تعالیٰ

دل و نظر میں رہے میرے، تو ہی تو، یا رب
حضور تیرے رہوں تو ہو روبرو، یا رب
ترے نبیؐ کا جہاں بھر میں دین ہو نافذ
ترے حبیبؐ کا چرچا ہو چار سو، یارب
تو ہی معین، تو ہی دستگیر ہے میرا
عدو سے تو بچاتا ہے آبرو، یا رب
قبول کر کہ ترے نام پر نچھاور ہو
رواں دواں جو رگوں میں یہ لہو، یا رب
سیاہ کار و گنہگار ہوں، بروز جزاء
ترے ہی فضل سے ہونا ہے سرخرو، یا رب
ہوا ہے دامن دل تار تار، تو ہی اسے
اب اپنے دستِ عنایت سے کر رفو، یا رب
ترے ہی لطف نے یہ حوصلہ دیا مجھ کو
تری عطا سے ہے توفیق جستجو، یا رب
تری ہی فکر میں کھویا رہے یہ شام و سحر
یہی معین کے دل کی ہے آرزو، یا رب

پیر سید معین الحق گیلانی
گولڑہ شریف

حمد باری تعالیٰ

لب کھلے حمد کبریا کے لئے
شکر کے واسطے، ثناء کے لئے

احتیاجِ غذا ہمیں دے کر
کتنا کچھ دے دیا غذا کے لئے

ہم ہی طرزِ طلب سے ہیں انجان
وہ تو آمادہ ہے عطا کے لئے

رزق کی بارشیں برستی ہیں
ہاتھ اٹھتے ہیں جب دعا کے لئے

کچھ تو نادم کئے پہ ہو بندہ
عفو لاکھوں ہیں اک خطا کے لئے

کون ہے جو نیاز مند نہیں
بے نیازی ہے بس خدا کے لئے

حرفِ حق کل من علیہا فان
حی و قیوم خود سدا کے لئے

زندگی کر بسر عروس! مگر
رب کی خوشنودی و رضا کے لئے

محمد نجم الدین عروس

حمد باری تعالیٰ

تیرے احسان سے دامن کبھی خالی نہ ہوا
جز ترے اور کہیں ہاتھ سوالی نہ ہوا
بادشاہوں سے سوا ہیں تیرے پیاروں کے غلام
کون ہے ان میں سے ایسا جو مثالی نہ ہوا
ڈھک لئے عیب بھی سب اور کی پردہ پوشی
بندہ جو بھی بنا تیرا وہ رزالی نہ ہوا
مانگے ہے رحم گناہوں کے لئے جو تجھ سے
وہ رویئے میں کبھی اپنے جلالی نہ ہوا
نعمتیں کافر و مومن پہ ہیں سب عام تری
یاسمیں کون ہے وہ؟ جس کا تو والی نہ ہوا

نجمہ یاسمین یوسف

حمد باری تعالیٰ

جو مشت خاک سے انسان کو بناتا ہے
سمندروں میں جزیرے وہی اگاتا ہے
اسی کی شان ہے سبحان ربی الاعلی
نظام ارض وسما اک وہی چلاتا ہے
شب سیاہ کی زلفیں سمیٹتا ہے وہی
کنار ارض سے سورج وہی اٹھاتا ہے
وہ نحن اقربُ کہہ کر جھنجھوڑتا ہے مجھے
برنگ سبزہ وگل آنکھ میں سماتا ہے
اسی کا نام ہے میری سماعتوں کی اساس
اسی کا نور مرے دل کو جگمگاتا ہے
اسی کے نور سے روشن ہیں طاق جاں اے نور
اسی سے قلب پریشاں سکون پاتا ہے

نور محمد جرال
امریکہ

حمد باری تعالیٰ

مغفرت کی سبیل کرتے ہیں
حمد رب جلیل کرتے ہیں
گڑگڑاتے ہیں آخر شب میں
اور سجدے طویل کرتے ہیں
تیری حکمت کے معترف ہو کر
ذکر اصحاب فیل کرتے ہیں
تجھ کو اچھا گمان بھاتا ہے
خواہش سلسبیل کرتے ہیں
تو ہی سنتا ہے استغاثہ بھی
اور تجھی کو وکیل کرتے ہیں
صحن کعبہ میں شکر کی خاطر
دیدہء شوق جھیل کرتے ہیں
نیک اعمال معجزے کی طرح
شخصیت کو جمیل کرتے ہیں

نورین طلعت عروبہ
راولپنڈی

حمد یہ مناجات

خشت دل نصب، در خانہء رب ہو ! آمین
میری آنکھیں ہوں در شاہ عرب ہو! آمین
ایک دن خاک میں سونا ہے، یہ ہونا ہے مگر
در توبہ سے گزر آئیں ، یہ تب ہو! آمین
ماسوا مرکز امید نہ ہو میرے لیے
کہیں پھیلا نہ مرا دست طلب ہو ! آمین
میرا ہونا کبھی میری بھی سمجھ میں آئے
آج کل پر نہیں موقوف یہ جب ہو! آمین
دور ہو جائے سگ حرص مری چوکھٹ سے
کبھی ایسا بھی تمناؤں کے رب ہو آمین
ایک نسبت مجھے اس وقت سہارا دے جائے
رائیگاں جس گھڑی سب نام و نسب ہو! آمین
اے خدا اس سے بھی بہتر مرا دن ہو کہ جو ہے
اور اس دن سے بھی بہتر مری شب ہو! آمین
خواب اسلاف کا دیکھا ہوا سچ ہو جائے
جو یہاں کے لئے سوچا تھا وہ سب ہو ! آمین
دربدر ٹھوکریں کھانا نہ مقدر ٹھہرے
تیرا واجد کبھی گمراہ نہ اب ہو! آمین

واجد امیر
لاہور

حمد باری تعالیٰ

تڑپ رہے ہیں جو ہم الٰہی، کرم الٰہی کرم الٰہی
تو ہے سراپا کر م الٰہی، کرم الٰہی کرم الٰہی
نہ دیکھ تو لغزشیں ہماری، تری ہے رحمت غضب پہ حاوی
ہمارا رکھ لے بھرم الٰہی، کرم الٰہی کرم الٰہی
کریم ہے تو رحیم ہے تو، تجھے کہوں کیا علیم ہے تو
خوشی میں ڈھل جائیں غم الٰہی، کرم الٰہی کرم الٰہی
نہ آزمائش کے ہم ہیں قابل، تمہاری رحمت کے ہم ہیں سائل
تو ہم پہ کر بس کرم الٰہی، کرم الٰہی کرم الٰہی
مرا بھی آئے جو وقت آخر ہو سامنے چہرہء نبی پھر
یوں نکلے عاجز کا دم الٰہی، کرم الٰہی کرم الٰہی

وقاص عاجز
گوجرانوالہ

اشتہار

سلسلہ حضوری کا

میری حیات کا گر تجھؐ سے انتساب نہیں
تو پھر حیات سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں
(احمد ندیم قاسمی)

تیرے اوصاف فقط تجھ سے بیاں ہوتے ہیں
نعت خود لکھی بہ پیرایۂ سیرت لکھی
(خالد احمد)

نعت شریف

وہ میری سانسوں میں ایسے مہکیں کھلا ہو تازہ گلاب جیسے
وہ میری دھڑکن میں یوں بسے ہوں کہ چھا گیا ہو سحاب جیسے
قلم پہ مدحت اتر رہی ہو زبان محو درود بھی ہو
وہ میری سوچوں میں جاگزیں ہوں کہ چشم تر میں ہو آب جیسے
ہمارے خوابوں کے اس چمن پر ہماری سانسوں کی انجمن پر
ہر ایک لمحہ گزر رہا ہے گزر رہا ہو عذاب جیسے
جو نام احمد زباں پہ آیا تو زخم دل مندمل ہوئے ہیں
لگا ہو زخموں پہ آ کے میرے نبیؐ کے منہ کا لعاب جیسے
حجاز اقدس کی حسرتیں ہیں جو آنسوؤں میں بدل گئی ہیں
ہماری آنکھوں کے روزنوں سے رواں دواں ہو چناب جیسے

<u>ابراہیم حسان</u>
حاصل پور

نعت شریف

لبوں پر اسم احمد آ گیا ہے
جبینِ شوق نے سجدہ کیا ہے

کھلا ہے در امیرِ مرسلاں کا
سو دامن کو کشادہ کر لیا ہے

ازل سے پردۂ وحدت سے خالق
محمد کی زباں سے بولتا ہے

زباں خاموش، آنکھیں بولتی ہیں
مدینے شہر کا یہ معجزہ ہے

ملے گا اذن تو مدحت کرو گے
یہی ہے دم، عطا کا سلسلہ ہے

نہیں اپنا ہنر احسان کوئی
فقط ان کی غلامی کا صلہ ہے

احسان علی حیدر

نعت شریف

اس پیکر جمال کا منظر ہے سامنے
اک حسن بے مثال پیمبر ہے سامنے
آقائے دو جہاں ہے وہ، محبوب ایزدی
سب نعمتوں کا مرکز و محور ہے سامنے
یکتا سخاوتوں میں تو مروت میں بے نظیر
اک بحر بیکراں کا سمندر ہے سامنے
ٹکڑے کرے جو چاند کے، نام اس کا مصطفیٰ ﷺ
معراج میں وہ حد سے بھی بڑھ کر ہے سامنے
وسعت میں بے مثال تو رفعت میں با کمال
منبع جو فیض کا ہے وہی در ہے سامنے
تخلیق کائنات کا باعث وہی تو ہے
روز ازل سے صاحب منبر ہے سامنے
یثرب میں جاؤں چوم لوں روضے کی جالیاں
جو مقصد حیات ہے، وہ گھر ہے سامنے
اس پیکر جمال کو کہتے ہیں مصطفیٰ ﷺ
صبر و رضا حلم کا خوگر ہے سامنے

مرزا احمد نور طائر

نعت شریف

جہاں تھا تیرہ و تاریک مصطفیٰ کے بغیر
سجی نہ بزم حرم سیّد الورا کے بغیر
قسم خدا کی جہاں میں گناہگاروں کو
نوید خیر نہ ملتی شہِ ھدا کے بغیر
ہیں آپ برزخ کبریٰ میان خلق و خدا
ہمیں یہ ملتا نہ اعزاز مصطفیٰ کے بغیر
ہے مستنیر رہِ معرفت انہی کے طفیل
چمک نہ پاتا رخ خلق مجتبیٰ کے بغیر
کبھی نہ چھٹتے اندھیرے فواد انساں کے
نبی کے چہرہ پر نور و پر ضیاء کے بغیر
وہی ہیں باعثِ تعبیر جنت ِ ایماں
نہ ہوتی خلق جناں شاہد حرا کے بغیر
اگر نہ ہوتا یہ احمد ترابِ پائے نبیؐ
تو رہتا خاک ہی انعامِ کیمیا کے بغیر

احمد محمود الزماں
اسلام آباد

نعت شریف

سوچتے سوچتے جب سوچ ادھر جاتی ہے
روشنی روشنی ہر سمت بکھر جاتی ہے
دھیان سے جاتا ہے غم بے سروسامانی کا
جب مدینے کی طرف میری نظر جاتی ہے
اڑتے اڑتے ہی کبوتر کی طرح آخر کار
سبز گنبد پہ مری آنکھ ٹھہر جاتی ہے
میں گزرتا تو وہاں جاں سے گزرتا چپ چاپ
یہ ہوا کیسے مدینے سے گزر جاتی ہے
بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اس کی
جو مدینے کو ترے راہ گزر جاتی ہے
رات جب الٹے قدم آتی ہے دیدار کے بعد
چومنے آپ کے قدموں کو سحر جاتی ہے
بھلے یہ ڈور سی الجھی رہے دنیا میں شمار
زندگی جا کے مدینے میں سنور جا تی ہے

اختر شمار
لاہور

نعت شریف

رات دن یوں کروں بات سرکار ﷺ کی
ہو حوالہ مرا نعت سرکار ﷺ کی
وجہ تخلیق لیل و نہار آپ ﷺ ہیں
دن ہے سرکار ﷺ کا، رات سرکار ﷺ کی
ہوگئے اس کے وارے نیارے یہاں
پڑگئی جس پہ اک جہات سرکار ﷺ کی
کرتے رہتے ہیں تعریف شام و سحر
یہ شجر، پھول، پھل، پات، سرکار ﷺ کی
صبح دم دیدنی تھا مرا تن بدن
میں نے مدحت جو کی رات سرکار ﷺ کی
چاہو ارشد بھلائی جو دارین میں
رکھو پیش نظر ذات سرکار ﷺ کی

ارشد شاہین

نعت شریف

سر پہ سرکار ﷺ کا گر دست مسیحائی ہو
عالم الغیب سے پھر خوب شناسائی ہو
آپ بخشیں جو مجھے حمد و ثناء کے گوہر
سارے عالم میں مری خوب پزیرائی ہو
آپ کا ذکر معنبر ہو رواں سانسوں میں
انجمن ہی میں سجا حجرہء تنہائی ہو
آپ کی مدح کروں وجد ہو طاری سب پر
میرے لفظوں کو عطاء ایسی ہی یکتائی ہو
کچھ سروکار نہیں جاہ و حشم، شہرت سے
آپ کے در کی نصیبوں میں جبیں سائی ہو
کیجیے لطف و کرم جود و سخا کے مالک
آپ (ﷺ) کے در پہ ہو سر اور قضا آئی ہو
بند آنکھوں سے سدا روضہء اطہر دیکھوں
قلب مضطر کو عطاء ایسی ہی بینائی ہو
قبر میں حشر میں ہونٹوں پہ رہے نعت منیر
یوں مقدر سے یہ نعمت مرے ہاتھ آئی ہو

ارشد منیر نقشبندی
لندن

نعت شریف

چہرے پہ آنکھیں ہیں اک زخم تمنا ،آقاؐ
میرے اشکوں میں نہاں ہے کوئی نوحہ ، آقاؐ

خوف بے سمتی منزل سے لرز جاتا ہوں
الجھے رستوں میں کوئی خیر کا رستہ ، آقاؐ

میرے ہاتھوں کی لکیروں میں اُگے ہیں جنگل
میرے ہاتھوں پہ ہے زنجیر کا ہالہ ، آقاؐ

ذہن کی لوح پہ کندہ ہے کوئی حرف وصال
ڈھونڈتا رہتا ہوں قُربت کا وہ لمحہ ، آقاؐ
آپ کے درد میں سلگوں تو امَر ہو جاؤں
یاد بن جائے میری موت کا زینہ ، آقاؐ

بے ہنر ہوں ، میرے لفظوں کو کمالِ فن دے
یونہی بیکار نہ جائے مرا جینا ، آقا

اشرف جاوید

نعت شریف

اک ایسا فیض کرم چشم التفات میں ہے
نبی کا ذکر ہماری رگ حیات میں ہے
زمیں سے تا بہ فلک لامکاں سے آگے تک
کہ ذکر ساقیء کوثر کا کائنات میں ہے
طلب کریں نہ کریں سب کو ہیں عطا کرتے
عطا و جود وکرم آپ کی صفات میں ہے
گزر گیا جو حبیب خدا کی چوکھٹ پر
وہ ایک لمحہ معظم مری حیات میں ہے
مرے قلم نے یہ اشفاق اعتراف کیا
سرور و کیف عجب مصطفیٰ کی نعت میں ہے

اشفاق احمد غوری

نعت شریف

کاش میں شہر پیمبر میں ہی پیدا ہوتا
ایسی اوقات کہاں تھی کہ میں ایسا ہوتا
کہیں سرکار کے کوچے میں ہی رہتا ہوتا
ہر گھڑی گنبد خضراء کو ہی تکتا رہتا
ذرہ ہو کے بھی مدینے میں ستارے چنتا
میرے افکار میں بھی آپ کا جلوہ ہوتا
مجھ کو اجداد نے بخشی ہے محبت ان کی
ورنہ ایسا میں کہاں تھا کبھی ایسا ہوتا
پیر و مرشد نے بہت میری مدد فرمائی
میں بھلا کیا تھا کہ جنت کو یوں دیکھا ہوتا
نعت حضرت نے ہی اصغر کو دیا سوز دروں
ورنہ کچھ بھی نہ میں ہوتا سگ دنیا ہوتا

محمد اصغر نوید
مکہ مکرمہ

نعت شریف

یہ مرحلہ ہے طلب کا نصیب کا نہیں ہے
وگرنہ کس پہ درِ مصطفیٰ کھلا نہیں ہے

نظر سے دل کی مسافت پہ ہے مدینہ مجھے
کسی بھی دشت نوردی کا فائدہ نہیں ہے

اب اس سے بڑھ کر ہو تبلیغ کیا محبت کی
ترے عدو کو بھی تجھ سے کوئی گلہ نہیں ہے

یہ راز صرف ثنا خوان جانتے ہیں ترے
سخن کو ہے تری توصیف کو فنا نہیں ہے

ابھی وہ بابِ کرم مجھ پہ وا ہوا ہی تھا
میں یہ بھی بھول گیا مرے پاس کیا نہیں ہے

ترے سبب سے مرے رابطے میں رہتی ہے
وہ ایک رات مرا جس سے سامنا نہیں ہے

اظہر فراغ

نعت شریف

مجھے تیری ہی دھن، تیرا ہی در ہے
اگرچہ راہ میں ظلمت ہے زر ہے
میں تیری نعت کیسے لکھ سکوں گا
بشر ہوں اور اک حد بشر ہے
میں نغمہ گر ہوں جان و دل سے تیرا
تیری چاہت ہی مجھ کو معتبر ہے
ہر اک پل راہ نما کر راہ نمائی
یہ رستہ زندگی کا پر خطر ہے
گدائے کوچہء اسم محمد ﷺ
تری باتوں میں شاہوں سا اثر ہے
یہ مصرعے کھل اٹھے تپتی زمیں پر
درود پاک پڑھنے کا ثمر ہے
مجھے اعجاز منزل مل گئی ہے
کہیں پر ہوں مدینے پر نظر ہے

اعجاز رضوی

لاہور

نعت شریف

مرے ہر حرف کو ، میرے نبی کی نعت کر دے
مجھے بھی نعت گو، میرے نبی کی نعت کر دے
خدایا! بخش دے ایسی زباں میرے دہن کو
مری ہر بات جو، میرے نبی کی نعت کرے
میں اس کے پیچھے پیچھے حوض کوثر تک چلوں گا
خدایا! پیش رو، میرے نبی کی نعت کر دے
مرے اندر کوئی ان سے محبت کر رہا ہے
مرے اندر کی لو، میرے نبی کی نعت کر دے
بگڑ جائے اگر تقدیر تو اس کا سنورنا
کسی سے ہو نہ ہو، میرے نبی کی نعت کر دے
سفر آسان کرتی ہے عبادت، آخرت کا
مگر جو صاحبو! میرے نبی کی نعت کر دے
خدا کی حمد لکھنا چاہتا ہوں مدتوں سے
مجھے حقدار تو، میرے نبی کی نعت کر دے
وہاں ممکن نہیں ہوتا ٹھکانہ ظلمتوں کا
کنور جس دل میں ضو، میرے نبی کی نعت کر دے

اعجاز کنور راجہ

نعت شریف

دل کی دیوار پہ اک نقش بنایا ہوا ہے
نقش کو اسم محمد ﷺ سے سجایا ہوا ہے

وہ مدینے میں جو دو باغ ہیں جنت والے
ان کی خوشبو سے دل و جاں کو بسایا ہوا ہے

اک مدینہ تو وہ ہے جس میں ہیں آئے ہوئے ہم
اک مدینہ ہے جو قرآن میں آیا ہوا ہے

میں مدینے میں مسافر نہیں کہتا خود کو
ایک نسبت نے یہ احساس دلایا ہوا ہے

اب مدینے میں نہیں تھکتی ہے گریہ کرتے
دل نے آنکھوں کو عجیب رہ پہ لگایا ہوا ہے

افتخار عارف
راولپنڈی

نعت شریف

پیشِ نگاہ شہرِ مدینہ ہے اور بس
بڑھ کر نہ اس سے کوئی تمنا ہے اور بس
دل کو کسی سفر کی بھی حاجت نہیں رہی
عزمِ سفر کو اک رہِ طیبہ ہے اور بس
دنیا کے سب اندھیروں کو شہ مات ہو گئی
غالب ہمارے دیں کا اجالا ہے اور بس
میں ہوں تری گلی کا گدا رحمتِ تمام
ہاتھوں میں تیرے نام کا کاسہ ہے اور بس
پہلے تو جس طرح سے گزری گزر گئی
میرا تمہارا ہاتھ میں فردا ہے اور بس
دھندلا گئے ہیں دنیا کے منظر جو تھے تمام
پیشِ نظر وہ روئے دلآرا ہے اور بس
جز ان کے کون ہے کہ جسے اپنا جانئے
دل ہے کہ ان کا والا و شیدا ہے اور بس
کافی یہی ہے توشۂ عقبیٰ مرے لیے
دامن میں ایک آپ ﷺ کا اسوہ ہے اور بس
میرے نبی ﷺ کا ذکر ورا لامکاں سے
دنیا تو انجم اوجِ ثریا ہے اور بس

محمد افضال انجم
لاہور

نعت شریف

مہ و انجم کے منظر سے نہ پس منظر سے ملتا ہے
اجالا نورِ وحدت کا نبیؐ کے گھر سے ملتا ہے
چراغ بزمِ اِ لاّ اللہ سے یہ راز ہے روشن
اندھیروں کا اجالا شاہِ بحر و بر سے ملتا ہے
وہ شہرِ علم و حکمت بھی کُن کے رازداں بھی ہیں
لطافت کا جہاں الطافِ پیغمبر سے ملتا ہے
سرابوں میں جو موجوں کے شناور مرنے لگتے ہیں
مداوا تشنگی کا ساقیء کوثر سے ملتا ہے
امام الانبیاء کے فیض بے حد کا ہے کیا کہنا
مقام سرفرازی آپ کے منبر سے ملتا ہے
خدا کو جنگلوں ، بیلوں میں جا کر ڈھونڈھنے والو
نبیؐ کے در پہ دستک دو، خدا اس در سے ملتا ہے
بڑی زحمت میں ہے اکرم سحر اے رحمت عالم
کہ منظر شہر کا اب حلقہء محشر سے ملتا ہے

اکرم سحر فارانی
کامونکی

نعت شریف

جہاں ہر گام رحمت ہے
وہ رستہ ان کی سنت ہے
وہ ان کا آخری خطبہ
ابد تک جس کی وسعت ہے
نبی کے شہر کی صورت
زمیں پر ایک جنت ہے
ہم ان کے بھی ہیں دیوانے
نبی سے جن کو الفت ہے
ہے شیوہ درگزر ان کا
معافی ان ؐ کی عادت ہے
مرے آقاؐ کی دنیا میں
محبت ہی محبت ہے
الگ ہے مرتبہ ان کا
جدا شان رسالت ہے
لپٹ جاتا ہے دشمن بھی
عجب دامان رحمت ہے
ہر اک شے بانٹ کر اٹھنا
ترا طرز سخاوت ہے
وہی دربار ہے ایسا
جہاں سب کو اجازت ہے
گزر جائے تو طیبہ میں
وہی لمحہ غنیمت ہے
جو ان کی یاد میں دھڑکے
وہ دل تمثال جنت ہے
نہ دل میں اور کچھ رکھئے
اگر ان سے محبت ہے
مرے آقا کرم کیجئے
بہت مشکل میں امت ہے

امجد اسلام امجد

نعت شریف

صد شکر مجھے رب نے مسلمان بنایا
پھر یہ کہ محمدؐ کا ثناء خوان بنایا

آدم سے شرف آدمی ہونے کا ملا ہے
پر آپ نے آ کر ہمیں انسان بنایا

اے کاش میں حق اِس کا ادا بھی کبھی کر پاؤں
جس اوجِ شرف کو مِری پہچان بنایا

فرمایا، مرے نقشِ قدم دیکھتے آؤ
پُر پیچ تھا رستا جسے آسان بنایا

ہو گی مِرے دل میں کہیں جنت کی تڑپ بھی
فی الحال مدینے کو ہے ارمان بنایا

اِک گھر کے تقدس کی بقا کے لیے انجم
اللہ نے اِک گھر کو نگہبان بنایا

انجم خلیق
اسلام آباد

نعت شریف

خدا کے نور کا مظہر ترا اجالا ہے
خدا کے بعد بڑی تیری ذات والا ہے
صدائیں اور سبھی معرضِ غروب میں ہیں
جہاں میں تا بہ ابد تیرا بول بالا ہے
نجات صرف تری پیروی میں ہے مضمر
زمانے بھر کو یہ ادراک ہونے والا ہے
مجھے نہیں ہے کسی گمرہی کا اندیشہ
ترا چراغِ ہدایت مرا حوالہ ہے
سکھی وہ ہے جو اطاعت گزار ہے تیرا
دُکھی وہ ہے ترا حکم جس نے ٹالا ہے
کچل گئی ہے نئی روشنی تو روحوں کو
دلوں کو دانشِ حاضر نے مار ڈالا ہے
فروغِ جاں بھی وہاں ہے، فراغ خاطر بھی
جہاں جہاں بھی تری روشنی کا ہالہ ہے
مجھے نصیب ہے سوز و سرور کا عالم
کہ تیرا ذکر ہے اور آنسوؤں کی مالا ہے

انور مسعود

نعت شریف

مرا لکھا ہر اک مصرع قرینہ نعت کا ہے
محبت کا ہے مضموں یہ مہینہ نعت کا ہے

اجالا کر گئی اس میں محمد ﷺ کی محبت
یہ نور و نور مسکن، میرا سینہ نعت کا ہے

یہاں الفاظ اشکوں کی چمک میں چل رہے ہیں
یہ میری آنکھ کی پتلی نگینہ نعت کا ہے

ذرا ٹھہرا ہے درد بیکراں کے پانیوں میں
چلا تو چل پڑے گا یہ سفینہ نعت کا ہے

میں مالا مال ہوں یاد نبی کے موتیوں سے
یہ آنسو اور یہ آہیں خزینہ نعت کا ہے

مجھے اپنے تخلص سے توقع ہے زیادہ
یہ لفظ استفادہ ایک زینہ نعت کا ہے

جسے ثاقب محمد ﷺ کی ثنا میں لطف آئے
مرے دل میں بسے آکر مدینہ نعت کا ہے

آصف ثاقب

نعت شریف

سینے سے نکلتی ہوئی جاں دیکھ رہا ہوں
میں گنبد خضرا کو کہاں دیکھ رہا ہوں
افلاک سے اترے ہوئے ہیں چاند ستارے
دھرتی پہ کوئی اور جہاں دیکھ رہا ہوں
میں خاک مدینہ کو نگاہوں میں بسا کر
سرکار ﷺ کے قدموں کے نشاں دیکھ رہا ہوں
صدیوں کا سفر، جیسے سمٹ آیا ہو پل میں
اس رنگ میں رفتارِ زماں دیکھ رہا ہوں
یثرب کی سیاہی سے مدینے کی ضیاء تک
ایک نور کے دریا کو رواں دیکھ رہا ہوں
تلوار لیے آئے، گئے، سر کو جھکائے
اک ایسی محبت کی زباں دیکھ رہا ہوں
فرقت میں پیمبر ﷺ کی ہوا گریہ کناں جو
اس نخل فسردہ کا نشاں دیکھ رہا ہوں
کیا کچھ سمٹ آیا ہے مدینے کی فضا میں
اک گوشے میں یوں سارا جہاں دیکھ رہا ہوں
پلٹا ہوں جو دنیا کی طرف کوئے نبی ﷺ سے
ہے مجھ کو یقیں شہر گماں دیکھ رہا ہوں

محمد آصف مرزا

نعت شریف

جئے عشق محمدؐ میں اسی پر جن کے دم نکلے
یہاں بھی محترم ٹھہرے وہاں بھی محترم نکلے

صراطِ مستقیم ایسی کہاں آسان تھی پہلے
محمد مصطفیٰؐ آئے تو اس کے پیچ و خم نکلے

زمینِ نعت پر تھے خیمہ زن حسان و بوصیری
وہیں ہم بھی درود و نعت لے کر علم نکلے

میں سمجھا میں ہی تنہا رو رہا تھا نعت پڑھ پڑھ کر
جو دیکھا حاضرینِ بزم کے دامن بھی نم نکلے

میں جان و مال بھی طیبہ میں لٹا دوں تب بھی سمجھوں گا
''بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے''

وہ سمجھو جنتِ فردوس کی منزل پہ جا نکلا
بہ قدرِ شوق راہِ نعت پر جس کے قدم نکلے

سنو یہ نعت ہے دل کے قلم سے لکھی جاتی ہے
یہاں مضطر کہاں تم ہاتھ میں لے کر قلم نکلے

آفتاب مضطر
کراچی

نعت شریف

نجم و شمس و قمر سے آگے بھی
اک سفر ہے سفر سے آگے بھی
آپ کا سنگ در ہی دیکھا ہے
آپ کے سنگ در سے آگے بھی
ہر طرف ہے حضور کی رحمت
ہر طرف بحر و بر سے آگے بھی
عرض یہ ہے کہ آپ تو آقاؐ
جانتے ہیں خبر سے آگے
شوقِ پرواز لے کے جاتا ہے
قدرتِ بال و پر سے آگے بھی
سدرۃ المنتہٰی تو کچھ بھی نہیں
نور احمدؐ اُدھر سے آگے بھی
وصف نعت رسولؐ ہے باقی
شاعری کے ہنر سے آگے بھی

باقی احمد پوری

نعت شریف

ان کی رحمت کے جلوے دکھائی دیئے میں مدینے میں ہوں
جل رہے ہیں پلک پر دیئے سے دیئے میں مدینے میں ہوں

زندگی ان کی چوکھٹ سے لپٹی ہوئی سانس جھاڑو لگاتی ہوئی فرش پر
دل مصلےٰ بنا ذہن سجدہ خوا، آنکھ کہتی ہے میں اک نگینے میں ہوں

رات بھر ماتھا سجدے میں رویا کیا، درد اٹھتا رہا حشر سویا کیا
یہ جو صف تھی میری ہمنشیں میں سمائی اسی صف کے سینے میں ہوں

سبز گنبد کی چھاؤں نے سر ڈھک دیا، باب جبریل سے آئی ٹھنڈی ہوا
کوئی شوریدہ سر خوف آئے تو کیوں میں سفینے میں ہوں میں مدینے میں ہوں

بشریٰ رحمٰن
لاہور

نعت شریف

زمانے کی جبیں پر جب بھی گمراہی کا بل آیا
فراز عرش سے نور ہدایت کا کنول آیا
بجھی قرنوں کی آگ اور قصر کسریٰ میں خلل آیا
وہ ﷺ آیا اور اس محفل میں کیسا برمحل آیا
زمیں پر نوریان آسماں پرواز ، گاتے تھے
زہے حسنِ اتم آیا، خجے نور ازل آیا
ہزاروں مردہ شمعیں جی اٹھیں اعجاز سے اس کے
نبوت کا سہیل آیا، رسالت کا کنول آیا
خدائے کن فکاں کی شان رحمانی ذرا دیکھو
ہوئی جب انتہائے تیرگی، سورج نکل آیا
اِدھر بے برگ شاخوں کی تہی بانہوں پہ بور آیا
اُدھر جھپکی پلک اور ان پہ بے اندازہ پھل آیا
زمیں کی ناف ٹلنے کی نہیں اب روز محشر تک
حکیم وقت نسخہ لے کے ایسا برمحل آیا
زبانیں حشر تک قاصر ہیں، اس کے شکر سے تحسیں
کہ ہم پر رحمتِ دارین کا سورج نکل آیا

ڈاکٹر تحسین فراقی

نعت شریف

پیکرِ جُود و کرم سارے زمانے کیلئے
مصطفٰی ﷺ آئے ہیں، اللہ سے ملانے کیلئے

کافروں کے سبھی دستور مٹانے کیلئے
راہِ اسلام کی جانب اُنہیں لانے کیلئے

ذرّہ ذرّہ تری آمد پہ چمک اٹھتا ہے
تیرے عُشّاق ہیں میلاد منانے کیلئے

جب بھی آتا ہے تصوّر میں جمالِ مدنی ﷺ
رقص کرتی ہے زباں اُن کے ترانے کیلئے

اے حلیمہؓ! تری عظمت کو سلامی دینے
خود حضور ﷺ اٹھتے ہیں کملی کو بچھانے کیلئے

یاد پھر آئے مجھے طیبہ کے دلکش منظر
آنکھیں بے تاب ہیں کچھ اشک بہانے کیلئے

رب نے محبُوب کو بخشا ہے مقامِ محمُود
وعدہءِ بخشِشِ اُمّت کو نبھانے کیلئے

گرمیِ آتشِ دوزخ سے مجھے کیا مطلب
شافعِ حشر ﷺ ہیں دوزخ سے بچانے کیلئے

فوجِ شبیرؓ کے ہر ایک سپاہی نے کہا
جاں لٹاتا ہوں مُحمّد ﷺ کے گھرانے کیلئے

گونج اٹھتی ہے فضا کلمہءِ حَق سے مومن
ہر گھڑی یادِ خدا تجھ کو دِلانے کیلئے

کیوں نہ توقیؔر ترے سوئے مقدّر جاگیں
قبر میں آئیں گے وہ جلوہ دکھانے کیلئے

سیّد توقیر بخاری

نعت شریف

آئے جو مصطفےٰ تو سویرا عطا ہوا
تھا جو محیط جاں وہ اندھیرا فنا ہوا
آنے سے ان کے دل جو کرم آشنا ہوا
آسان راہ شوق کا ہر مرحلہ ہوا
یہ کون آ گیا کہ کنارا عطا ہوا
ورنہ تھا مدتوں سے سفینہ گھرا ہوا
انسانیت کو جس نے دکھائی رہ نجات
افسانہء حیات کی جو ابتدا ہوا
پیغام صد بہار ہے وہ جان گلستاں
جو نکہت شمیم، جو موج صبا ہوا
گم گشتہ راستوں پر جلائے چراغ حق
بھٹکے مسافروں کے لئے رہنما ہوا
نعت رسول لکھ کے حیا شاد ہے کہ اب
اظہار بندگی ہوا اور برملا ہوا

ثریا حیاء

نعت شریف

بہت حیران ہو ہو کر زمانہ دیکھتا ہے
محمد ﷺ سے محبت کا یہ کیسا سلسلہ ہے

کسی مجہول محور کے طواف اندر نہیں دل
خدا جو مصطفیٰ کا ہے وہی اپنا خدا ہے

خدائے دو جہاں کے بعد کس کی بادشاہی
سر کون و مکاں بس اسم احمد ﷺ گونجتا ہے

طلب کرتے ہیں اس چشم کرم سے نور رحمت
کہ اپنا چاند تارا ان دنوں گہنا رہا ہے

تمیز خیر و شر کیسے مٹاؤ گے دلوں سے
کہ وہ آئینہ سیرت ہمارا رہنما ہے

ہم اس کوچے سے نسبت کی خوشی کیسے سنبھالیں
ہمارا نام اس کے خار و خس میں آ گیا ہے

جلیل عالی
راولپنڈی

نعت شریف

بہار ہو کہ خزاں ہو، چلو مدینے چلیں
درود وردِ زباں ہو، چلو مدینے چلیں

نگاہ گنبد خضریٰ سے یوں لپٹ جائے
کہ دل میں سبز نشاں ہو، چلو مدینے چلیں

جھکا رہے در حضرت پہ میرا سر شب و روز
زباں سے کچھ نہ بیاں ہو، چلو مدینے چلیں

سزا کا خوف نہ لالچ کوئی جزا کا رہے
نہ فکر سود و زیاں ہو، چلو مدینے چلیں

بس ایک دھن ہو کہ دیدار ان کا ہو جائے
بس ایک راز نہاں ہو، چلو مدینے چلیں

سجی ہیں پلکوں پہ تاروں کی جھالریں جمشید
درود وردِ زباں ہو، چلو مدینے چلیں

جمشید چشتی
لاہور

نعت شریف

اعجاز کرم، لطف نظر دیکھ رہے ہیں
گھر بیٹھے ہی سرکار کا گھر دیکھ رہے ہیں
اب کون بھلا ان کے سوا جاذبِ دل ہو
سب لوگ جدھر وہ ہیں، ادھر دیکھ رہے ہیں
سرکار ہوئے،'' مسند قوسین ''پہ فائز
جبریل امیں راہ گزر دیکھ رہے ہیں
کیا غار حرا، صحن حرم، گنبد خضریٰ
سرکار کے جلوے ہیں جدھر دیکھ رہے ہیں
کب دیکھئے ہوتا ہے زیارت کا اشارہ
طیبہ کی طرف شام و سحر دیکھ رہے ہیں
ادراک میں رفعت نہ سمائے گی نبی کی
حیرت میں گڑے اہل نظر دیکھ رہے ہیں
فیضان ہے جمشید، شہنشاہ امم کا
اللہ کا گھر، آپؐ کا در دیکھ رہے ہیں

جمشید کمبوہ
پاکپتن شریف

نعت شریف

اپنی تقدیر پر وہ ناز کرے
جو بھی مدح شہؐ حجاز کرے

نیک و بد میں نہ امتیاز کرے
سب پہ بابِ عطا وہ باز کرے

سر کا جھکنا نبیؐ کی چوکھٹ پر
دونوں عالم میں سرفراز کرے

رنج و آلام سے رہا مجھ کو
اُن کا لطف گدا نواز کرے

میرے سرکارؐ کا خیال جنید
کیف آور مری نماز کرے

جنید نسیم سیٹھی

نعت شریف

ان کے ہر طرزِ عمل میں زندگی موجود ہے
اسوہء حسنہ میں گویا زندگی موجود ہے
چاند کو دو نیم کرنا یاد ہے اب تک ہمیں
دم قدم سے ان کے اب تک چاندنی موجود ہے
رفعت کردار کی جانب کوئی دیکھے اگر
رہبری میں احترام آدمی موجود ہے
نور اول باعثِ آرائش خلد بریں
سرورق پر آج بھی وہ برتری موجود ہے
ہم مساوات محمدﷺ کے رہے قائل مگر
کس لئے غیروں کی ہم پر سروری موجود ہے
دین حق پھیلا دیا آقاؐ نے دنیا میں حسن
ان کے کردار و عمل کی سادگی موجود ہے

حسن عسکری کاظمی

نعت شریف

نہ میکدہ ، نہ صراحی ، نہ جام ٹھہرے گا
قرارِ جاں مرے ساقیؐ کا نام ٹھہرے گا

جو دل اٹھائے گا رنجِ فراق شاہؐ اُمم
نگاہِ عشق میں عالی مقام ٹھہرے گا

دکھائی دے گا تصور میں جب وہ روئے منیر
کہاں نگاہ میں ماہ تمام ٹھہرے گا

زمانے بھر کے ستائے ہوئے دلوں کے لئے
نبیؐ کا نام نشاطِ دوام ٹھہرے گا
چلا ہے ارض حرم سے جو کاروانِ بہار
ریاض جاں میں بصد احتشام ٹھہرے گا

لبوں پہ آئے گا احسن جو ذکر پاکِ رسولؐ
تو حرف حرف درود و سلام ٹھہرے گا

حفیظ الرحمٰن احسن

نعت شریف

دونوں عالم کی یہ زینت ہے دیارِ مصطفےٰ
دونوں عالم کی حقیقت ہے دیارِ مصطفےٰ

رحمت اللعالمیں بھیجا بنا کر آپ ﷺ کو
رب اکبر کی عنایت ہے دیارِ مصطفےٰ

آپ ﷺ سے ہی ہم کو یہ ایمان کی دولت ملی
منبع نورِ ہدایت ہے دیارِ مصطفےٰ

آپ ﷺ کی نسبت سے قائم ہے بہار زندگی!
باعث تسکین و راحت ہے دیارِ مصطفےٰ

خالق ہر دو جہاں تک پہنچنے کا راستہ
مرکز عشق و محبت ہے دیارِ مصطفےٰ

مستفیض اس در سے ہوتے ہیں سبھی جن و بشر
منبع بحر سخاوت ہے دیارِ مصطفےٰ

حکیم خان حکیم
اٹک

نعت شریف

حبس نکلے دلِ مضطر سے ، وبائیں جائیں
کھڑکیاں کھول ، مدینے کی ہوائیں آئیں
ابرِ رحمت کی طرح ان پہ جوانی آئے
لوریاں جن کو درودوں کی سنائیں مائیں
ملک الموت بھی حاضر ہوں تو ان سے کہہ دوں
محفلِ ذکرِ نبیؐ سے نہ اُٹھائیں ، جائیں
سب کے ہم راہ پڑھیں صلِ علیٰ صلِ علیٰ
وہ ملائک بھی جو شانوں پہ ہیں دائیں بائیں
آج ہو جائے شرابور ہماری محفل
حُبِّ محبوبِ خدا کی وہ گھٹائیں چھائیں
اس طرح نعت سرائی ہو سرِ بزمِ سخن
نغمہء عشقِ محمدؐ یہ فضائیں گائیں
دعویء عشقِ نبیؐ ہو گا عمل سے ثابت
اُس عدالت کو نہ بے روح ثنائیں بھائیں

حمیدہ شاہین

نعت شریف

زمیں درود پڑھے، آسماں درود پڑھے
جب ان کا ذکر چھڑے کل جہاں درود پڑھے
یہاں میں نام لوں ان کا تو ایسا لگتا ہے
کہ جیسے کوئی فرشتہ وہاں درود پڑھے
جب ان کے شہر میں سورج سلام کرنے جائے
شجر، گلاب،صبا،گلستاں درود پڑھے
نبی کے روضے پہ دل خود کو بھول جاتا ہے
کہاں سلام کرے اور کہاں درود پڑھے
حرم کے صحن میں آنکھوں کو بند کرتی ہوں
تو ایسا لگتا ہے اک مہرباں درود پڑھے
غمِ حیات سے بوجھل ہو دل اگر راحت
قرار ملتا ہے اس کو جہاں درود پڑھے

حمیرا راحت

نعت شریف

مجھے اپنی شفاعت کی نوید اسؐ سے ملی ہے
محبت کہ تھی حصے میں مزید اسؐ سے ملی ہے

عجیب اک ربط میرے اور اسؐ کے درمیاں ہے
مجھے میرے درودوں کی رسید اسؐ سے ملی ہے

جہانِ کینہ پرور کی شقاوت ایک جانب
اسی نسبت سے رحمت بھی شدید اسؐ سے ملی ہے

سجھائی کچھ نہیں دیتا ہے چشم کم نظر کو
مگر اس پار لگنے کی امید اُسؐ سے ملی ہے

سلگتے ریگزاروں ، جلتے انگاروں سے یاسؔر
پیادہ پار گزرنے کی کلید اسؐ سے ملی ہے

خالد اقبال یاسر

نعت شریف

کس بلندی پہ مقدر کا ستارہ ہو گا
ان کی جانب سے جو آنے کا اشارہ ہو گا

ان سے نسبت ہے مجھ پہ کوئی آنچ آئے
میرے آقا کو بھلا کیسے گوارا ہو گا

کیف میں جھوم گئی ہو گی حلیمہ دائی
ایک بچے نے جو ماں کہہ کے پکارا ہو گا

ہم سے مت پھیریے آقا رخ انور اپنا
آپ روٹھے تو بھلا کون ہمارا ہو گا

جب مجھے ہانک کے لے جائیں گے دوزخ کی طرف
اے شفیع! تیری شفاعت کا سہارا ہو گا

ڈاکٹر خالد الیاس
لاہور

نعت شریف

تنہائیوں میں جب بھی پڑھوں نعت مصطفےٰ
بخشے مجھے عجیب سکوں نعت مصطفےٰ

آنکھوں میں آنسوؤں کے سمندر اُبل پڑیں
قرطاس دل پہ جب بھی لکھوں نعت مصطفےٰ

عصیان زدہ ہوں ،دل میں تمنا ہے ہر گھڑی
پڑھتے ہوئے میں کاش مروں نعت مصطفےٰ

ہر وقت اُن کی یاد کے روشن دیے رہیں
بھیجا کروں درود ،کہوں نعت مصطفےٰ
اپنے نبیؐ کے نام کی مالا جپا کروں
سب کچھ بھلا کے کہتا رہوں نعت مصطفےٰ

اے کاش زندگی کو وہ لمحہ بھی نصیب
روضے پہ جا کے جب میں پڑھوں نعت مصطفےٰ

خالد شفیق

نعت شریف

اک منظر خوش رنگ ہے یوں دیدہء تر میں
رہتا ہے اجالا ہی اجالا مرے گھر میں
میں سوچ بھی لوں اسم محمد ﷺ تو مرے گرد
اک ہالہء انوارِ مسلسل ہو سفر میں
تنہائی میں بھی دیتا ہے احساس رفاقت
اک سایہء مانوس خیالوں کے نگر میں
کیوں ان سے نہ مسموم ہوائیں ہوں گریزاں
جو پھول ہیں طیبہ کی فضاؤں کے اثر میں
گر حرف کا کشکول عقیدت سے ہو خالی
تاثیر کہاں آئے گی افکار و ہنر میں
جھرنے کی طرح کیوں نہ ہو یہ دیدہء نمناک
رحمت کی گھٹائیں ہیں نمایاں مرے گھر میں
دل ڈھونڈتا ہے خواب میں پھر گنبد خضراء
مینار نظر آئیں جو محراب سحر میں

ڈاکٹر خالد عباس الاسدی

مدینہ منورہ

نعت شریف

کیوں نہ ہو میرا شبستانِ مقدر روشن
لکھنے بیٹھا ہوں میں توصیف شہنشاہ زمن

وہ شہنشاہؐ جہاں جس کے تبسم پہ نثار
لالہ و گل کی مہک ،سنبل و سوسن کی پھبن

مخزن علم و خبر ،منبع عرفان و شعور
مھزن فہم و فن ، معدن اوصافِ حسن

مستند ہے فصحا کے لئے ہر قول اس کا
گفتگو جس کی حکم جس کا سخن مستحسن
دشمنوں پر بھی سحاب کرم اس کا بر سے
اس کی رحمت ہے گنہگار پہ بھی سایہ فگن

کر گئی ظلمت دنیا میں اجالا خالد
اس کے خورشید جہانتاب کی ایک ایک کرن

خالد علیم

نعت شریف

یہ مری حد سفر ہو جیسے
روبرو آپ کا در ہو جیسے

میں زمیں پر دماغ عرش پہ ہے
ان کی دہلیز پہ سر ہو جیسے

جگمگاتا ہے کچھ اس طرح شعور
آپ کی راہ گزر ہو جیسے

ان کی نعلین کے ذرے خورشید
کہکشاں گرد سفر ہو جیسے

یوں سر راہ لگی ہیں آنکھیں
ان کے آنے کی خبر ہو جیسے

کیف افروز ہے یوں شغل درود
رات طیبہ میں بسر ہو جیسے

یوں ہر اک شے کی حقیقت ہیں حضور
آنکھ میں نور نظر ہو جیسے

ان کی دن رات زیارت کرنا
یوں ہے معراج بشر ہو جیسے

اس طرح یاد نبی کی آئی
کوئی پر نور سحر ہو جیسے

نعت یوں وجہ سکوں ہے خالد
نعت ہی زاد سفر ہو جیسے

خالد محمود نقشبندی
کراچی

نعت شریف

جب ہو رہی تھی بارش انوار خواب میں
میں لکھ رہا تھا مدحت سرکار ﷺ خواب میں

ان کے درود پاک کی برکت ہے بے حساب
کھلتے ہیں مجھ پہ خواب کے اسرار خواب میں

دیکھوں میں ان کا روضۂ اقدس کی جالیاں
ہو جائے مجھ کو آپ ﷺ کا دیدار خواب میں

شاید کہ میں بھی دیکھوں کھجوروں کی سر زمیں
دیکھا ہے میں نے سایۂ اشجار خواب میں

مل جائے گی مجھے بھی غم ہجر سے نجات
سن لیں اگر وہ حال دل زار خواب میں

یہ اختتام موسم ہجراں کی ہے نوید
دیکھے ہیں میں نے صبح کے آثار خواب میں

خورشید لب پہ ہوتا ہے صل علیٰ کا ورد
ہوتا ہوں جب بھی نیند سے بیدار خواب میں

خورشید بیگ میلسوی
میلسی

نعت شریف

پادشاہاً! ترے دروازے پہ آیا ہے فقیر
چند آنسو ہیں کہ سوغات میں لایا ہے فقیر
دیکھی دیکھی ہوئی لگتی ہے مدینے کی فضا
اس سے پہلے بھی یہاں خواب میں آیا ہے فقیر
اہل منصب کو نہیں بار یہاں پر لیکن
میرے سلطان کو بھایا ہے تو بھایا ہے فقیر
اب کوئی تازہ جہاں خود اسے ارزانی کرے
کہ جہانِ دگراں سے نکل آیا ہے فقیر
اُس کو اک خواب کی خیرات عطا ہو جائے
کہ جسے دید کی خواہش نے بنایا ہے فقیر
اک نگہ جب سے عنائت کی ہوئی ہے اس پر
اک زمانے کی نگاہوں میں سمایا ہے فقیر

ڈاکٹر خورشید رضوی

نعت شریف

زمین و آسماں جب کفر کے زیرِنگیں آئے
تو سرکار دو عالم رحمۃ اللعالمیں آئے

جمال مصطفےٰ نے وقت کا نقشہ بدل ڈالا
گھنیری ظلمتوں میں بن کے وہ ماہِ مبیں آئے

جہاں میں چار جانب گھور اندھیاروں کی یورش تھی
پہن کر نور کا ہالہ وہ نور اولیں آئے

وہ جب انسان کو قعر مزلت میں گرا پایا
تو اس کی رہبری کو رہبر دنیا و دیں آئے

وہ جن کی ذات پہ قرآن عرفاں کی وحی اتری
وہ جن کی رہبری کو خاص جبرئیل امیں آئے

جہاں پہ دین کی تکمیل کی اس ذات باری نے
وہیں ختم نبوت بن کے ختم المرسلیں آئے

صدائے حرف قرآں کن فکاں کے ساز پر ابھری
ہوئی تخلیق عالم شافع دنیا و دیں آئے

درانجم عارف

نعت شریف

مرسلوں میں کوئی بھی خیرالبشرؐ ایسا نہ تھا
مرتبہ اُن سب کا اعلیٰ تھا ، مگر ایسا نہ تھا

نام جب سرکارؐ کا جپتا نہ تھا ہر صبح میں
روز ہوتی تھی سحر ، حسن سحر ایسا نہ تھا

لا مکاں کی حد سے آگے ختم ہوتا ہے سفر
سدرہ سے آگے بھی جاتا ،ہمسفر ایسا نہ تھا

جا نہ سکتا جو تلاش رزق میں طیبہ تلک
طائر تخئیل میرا خستہ پر ایسا نہ تھا

داغ انگلی کے اشارے کا ہے سینے پر عیاں
آپؐ کے اعجاز سے پہلے قمر ایسا نہ تھا

نعت کہتا ہوں تو اطمینان خاطر ہے نصیب
قبل ازیں ہر لمحہ شام و سحر ایسا نہ تھا

راجا رشید محمود
لاہور

نعت شریف

پہنچے سر افلاک یہ فریاد ضروری
اے سرور کونین ہے امداد ضروری

گر پیش حضوری میں کرے اپنی خطائیں
جی بھر کے ہے رونا دل برباد ضروری

نام اپنا بھی آجائے فقیروں میں کسی دن
ہم ایسے غلاموں کو ملے داد ضروری

میلادِ نبی ﷺ سجتا رہے گوشۂ دل میں
معبد کو سدا رکھنا ہے آباد ضروری

اس عشق میں بن مانگے ملے قلزم انوار
اس عشق میں کب تیشۂ فرہاد ضروری

ہر سلسلۂ زیست رواں ذکر نبی ﷺ سے
کرتی رہوں ہر لمحہ انہیں یاد ضروری

ہم لوگ جو بکھرے ہیں تو یہ بھول گئے ہیں
لشکر کو کہاں چاہیے تعداد ضروری

رخشندہ نوید
لاہور

نعت شریف

اے خدا پاکیزگی کر وہ عطا افکار کو
رکھ سکوں قائم میں جس سے نعت کے معیار کو
معنی و افکار کو دے لفظ مدحت کیلئے
اور پھر دے نطق بھی پیرایۂ اظہار کو
یا نبیؐ درکار ہے الطاف کا وہ سلسلہ
جو کرے آسان مجھ پر ہر رہ دشوار کو
باعث صد رشک ہے سب قدسیوں کے واسطے
حق نے بخشا ہے جو منصب آپؐ کی سرکار کو
اس طرح کر لیں قبول آقا عقید ت کو میری
جس سے مل جائے حیات جاوداں اشعار کو
آفریں کی یہ دعا ہے ہوں عطا مسلم کو آج
بازوئے حیدر جو توڑیں ظلم کی تلوار کو

رشید آفرین

نعت شریف

یہی ایمان ہے میرا یہی میرا عقیدہ ہے
نبی کا آستاں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے
مجھے شام و سحر مسرور اور مخمور رکھتا ہے
جو ہونٹوں پر مرے صبح و مسا مدحت کا نغمہ ہے
نبی کے اسوۂ احسن کو اپناؤ دل و جاں سے
وہی ہے راستہ سیدھا وہی جنت کا رستہ ہے
عمل اس پر سدا کرنا اور اس کو یاد بھی رکھنا
نبی کا پیار ہی مومن کی بخشش کا ذریعہ ہے
یہی سیکھا ہے میں نے سیرت شاہِ رسولاں سے
وہی ہے کام اچھا جس کا بھی انجام اچھا ہے
خدایا! حفظ میں رکھنا رسولِ خیر کے صدقے
کہ زد پر بجلیوں کی آج میرا آشیانہ ہے
مجھے جب موت آئے تو مدینہ پاک میں آئے
یہی حسرت ہے دل میں اور یہی دل کا فسانہ ہے
یہی پہچان ہوتی ہے مرے آقا و مولیٰ کی
شہنشہ جس کا منگتا ہے ذکی! وہ میرا آقا ہے

رفیع الدین ذکی قریشی
لاہور

نعت شریف

تری ہر بات کا قصہ چلے گا
قیامت تک یہی سکہ چلے گا

تری سیرت، تری سنت چلے گی
ترا مسلک، ترا شیوہ چلے گا

مسائل زندگی کے کہہ رہے ہیں
یہاں تو کلیہ تیرا چلے گا

زیادہ ہی سہی بیمار انساں
مگر اب بھی ترا نسخہ چلے گا

سبھی معیار ثابت ہوں گے وقتی
ہمیشہ بس ترا اسوہ چلے گا

اُجڑ جائے گی ہر اک بزم لیکن
ترے اذکار کا جلسہ چلے گا

صدائیں دے رہا منبرِ دل
یہاں تو بس ترا خطبہ چلے گا

تری نعت اور روحیؔ سا تہی فکر
تری محفل میں کیا بندہ چلے گا

روحیؔ کنجاہی

نعت شریف

کیا کیف، کیا جمال ِ دل آراء، فضا میں تھا
جنت کا در کھلا ہوا، غار حرا میں تھا
چلنے میں انؐ کے نقش قدم پر نجات ہے
آقا کا جو قدم تھا وہ راہ ہدیٰ میں تھا
رشک مہ ستارہ و خورشید ہو گیا
ہر ذرہ جو بھی خاک رہ مصطفیٰ میں تھا
دربار تھا انہی کا، جہاں میں فقط ، جہاں
کچھ فرق و امتیاز نہ شاہ و گدا میں تھا
دیکھے کوئی تصور طیبہ کی دل کشی
میں ہند میں بھی بارگہ مصطفیٰ ؐ میں تھا
تاثیر تھی کلام الٰہی کی بس، رئیس
ہر گز نہ شعر و سحر نبیؐ کی صدا میں تھا

رئیس احمد نعمانی
علی گڑھ۔ بھارت

نعت شریف

اس شہر کی جانب مرا آغاز سفر ہے
جو رب تعالیٰ کا پسندیدہ نگر ہے
میں عازم بطحا ہوں کہ ہمدوش ثریا
ہر ذرہ مری راہ کا مانند قمر ہے
طیبہ کے ببولوں کو بھی پلکوں پہ پرونا
سرکار کی ہر گام یہاں راہ گزر ہے
ہر دکھ کا مداوا ہے، ہر اک درد کا درماں
یہ ارض وسماوات کے مختار کا در ہے
کل رات دعا مانگی تھی طیبہ کے سفر کی
اور آج مدینے کا سفر پیش نظر ہے
منسوب ہوں اس رحمت عالم سے کہ جس کو
سینے میں مچلتے ہوئے جذبوں کی خبر ہے
آیا ہے بلاوا جو ریاض ان کی طرف سے
محسوس ہوا ہے مرے نالوں میں اثر ہے

ریاض احمد شیخ

نعت شریف

ذکر ہے آپؐ کی زیبائی کا
کیسا مضموں ہے دلآرائی کا
آپؐ کا حسنِ مجسم دیکھے!
حوصلہ کب ہے یہ بینائی کا
آپؐ کی آمدِ مسعود ہوئی
کیسا منظر ہے پذیرائی کا
اک نظر گنبد خضریٰ دیکھا
دل چمک اٹھا تمنائی کا
حاضری آپ کے در کی مولا!
ہے سبب دل کی توانائی کا
ان کی نسبت جو ملی ہے مجھ کو
کوئی دھڑکا نہیں رسوائی کا
آپؐ کی مدح سرائی ہے ریاض
بس وظیفہ دلِ سودائی کا

سید ریاض حسین زیدی
ساہیوال

نعت شریف

ذکر کس کا ہے زباں کو سرخرو رکھتا ہے جو
کون ہے وہ آنکھ ہر پل باوضو رکھتا ہے جو
کس کی نسبت سے ہیں پابند شریعت جسم و جاں
دھیان کس کا ہے؟ نظر کو قبلہ رو رکھتا ہے جو
پردہ پوش اک آپ کا اسم گرامی ہی تو ہے
پیش مولا عاصیوں کی آبرو رکھتا ہے جو
ڈھونڈھ لیتا ہے وہ اپنے چاہنے والوں کو جلد
اس کو مل جاتا ہے، اس کی جستجو رکھتا ہے جو
ہے عطائے شاہ کا اخلاص سائل پر مدار
بارور ہوتا ہے وہ ذوق نمو رکھتا ہے جو
کیا ساقی ہے کہ شہرہ جس کے ہے الطاف کا
سامنے اعدا کے بھی اپنا سبو رکھتا ہے جو
دل شگفتہ ہے مرا صل علی کے ورد سے
یہ وہ غنچہ ہے جناں کا رنگ و بو رکھتا ہے جو
اس کی خواہش ہی دلیل خوش نصیبی ہے ریاض
ہے بہشت انجام اس کی آرزو رکھتا ہے جو

ڈاکٹر ریاض مجید
فیصل آباد

نعت شریف

ہو کیوں نہ مرے لب پہ سدا، نام محمد ﷺ
ہر درد کی بے شک ہے دوا، نام محمد ﷺ

اک کیف مری روح و بدن پر ہوا طاری
جب میں نے عقیدت سے لیا، نام محمد ﷺ

اس نام کو رکھتا ہوں سدا دل سے لگا کر
آئے گا مرے کام سدا، نام محمد ﷺ

ہر بار نیا ذائقہ ملتا ہے لبوں کو
ہے کتنا حلاوت سے بھرا نام محمد ﷺ

خوشبو سے مہک اٹھتا ہے حرفوں کا جزیرہ
لیتا ہوں میں جب نام خدا، نام محمد ﷺ

اس قلب پہ اسرار کھلے شام و سحر کے
جس قلب پہ تحریر ہوا، نام محمد ﷺ

لاریب ہے یہ نام ندیم رہِ ہستی
ہو کیوں نہ ہر اک دل کی صدا، نام محمد ﷺ

ریاض ندیم نیازی
سبی، بلوچستان

نعت شریف

میں شاہ دوجہاں کے ہالہء شفقت میں رہتا ہوں
نبی کا نعت گو ہوں سایہء رحمت میں رہتا ہوں
مجھے چاروں طرف سے آپ کی خوشبوئیں آتی ہیں
کہ جیسے رات دن میں آپ کی خدمت میں رہتا ہوں
مدینے سے بھی دوری اب مجھے دوری نہیں لگتی
میں اس گھر میں رہ کر آپ کی قربت میں رہتا ہوں
میرے کاغذ قلم دونوں ہی جیسے جھوم اٹھتے ہیں
کہ جتنی دیر میں عرصہء مدحت میں رہتا ہوں
مجھے لگتا ہے میری نعت سنتے ہیں شہ والا
اسی اک بات پہ خوش ہوں اسی لذت میں رہتا ہوں
درود پاک کی نعمت ملی ہے مجھ کو ورثے میں
اسی نعمت کی ہر دم پھیلتی برکت میں رہتا ہوں
مرا بھی نام ہے فخری غلامان محمد ﷺ میں
میں ذرہ ہوں مگر صحراؤں کی وسعت میں رہتا ہوں

زاہد فخری

نعت شریف

شمع توحید کی سرکار جلانے آئے
یعنی ظلمات کا ہر نقش مٹانے آئے

میں نے ہونا تھا محمد ﷺ کا سو میں ہو بھی چکا
ایسے بے کار میں دنیا مجھے پانے آئے

جب بھی دھتکار کے دنیا مجھے تنہا کر دے
آپ ﷺ کی یاد مجھے دل سے لگانے آئے

نعت کہنا تھی ''کہا'' صل علیٰ سیدنا
لفظ یک دم لیے نعتوں کے خزانے آئے

آپ ﷺ ہی تو شب یلدا کے قفس سے آخر
صبح بے تاب کو آزاد کرانے آئے

کون سی خلق ہے طیبہ کو جو آتی ہو گی
ہر کوئی دل کی یہاں پیاس بجھانے آئے

کاش سو جاؤں انہیں یاد میں کرتے ہوئے شمس
اور طیبہ کی ہوا مجھ کو جگانے آئے

زاہد محمود شمس

نعت شریف

طائروں نے بھی نعت کہی ہے
موسموں نے بھی نعت کہی ہے
دل نے اگر محسوس کیا تھا
آنکھوں نے بھی نعت کہی ہے
چوم چوم کے سبز ردا کو
سانسوں نے بھی نعت کہی ہے
سارے موسم ایک ہوئے ہیں
لمحوں نے بھی نعت کہی ہے
بادل جیسی چلے ہے خوشبو
پھولوں نے بھی نعت کہی ہے
ارض و سما کی رعنائی میں
رنگوں میں بھی نعت کہی ہے
صلے علیٰ کے ورد سے ہر دم
سوچوں نے بھی نعت کہی ہے
اور لفظوں کے کھو جانے پر
جذبوں نے بھی نعت کہی ہے
رخ زبیدہ پر بہہ بہہ کے
اشکوں نے بھی نعت کہی ہے

زبیدہ حیَ

نعت شریف

کیوں نہ ہو مجھ کو بھی امیدِ شفاعت آپ سے
رحمۃً اللعالمینی کی ہے آیت آپ سے

آپ جلوہ ریز ہوں گے جب صدارت کے لیے
محفلِ نعتِ نبی ہو گی قیامت آپ سے

آپ کی خواہش تھی ہو پھر سے بپا حلف الفضول
میں نے تو سیکھی وطن کی بھی محبت آپ سے

آپ نے ہندہ سی عورت سے جو برتاؤ کیا
تا ابد روشن رہے گا لفظِ رحمت آپ سے

گولڑہ، دلّی و اجمیر و دمشق و کربلا
آلِ یاسیں کے سبب ہے میری نسبت آپ سے

کاش اُس محفل میں تب سائلؔ بھی ہوتا نغمہ گو
کعبؓ کو چادر ہوئی تھی جب عنایت آپ سے

سائلؔ نظامی
گوجرخان

نعت شریف

آپ کے لطف و کرم کی انتہا کوئی نہیں
آپ سا محسن جہاں میں دوسرا کوئی نہیں
آپ کی قربت سے ملتی ہیں خدا کی قربتیں
آپ کے دربار سے خالی گیا کوئی نہیں
یوں تو سارے انبیاء تھے ذی وقار و محترم
ان میں لیکن مجتبیٰ و مصطفیٰ کوئی نہیں
آپ کے دم سے ملا ہے دین بھی قرآن بھی
دین حق کا دوسرا تو، سلسلہ کوئی نہیں
آپ کو مانوں حکم، اور آپ پر بھیجوں درود
اور میرا کام ہی اس کے سوا کوئی نہیں
میرے سر کی آبرو ٹھہری سخی وہ نعل پاک
تاج میرے واسطے اس سے بڑا کوئی نہیں

سخی کنجاہی
کنجاہ۔ گجرات

نعت شریف

وہ جو درس دیتا تھا فرش پر
وہ جو ہم کلام تھا عرش پر
وہ جو رفعتوں کا مکین تھا
وہ جو نکہتوں کا امین تھا
وہ جو علم و فن کا کمال تھا
وہ جو سادگی کی مثال تھا
اُسے بابِ لطف و عطا کہوں
اُسے حسن حرف و صدا کہوں
اُسے نورِ ذات خدا کہوں
اُسے شان ارض و سما کہوں
وہ بشر خدا کی دلیل تھا
وہ بشر بشر کا وکیل تھا
وہ بشر خدا کا حبیب تھا
وہ بشر جو سب کے قریب تھا
وہ جمیل تھا ، وہ جمال تھا
وہ بشر کا اوجِ کمال تھا
وہی زندگی کا جواز تھا
وہی آگہی کا فراز تھا
وہی زندگی کی امید ہے
وہی مغفرت کی نوید ہے

سرفراز سید

نعت شریف

پرتو حسن پیمبر ہے مدینے کی ہوا
میری سانسوں کو میسر ہے مدینے کی ہوا
کاش وہ لمس ہو میرے بھی تخیل کا نصیب
آج تک جس سے معطر ہے مدینے کی ہوا
کیسے مہمیز خیالوں کو کئے جاتی ہے
دولت فکر سخنور ہے مدینے کی ہوا
ہر کسی کیلئے بازو ہیں کشادہ اس کے
ان کے الطاف کا مظہر ہے مدینے کی ہوا
اور حاصل ہے کسے قرب کی ایسی منزل
میرے آقا کے قریں تر ہے مدینے کی ہوا
نار دوزخ کا کوئی خوف نہیں ہے دل کو
اب مرے جسم کے اندر ہے مدینے کی ہوا
آتے جاتے ہوئے پڑھتی ہے درود اور سلام
شاہ والا کی ثناء گر مدینے کی ہوا
اس کی قسمت میں کہاں ایسی دلآویز مہک
بوئے گلزار سے بڑھکر ہے مدینے کی ہوا
صبحدم اس لئے بھیگی سی ہمیں لگتی ہے
خادم ساقیء کوثر ہے مدینے کی ہوا
تازہ دم لگتے ہیں ہر اک کو جو اشعار مرے
مرے افکار کا محور ہے مدینے کی ہوا
بزم عالم میں کہاں پر نہیں شہرہ اس کا
راحت دیدہء سرور ہے مدینے کی ہوا

سرور حسین نقشبندی

نعت شریف

ہر سمت ہے ظلمت مری سرکارؐ کرم ہو
مشکل میں ہے اُمت مری سرکارؐ کرم ہو

کب تک بھلا سہتے رہیں باطل کے مظالم
باقی نہیں ہمت مری سرکارؐ کرم ہو

اس درجہ نہ دیکھی تھی کبھی اے مرے آقاؐ
آلام کی شدت مری سرکارؐ کرم ہو

سرکارؐ ! غلاموں کو تو جینے نہیں دیتا
احساس ندامت مری سرکارؐ کرم ہو

اب تو کسی صورت بھی یہ دیکھی نہیں جاتی
حالات کی صورت مری سرکارؐ کرم ہو

کیوں میری نواؤں سے اثر ہو گیا زائل
ہو پیکر رحمت مری سرکارؐ کرم ہو

سرور مجاز

نعت شریف

اے ختم رسل ، رحمت کل ، صاحب اخلاق
ہیں زیر نگیں آپؐ کے سب انفس و آفاق

فرمائی ہے تقدیر اُمم آپؐ نے روشن
شاہد مرے دعویٰ پہ ہیں تاریخ کے اوراق

معراج کی شب عظمت انساں کی علامت
خالق بھی ہوا ان کی ملاقات کا مشتاق

دیتے ہیں حجر اُن کی صداقت کی شہادت
جھکتے چلے آتے ہیں مہ و انجم و آفاق

جس آب میں ڈالا ہے لعابِ دہن پاک
وہ آب ہوا کوثر و تسنیم کے مصداق

پڑھتے ہیں درود آپؐ پہ سب نوری و ناری
ہیں مدح سرا صبح و مسا خلقت و خلاق

ہے یاد نہ شداد ،نہ نمرود کسی کو
ہیں زندہ و رخشندہ فقط آپ کے اخلاق

تہذیب کے داعی ہیں یہاں ظالم و جابر
یاد آتے ہیں اس حال میں بس آپ کے اشفاق

وہ بدر جو چمکا تھا مضافاتِ قبا سے
تابندہ و پُر نور اُسی سے ہوئے آفاق

سعید بدر
لاہور

نعت شریف

متاعِ عشقِ نبی سے ہے یہ جہاں سر سبز
درودِ پاک سے ہیں ساری بستیاں سر سبز

وہ ذکر ایسا بہاروں بھری مہک لایا
پڑھی جو نعت، ہوئے لامکاں، مکاں سر سبز

چراغِ نعت دروں دِل کے جب جلایا گیا
یقیں مہکنے لگا، ہو گیا گماں سر سبز

سماعتوں کو ملی مدحتِ نبی سے بقا
وگرنہ صوت و صدا تھے مِرے کہاں سر سبز

چمک رہی ہے جو پیشانیِ زمین و زمن
جبینِ وقت نے پایا ہے آستاں سر سبز

ہیں رنگ خاک میں سعدؔی سبھی انہی کے طفیل
انہی کے نقشِ کفِ پا سے آسماں سر سبز

سعدیہ صفدر سعدؔی
شیخوپورہ

نعت شریف

آپ تو جانتے ہیں مرے کرب کو
آپ سے کیا چھپا ہے بھلا یا نبی
میرے احوال پر بھی نظر کیجئے
آپ کو آپ کا واسطہ یا نبی
سال ہا سال سے کاٹتی ہیں یہاں
کتنی نسلیں غلامی کی آزادیاں
یہ جو زنجیر ہے ، کیا یہ تقدیر ہے
کیا کبھی ہم بھی ہوں گے رہا یا نبی
جنگلوں کے لئے باعث عار ہیں
یہ درندے جو قوموں کے سردار ہیں
ڈھونڈتی ہے نظر، کوئی راہ مفر
کوئی رہبر کوئی رہنما یا نبی
خود کو دھوکہ دیا بس یہی خیر ہے
گرچہ واقف تھے ہم، غیر تو غیر ہے
سینکڑوں بار دنیا کے ہو کر رہے
کوئی اپنا نہیں ہو سکا یا نبی
لوگ بہرے پہاڑوں کی مانند تھے
بس ہماری صدائیں پلٹتے رہے
خود ہمارے سوا کون سنتا بھلا
تھا جو حرف ندا، یا خدا، یا نبی
روز اک حادثہ پیش آتا ہوا
سابقہ حادثوں کو بھلاتا ہوا
اور سب سے بڑی قوم کی بے حسی
سانحوں سے بڑا سانحہ یا نبی
دل بدلتے نہیں، دن بدلتے نہیں
چند قوموں کے ڈر سے نکلتے نہیں
کچھ نہیں سب کے سب، کیا عجم کیا عرب
ہیں جو گنتی میں بے انتہا یا نبی
زرد سے سرخ تک، شرق سے غرب تک
ہم فقط اک گماں، ہم فقط ایک شک
ملک در ملک غم، کتنی بھگتیں گے ہم
اپنے اعمال کی یہ سزا یا نبی
اپنے ایندھن میں دن رات جلتے ہیں ہم
بس پگھلتے ہیں اور بس پگھلتے ہیں ہم
اب تو دست طلب میں سکت بھی نہیں
جو اٹھا پائے حرف دعا یا نبی
آپ کا دین دنیا میں دائم رہے
شکر صد شکر ہم اس پہ قائم رہے
سخت مشکل تھا گو، اخگر سرخ کو یوں
کف دست میں تھامنا یا نبی
عمر بھر یوں ہی بھیجے درود آپ پر
جان قربان کر دے سعود آپ پر
یہ غلام آپ کا ، یہ سلام آپ کا
آپ کے نام صلّ علیٰ یا نبی

سعود عثمانی

نعت شریف

ایک بدو ہوں مدینے کے مضافات میں ہوں
مطمئن ہوں کہ نگہ داریٔ سادات میں ہوں
ان کے نعلین کے صدقے میں مسلمان ہوں میں
سرخرو آلِ محمد تری خیرات میں ہوں
حاضری کے لیے درخواست گزاری ہوئی ہے
ارضِ راہداری تجدید ملاقات میں ہوں
سیدھے رستے پہ بھی پاؤں نہیں جمتے میرے
کشتۂ ظلم ہوں، بے مہریٔ حالات میں ہوں
التجا ہے کہ تمنا مری پوری ہو جائے
کوچۂ ہجر میں ہوں، قریہ حاجات میں ہوں
سنتا رہتا ہوں میں باتیں تری اقوال ترے
روز و شب، مکے مدینے کی زیارات میں ہوں
پھرتا رہتا ہوں، ترے شہر کے اطراف میں مَیں
اک حفاظت میں اطاعت کے محلات میں ہوں
سایۂ گنبد خضرا میں پڑا رہتا ہوں
خاک طیبہ پہ ہوں، جنت ترے باغات میں ہوں
ان سے فوراً ہی تعلق مرا جڑ جاتا ہے
باوجود اس کے میں محدود ہوں، اوقات میں ہوں
تیرے موسم کی عنایات میسر ہیں مجھے
اے مرے ابر مجسم! تری برسات میں ہوں

محمد سلیم طاہر
لاہور

نعت شریف

ذکر ان کا مری سانسوں میں رواں ہے تب سے
آب و گل سے مری تخلیق ہوئی ہے جب سے
گنبد سبز کے جلوے کبھی دیکھوں میں بھی
میں کہ بیٹھا ہوں یہاں آس لگائے کب سے
مانگنے والوں نے اُس در سے نہ کیا کیا مانگا
میں نے مانگا ہے تو بس عشق پیمبر رب سے
مجھ گنہگار پہ ہے کتنی عنایت اُن کی
پھول جھڑتے ہیں جو کہتا ہوں محمدؐ لب سے
رحمتیں روز لٹاتے ہیں برابر مولاؐ
روز دیتے ہیں مجھے پیار زیادہ سب سے
مجھ سے ماضی میں یہ سُنت کبھی پوری نہ ہوئی
دل دکھاؤں گا نہ میں عہد کیا ہے اب سے
تیرہ ماحول سے ہے میری لڑائی جاری
جیسے قندیل لیے الجھا ہو جگنو شب سے
وہ تو کر لیتے پر ستاروں میں شامل مجھ کو
کر سکا میں نہ گزارش کبھی کاشر ڈھب سے

سلیم کاشر

نعت شریف

دونوں عالم گلی کوچوں میں بسائے ہوئے ہیں
ایسے اک شہر کو ہم دیکھ کے آئے ہوئے ہیں
ایک ایسا بھی افق جذب ہے آنکھوں میں
آسماں اور زمیں ہاتھ ملائے ہوئے ہیں
ایک ایسی بھی ہوا چلتی ہے جس کے جھونکے
لو چراغوں کی ازل ہی سے بڑھائے ہوئے ہیں
شجر زیست درودوں سے ہوا بار آور
دھوپ ہی دھوپ جہاں تھی وہاں سائے ہوئے ہیں
گردش وقت نے خود راستے ہموار کئے
اسکو معلوم تھا ہم کن کے بلائے ہوئے ہیں
ورنہ سورج تو زمیں پر اتر آتا کب کا
آپؐ کے نقش قدم بیچ میں آئے ہوئے ہیں
میں نے سوچا تھا سلیم اسم محمدﷺ لکھوں
رنگ کیا کیا مری تحویل میں آئے ہوئے ہیں

سلیم کوثر

نعت شریف

جو مانگیں آپﷺ مولا سے دعا کیسے وہ رد ہو گی
وہ بارانِ کرم ہو گا نہ جس کی کوئی حد ہو گی
میں فخرِ دو جہاں کا واسطہ دوں اپنے مولا کو
یقیں ہے پھر دعا میری نہ کوئی مسترد ہو گی
شفیعِ روزِ محشر میرے آقاﷺ آپ ہی ہوں گے
شفاعت کے بہانے آپﷺ ہی کی کل مدد ہو گی
شبِ تاریک سے مجھ کو نہیں ہے خوف کوئی بھی
منور آپﷺ کی مدحت کی نسبت سے لحد ہو گی
درودِ پاک پڑھ کر جو بھی مانگوں گی وہ پاؤں گی
درودوں کے سہارے التجا بھی مستند ہو گی
یقیں ہے نازؔ روزِ حشر بھی کام آئے گی میرے
شفاعت کے لیے آقاﷺ کی مدحت ہی سند ہو گی

سمیعہ ناز

نعت شریف

حصارِ حرماں شکست کرنا ،نصابِ صبح و مسا بدلنا
کوئی بھی رُت ہو ، حریم طیبہ میں جا کے آب و ہوا بدلنا

ازل ابد کا جواز اُن سے، زماں مکاں کا گداز ان سے
بس اپنی رسم وفا پرکھنا ،بس اپنا رنگ صدا بدلنا

وہ تاجدار فقیر جس کی گماں سے آگے ریاستیں ہیں
نہ ایسا صاحب عطا بدلنا ، نہ ایسا مشکل کُشا بدلنا

سفر کے کچھ مرحلے کٹھن ہیں تو دل شکستہ نہ ہم سفر ہوں
ہم اُن کے ایما پہ چل رہے ہیں ، غلط ہے یہ راستہ بدلنا

یہ کیسا رحمت کا سلسلہ ہے کہ جسم و جاں ہیں نگار خانہ
زباں پہ لازم ہوا ہے سیفؔ اب سخنوری کی ادا بدلنا

سیف اللہ خالد

نعت شریف

خیال، نعت کی چوکھٹ پہ سر بہ خم آیا
کمالِ سدرۂ فن تک مرا قلم آیا
کُھلے ہیں دشتِ تمنا میں مشک بو نافے
حریم جاں میں کوئی آہوئے حرم آیا
افق خیال کے قوسِ قزح میں ڈوب گئے
زمین فکر پہ اک موجۂ ارم آیا
سخن میں اخضری رنگت وفور پانے لگی
ہر ایک لفظ پئے نعت تازہ دم آیا
چراغ بر سر مژگاں جلا لیے میں نے
خوشا، سلیقۂ تزئینِ شام غم آیا
یہ ذوق نعت قلم کو کہاں میسر تھا
صریر خامہ جبریل سے بہم آیا
زمین شعر کو زرخیزیاں عطا کرنے
عرب سے ابر اٹھ کر سوئے عجم آیا
نہالِ جان سے پھوٹی گداز کی کونپل
مچل کے آنکھ کے صحرا میں ایک یم آیا
پھرا ہوں کاسئہ جاں لے کے دربدر شاکر
زرِ مراد یہیں سے مگر بہم آیا

شاکرالقادری

نعت شریف

خاک طیبہ سے رقم کرتا ہوں عنوانِ حیات
ذکر آقا ﷺ سے سجا لیتا ہوں ایوانِ حیات
حرمت اسم محمد ﷺ کے لیے دیدہ ورو
توڑ سکتا ہوں میں پابندی و پیمان حیات
زندگی ان سے کسی طور وفا کرتی نہیں
جو شہِ ﷺ دیں کو سمجھتے نہیں سلطان حیات
میں غلام ابن غلام، ابن غلام، ابن غلام
کر لیں منظور مجھے آپ ﷺ، تو ہے شانِ حیات
زندگی پلکوں سے جاروب کشی کرتے ہوئے
در اقدس پہ گزر جائے ہے فرحانِ حیات
میری آنکھوں میں بسی ہے، غم آقا ﷺ کی چمک
تو بھی آدیکھ زمانے ذرا عرفانِ حیات
میرے گھر میں ہے بہر سمت درودوں کی صدا
کتنا اعلیٰ ہے یہ شاکر سروسامانِ حیات

شاکر کنڈان
سرگودھا

نعت شریف

حرا میں رب کی مشیت کلام کرتی ہے
تو عالمین سے رحمت کلام کرتی ہے
کرے ذرا جو تحرک زبان ماینطق
دکھے دلوں سے محبت کلام کرتی ہے
وہ حرف پاک سے کرتے ہیں تزکیہ جن کا
دہن کشا ہوں تو حکمت کلام کرتی ہے
نبی نہیں یہ فصاحت کا شہر ہے گویا
علی نہیں یہ بلاغت کلام کرتی ہے
بنے ہوئے ہوں ابو جہل علم کے وارث
تو رب نور کی حجت کلام کرتی ہے
میں ایسا کون کلیم آشنائے طورِ شعور
کلام والوں سے نسبت کلام کرتی ہے
نکھار لفظ کہ جبریل جیسی ہستی بھی
یہاں بہ اذن و اجازت کلام کرتی ہے
برائے نعت مچلتے ہیں میرے ہونٹ شہاب
گہر بکھیر عقیدت کلام کرتی ہے

شہاب صفدر

نعت شریف

ہے آن پڑی مشکل سر پر ،سرکار کرم فرما دیجئے
فریاد کناں ہے چشم تر، سرکار کرم فرما دیجئے
کشکول گدائی بن کے کھڑے ہیں منگتے سر سے تا بقدم
کافی ہے کرم کی ایک نظر، سرکار کرم فرما دیجئے
ہر سمت ہیں غفلت کے سائے، باہم ہیں مقابل ماں جائے
بھٹکی پھرتی ہے نوع بشر، سرکار کرم فرما دیجئے
ادراک سے عاری قوم ہوئی، خواہش کی پجاری قوم ہوئی
اب ہم کونہیں ہے اپنی خبر، سرکار کرم فرما دیجئے
ہونٹوں پہ ثناء کے ہوں نغمے، ہاتھوں میں درودوں کے گجرے
قسمت میں ہویوں طیبہ کا سفر، سرکار کرم فرما دیجئے
ہر وقت یہاں ہو مدح وثناء، ہر سمت ہو ذکر صل علی
ہو نعت نگر شہزاد کا گھر، سرکار کرم فرما دیجئے

علامہ محمد شہزاد مجددی
لاہور

نعت شریف

نور سے ان کے ہے روشنی چار سو!
لوگ کرتے ہیں سب آپ ﷺ کی گفتگو

دل میں ہے میرے بس اک جستجو
دن گزرتے مرے آپ ﷺ کے روبرو!

آپ ﷺ کا نام جب بھی لیا دشت میں
پھول خوشیوں کے کھلنے لگے چار سو!

آنکھ لگتی نہیں چین آتا نہیں!
کس طرح ہوں گا میں آپ ﷺ کے روبرو!

رشک آتا ہے بادِ صبا کو شفیق
پھول کرتے ہیں جب آپ ﷺ کی گفتگو

محمد شفیق اعوان
حضرو، اٹک

نعت شریف

جز آپ سے ہو کس سے مداوائے تمنا
ہیں بعد خدا آپ مسیحائے تمنا

اب بہر خدا چشم کرم کیجئے سرکار
ہوتا نہیں طے مجھ سے یہ صحرائے تمنا

ہو جائے اگر خواب میں مولا کی زیارت
بن جائے مری شب، شب اسرائے تمنا

اک بار اگر وہ در اقدس پہ بلا لیں
بن جاؤں گا روضے پہ سراپائے تمنا

مجھ کو یہ یقیں ہے کہ مدینے میں بلا کر
بھر دیں گے وہ پیمانۂ صہبائے تمنا

ڈاکٹر شوذب کاظمی
ملتان

نعت شریف

کردار کی دولت ہے نہ حرفوں کا ہنر ہے
حاضر تری درگاہ میں اک دیدۂ تر ہے
اٹھتی ہیں تو اٹھتی ہیں تری سمت نگاہیں
کشکولِ دل و جاں میں نظر ہے نہ خبر ہے
ہے یاد تری مجھ کو بڑھاپے میں جوانی
اور نام ترا آقا ﷺ مری شب کی سحر ہے
جس میں تری چاہت نہ ہو وہ دل دلِ مردہ
جس میں تری صورت نہ ہو وہ خاک نظر ہے
اے رحمت عالم تو ہی آغوش میں لے لے
تسکین زمانے کو نہ صحرا میں نہ گھر ہے
لکھ دے مری تقدیر میں طیبہ کے درو بام
اک عمر کا آقا مجھے منظور سفر ہے
نعت شہ لولاک کا صدقہ ہے یہ اقبال
میں بے سروسامان ہوں تسکین مگر ہے

ڈاکٹر شیخ اقبال
سرگودھا

نعت شریف

ہو جاتی ہے جب آیۂ تطہیر عبادت
ہو جاتی ہے پھر صاحب تاثیر عبادت
گر صبح و مسا ذکر رہے صل علی کا
لمحوں میں بدل جاتی ہے تقدیر عبادت
والیل میں والشمس کو تاثیر جو آئے
چہرے پہ ہوا کرتی ہے تحریر عبادت
جب دل میں تڑپتی ہے مدینے کی محبت
پھر سینے کو کر لیتی ہے تسخیر عبادت
رکھتی ہے زباں ورد پہ جب اسم محمدﷺ
لہجے کو بنا دیتی ہے اکسیر عبادت
حرف آئے جہاں ذات محمدﷺ پہ وہاں پر
کھل جاتی ہے اک صورت شمشیر عبادت
ہجرت ہو مدینے سے اگر کرب و بلا تک
پہناتی ہے تنہائی کو تنویر عبادت
ہو سجدے کی حالت میں اگر پشت پہ شبیر
پھر دل کی بیاں کرتی ہے تفسیر عبادت
اسوہ پہ اگر ہو گئے قائم تو صدف پھر
تخریب کے اس خطے میں تعمیر عبادت

صدف چنگیزی
کوئٹہ

نعت شریف

اُن سے کہوں میں حالِ زبوں اور نعت ہو
دیوار و در سے لپٹا رہوں اور نعت ہو

پہنچوں وہاں تو ہوش و خرد ساتھ چھوڑ دیں
ان کی گلی میں گھوموں، پھروں اور نعت ہو

روشن کروں چراغ سے اِک دوسرا چراغ
یعنی میں ایک نعت پڑھوں، اور نعت ہو

یا رب! رسولِ پاک سے اِذنِ ثناء ملے
کاغذ پہ اسمِ پاک لکھوں اور نعت ہو

انوؔر کو ایک نعت عطا ہو مِرے حضور!
اُن کے حضور اِتنا کہوں، اور نعت ہو

صغیر انوؔر
اسلام آباد

نعت شریف

دست قدرت نے ہر اک ارض و سما سے پہلے
ان کو تخلیق کیا کن کی صدا سے پہلے

تھا مرے پاس مگر ان کی عطا پر ایمان
کچھ نہ تھا پاس مرے ان کی عطا سے پہلے

گھر کی محراب پہ جب اسم محمد ﷺ لکھا
خوشبوئیں آنے لگیں تازہ ہوا سے پہلے

خلق اور علم جو پہنچا ہے بنی آدم تک
ان کو سونپا گیا مخلوق خدا سے پہلے

ہاتھ اٹھاتے ہی دو عالم سمٹ آئے ان میں
جانے کیا مانگنا چاہا تھا دعا سے پہلے

بے وسیلہ ہے کسے اذنِ ثنا خوانی بھی
نعت پڑھتا ہوں رضی حمد و ثنا سے پہلے

صفدر صدیق رضی
کراچی

نعت شریف

جب سے نگاہ سید ابرار ہو گئی
سوکھی تھی شاخ دل کی ثمر بار ہو گئی
کب سے خزاں رسیدہ تھی یہ زندگی مری
رحمت کے پھول کھل گئے گلزار ہو گئی
اب ہو رہی ہے عشق نبی میں بسر حیات
صد شکر میری روح بھی سرشار ہو گئی
جب سے ثنائے سرور دیں سے ہوا ہے پیار
الجھی ہوئی جو سوچ تھی ہموار ہو گئی
اک رات آپ خواب میں جلوہ دکھا گئے
قسمت جو سو رہی تھی وہ بیدار ہو گئی
دنیا کو نعمتوں کی اب چاہت نہیں مجھے
بس آپ ہی کے در کی طلب گار ہو گئی
رکھی جبیں جو ناز نے چوکھٹ پہ آپ کی
ایسی چمک پڑی کہ پرانوار ہو گئی

صفیہ ناز صابری

نعت شریف

جھولی میں کسی کے کوئی خیرات نہ ہوتی
سرکار دو عالم کی اگر ذات نہ ہوتی
عرفان ملا رب کا بھی سرکار کے در سے
آتے نہ اگر آپ یہ سوغات نہ ہوتی
ہوتی نہ اگر ذات محمد ﷺ کی جہاں میں
دنیا میں کسی اور کی بھی بات نہ ہوتی
درماں کیلئے در وہ میسر جو نہ ہوتا
ہم درد کے ماروں کی کچھ اوقات نہ ہوتی
ہوتی نہ تجلی جو جمال رخ شہہ کی
دنیا پہ کبھی نور کی برسات نہ ہوتی
دنیا میں گر آتے نہ ضیاء شاہ مدینہ
ان ارض وسما کی کوئی اوقات نہ ہوتی

سید ضیاء محی الدین
ہڑپہ۔ساہیوال

نعت شریف

اخلاق کی تعمیر ہے سرکار کی سیرت
بے مثل و ہمہ گیر ہے سرکار کی سیرت
قرآن کی تعبیر ہے سرکار کی سیرت
تنویر ہی تنویر ہے سرکار کی سیرت
آئینہ توقیر ہے سرکار کی سیرت
ایک مرکز تطہیر ہے سرکار کی سیرت
فانی نہیں ہے دامن سرکار کا سایہ
اک سرمدی تصویر ہے سرکار کی سیرت
واللہ! کہ جو حسن عمل ہے سر ہستی
اس خواب کی تعبیر ہے سرکار کی سیرت
انساں کو سعادت کا بنا دیتی ہے کندن
اللہ رے! اکسیر ہے سرکار کی سیرت
اللہ کے احکام کی تنویر سراسر
انسان کی تقدیر ہے سرکار کی سیرت
ہے صرف یہی ایک دلیل رہِ ہستی
بخشش کی وہ تحریر ہے سرکار کی سیرت
ہر تیرگی باطل کی مٹا دیتی ہے، طاہر!
وہ قوت تسخیر ہے سرکار کی سیرت

طاہر حسین طاہر سلطانی
کراچی

نعت شریف

در ختم رسل تک جو گئے ہیں
گدا گر بھی وہ سلطاں ہو گئے ہیں

تری چوکھٹ پہ جو بھی رو گئے ہیں
وہ بیشک داغ عصیاں دھو گئے ہیں

وہی تو با خبر ہیں اس جہاں میں
کہ جو عشق نبیؐ میں کھو گئے ہیں

نہ اپنایا جنہوں نے دین تیرا
وہ اپنے راہ میں کانٹے بو گئے ہیں

اٹھیں گے ہم ترا ہی نام لے کر
تری ہی یاد لے کر سو گئے ہیں

بلاوہ آ گیا تھا جن کو طالب !
وہ خوش قسمت مدینے کو گئے ہیں

طالب حسین طالب

نعت شریف

لکھتا ہوں لوح دل پہ میں مدحت حضور کی
معراج بس اسی میں ہے فکر و شعور کی
صورت نہ اور بڑھ کے تھی حسن ظہور کی
اک نور سے نمود ہو نوروں کے نور کی
مولا تمہارے ذکر میں ہو زندگی تمام
تسبیح ہو مرے یہ سنین و شہور کی
رو رو کے میں نے روضہء اطہر پہ کی دعا
رحمت امنڈ کے آ گئی رب غفور کی
جب بھی ہجوم یاس میں ان کا لیا ہے نام
مولا نے ہر خلش مرے سینے سے دور کی
آقا نگاہ لطف و شفاعت جو ہو نصیب
منزل ہر ایک سہل ہو یوم نشور کی
شہر نبی میں قلب پہ باران رشد و نور
لذت بڑی عجیب تھی کیف و سرور کی

ع۔س۔ مسلم
دبئی

نعت شریف

یہ کنارہ ہے بہت میرے سفینے کیلئے
میں مدینے سے گیا بھی تو مدینے کیلئے
اس خرابے میں نہیں جلتا کوئی اور چراغ
اپنا نقش کف پا دے مرے سینے کیلئے
ان کی مدحت کا میاں حق تو ادا کیا ہو گا
پھر بھی میں عرض گزاری ہے قرینے کیلئے
روز ہوتی ہے مرے سامنے تازہ ہجرت
روز میں گھر سے نکلتا ہوں مدینے کیلئے
زندگی بھر کا قیام اس کا مقدر کر دے
سال بھر میں کوئی آتا ہے مہینے کیلئے
رزق یوں قاسم اشیاء کے کرم سے پایا
مجھ کو کھنچنا نہ پڑا خون پسینے کیلئے
میں اکیلا ہی سفر پر نہیں نکلا تابش
حرم کعبہ بھی تھا ساتھ مدینے کیلئے

عباس تابش
لاہور

نعت شریف

عاؔبد ہے ایک وصف یہی مجھ میں کام کا
ہوں نعت گو حضور علیہ السلام کا

مجھ پر خدائے پاک کا احساں ہے کس قدر
لب پر ہے ورد شام و سحر اُنؐ کے نام کا

اُس پر سلام ، لاکھوں تکالیف سہہ کے جو
لایا نہیں خیال کبھی انتقام کا

ممنون اُس کے لطف و کرم کی ہے کائنات
ہر شے میں نور ہے اسی ماہ تمام کا
سوتا نہیں ہے رات کو بھوکا کوئی بشر
یہ خاصہ تو ہے سرورؐ دیں کے نظام کا

عاؔبد نہیں ہے اور مری کوئی آرزو
خواہاں ہوں میں حضورؐ کے فیض دوام کا

خواجہ عاؔبد نظامی

نعت شریف

یادِ نبی ﷺ میں گم ہو جانا کتنا اچھا لگتا ہے
گمشدگی میں رستہ پانا کتنا اچھا لگتا ہے
ہر دم بھینی بھینی خوشبو، ہر سو نور کے جلوے ہیں
طیبہ کا ماحول سہانا کتنا اچھا لگتا ہے
حکم ہے تم دربار نبی ﷺ میں پست رکھو آوازوں کو
چپکے چپکے اشک بہانا کتنا اچھا لگتا ہے
بُنتا رہتا ہوں میں ہر دم نعت نبی ﷺ کی برد یمن
فکر سخن کا تانا بانا کتنا اچھا لگتا ہے
ہر دم آپ ﷺ کی خاطر کرتا ہے وہ آپ ﷺ کا ذکر بلند
رب کو آپ ﷺ کی شان بڑھانا کتنا اچھا لگتا ہے
نذر کرو تم صل علیٰ کا تحفہ اپنے آقا ﷺ کو
شاہ امم ﷺ کو یہ نذرانہ کتنا اچھا لگتا ہے
ہر مومن کا کامل ایماں ہے تطہیر کی آیت پر
پاک نبی ﷺ کا پاک گھرانا کتنا اچھا لگتا ہے
ایک پیالہ، ایک مشکیزہ، ایک چٹائی ایک عصا
شاہِ دو عالم کا کاشانہ کتنا اچھا لگتا ہے
کعب رضی اللہ عنہ کہاں، حسان رضی اللہ عنہ کہاں اور عارف ہیچ مدان کہاں
اس زمرے میں نام ہی آنا کتنا اچھا لگتا ہے

خواجہ محمد عارف
برمنگھم، برطانیہ

نعت شریف

نقشِ نعلین سے رستے کا پتا چلتا ہے
عرش کے آخری زینے کا پتا چلتا ہے

شدتِ غم میں نظر آتی ہے رحمت اُن کی
دھوپ چھا جائے تو سایے کا پتا چلتا ہے

اپنے سینے کو ٹٹولو، کہیں خالی تو نہیں
دل کے ہونے سے مدینے کا پتا چلتا ہے

نعت ہوتی ہی نہیں اُن کی محبت کے بغیر
نعت کہتے ہوئے جذبے کا پتا چلتا ہے

کون، کس لہجے میں لیتا ہے حضور آپ کا نام
محفلِ نعت میں لہجے کا پتا چلتا ہے

آپ کی ذات ہے آئینۂ قرآں تاباںؔ
پڑھیے قرآن تو چہرے کا پتا چلتا ہے

عبدالقادر تاباںؔ
راولپنڈی

نعت شریف

پائے اذنِ حضور گر مِرا دِل
اُڑ کے جائے بغیر پَر مِرا دِل

ہجر میں چین کس طرح پائے؟
میرے سینے میں لمحہ بھر مِرا دِل

یادِ طیبہ میں آنکھ روتی ہے
ساتھ رہتا ہے نوحہ گر مِرا دِل

ذکرِ سرکار سے معطر ہیں
میرا لہجہ، مِرا ہنر، مِرا دِل

لب مکرم درود کے دم سے
یاد اُن کی مفتخر مِرا دِل

جھکتے ہیں آپ ہی کے در پہ سدا
یہ مِری آنکھیں، میرا سر، مِرا دِل

جا کے دو مرتبہ مدینے عتیقؔ
لوٹ آیا ہوں میں؛ مگر مِرا دل!!

عتیق احمد چشتی
گوجر خان

نعت شریف

دنیا تھی ایک آگ کا دریا ترے بغیر
جل بجھ چکا تھا زیست کا چہرہ ترے بغیر
تو دلوں کو حرف تسلی عطا کیا
دیتا تھا ورنہ کون دلاسہ ترے بغیر
وہ ارض پاک رشک زمانہ کہیں جسے
پہلے تھی ایک نقشہء صحرا ترے بغیر
سورج تو تجھ سے پہلے بھی ہوتا رہا طلوع
اترا نہ تھا نظر میں سویرا ترے بغیر
تیری حیات پاک نے معنی دیئے انہیں
یہ روز و شب تھے کھیل تماشہ ترے بغیر
تیرے کرم نے اس کو بہار آشنا کیا
اُجڑی پڑی تھی کشت تمنا ترے بغیر
بت خانہء حیات میں تو نے اذان دی
کھلتا نہ تھا جبینوں پہ سجدہ ترے بغیر
دھڑکن بنے نہیں تھے دلِ کائنات کی
مکہ ترے بغیر، مدینہ ترے بغیر
انسانیت تھی کب سے ترے انتظار میں
محروم رنگ وبو تھا یہ غنچہ ترے بغیر
تیری نگاہ فیض سے شاہی ملی انہیں
جو بے نوا غلام تھے، آقاؐ ترے بغیر

عمران نقوی
لاہور

نعت شریف

سانسوں میں معطر سی فضاؤں کا گزر ہو
اے کاش مقدر میں مدینے کا سفر ہو
لکھتا ہی رہوں ان کی محبت میں قصیدے
اے کاش مری عمر اسی طرح بسر ہو
مطلوب ہے اس در کی گدائی کا قرینہ
اے والیء کوثر کبھی مجھ پر بھی نظر ہو
سن لوں جو میں نام ان کا چھلک جائیں یہ آنکھیں
معمور عقیدت سے مرا کاسہء سر ہو
ہو جائے کبھی پوری مرے دل کی یہ خواہش
اے کاش در پاک ہو اور میرا یہ سر ہو
عرفان پہنچ جاؤں کسی طور مدینے
اے کاش دعاؤں میں مری اتنا اثر ہو

عرفان صادق

لاہور

نعت شریف

محروم اس شرف سے نہ ہرگز رہا کریں
بڑھ چڑھ کے خوب مدحت خیرالوری کریں

حسن عمل تھا آپ کا کتنا یہ باکمال
کوئی برا کرے بھی تو اس سے بھلا کریں

کی آپ نے جو ہم پہ کریمی کی انتہا
ہے کم ہی، شکر جتنا بھی اس کا ادا کریں

کھلتے نہیں حضور کے در پر جو لب مرے
آنکھیں مری نہ اشک بہائیں تو کیا کریں

دربار مصطفےٰ میں تقاضا ادب کا ہے
اونچی نہ بھول کر بھی وہاں پر صدا کریں

ہم ہیں ستم شعار عدو کی گرفت میں
چارہ گری ہماری شہ دوسرا کریں

عذرا ہے عاشقان محمد کی التجا
محشر میں آپ ہم کو شفاعت عطا کریں

عذرا علیم
(مسقط، عمان)

نعت شریف

کاش خامے کی یہ خدمت مری تقدیر میں ہو
روز و شب آپ ﷺ کی مدحت مری تقدیر میں ہو
ایک ہی دھن ہے کہ پا لوں میں عمل کی خیرات
اسوۂ شاہ ﷺ کی نسبت مری تقدیر میں ہو
میں ثنا گوئے نبی ﷺ کہہ کے پکارا جاؤں
حشر کے روز یہ عزت مری تقدیر میں ہو
مدحت ختم رسل جن کا وظیفہ ٹھہرے
ایسے خوش بختوں کی جنت مری تقدیر میں ہو
ہے یقیں میرے سلاموں کو جواب آتا ہے
اب تمنا ہے، سماعت مری تقدیر میں ہو
میرے اللہ مجھے یہ بھی سعادت مل جائے!
محفل شاہ ﷺ میں شرکت مری تقدیر میں ہو
لفظ بن جائیں صدف حسن معانی کے لیے
گوہر عشق کی دولت مری تحریر میں ہو
جن کی مدحت میں گزاروں میں شب و روز عزیز
ان کے دیدار کی لذت مری تقدیر میں ہو

ڈاکٹر عزیز احسن
کراچی

نعت شریف

شان میرے مصطفیٰ کی روزِ محشر دیکھنا
ساری امت کو وہ دیں گے جام کوثر دیکھنا

پھر مدینے میں بلایا ہے مجھے سرکار نے
دیکھنے والو ذرا میرا مقدر دیکھنا

مصطفیٰ کا شہر کیا ہے جنت الفردوس ہے
خلد یاد آ جائے گی طیبہ کا منظر دیکھنا

نور کی برسات ہوتی ہے وہاں آٹھوں پہر
گر خدا لے جائے تو طیبہ میں جا کر دیکھنا

دیکھتے ہی دل میں بس جاتے ہیں جو عشاق کے
مسجد آقا کے وہ محراب و منبر دیکھنا

خواب میں تشریف لے آئیں گے آقا ایک دن
ان کی یادوں کو ذرا دل میں بسا کر دیکھنا

دیکھ کر آتا ہے جو طیبہ کے ذرے ایک بار
بھول ہی جاتا ہے وہ پھر لعل و گوہر دیکھنا

اپنے خاکی پر ہمیشہ ملتفت رہتے ہیں وہ
کس قدر ہیں میرے آقا بندہ پرور دیکھنا

عزیز الدین خاکی
کراچی

نعت شریف

اک بادشہؐ نے خاک پہ بستر لگا لیا
پھر یوں ہوا کہ آسماں تکیہ بنا لیا
مہتاب انؐ کی آنکھ سے ٹپکا ہوا اک اشک
اور چاندنی نے ان کا تبسم چرا لیا
ان کے نقشِ پا ہیں ستارے تمام تر
اُن کا پسینہ پھول نے خوشبو بنا لیا
غارِ حرا پہ لوگ کہیں کیوں نہ آفریں
تنگی نے آسمان کی وسعت کو پا لیا
اے غارِ ثور تیرے پنہ گیر کو سلام
اک سانپ سے حبیب کی خاطر ڈسا لیا
احسان مند تم اُس کے رہو تم بھی رہرو
مجھ کو بھی اُس نے در بدری سے بچا لیا
اصغر وہ عفو و لطف ہے میرے کریم کا
دشمن سے بھی نہ جس نے کبھی خوں بہا لیا

علی اصغر عباس

نعت شریف

ساحل پہ مقدر کا سفینہ نہیں دیکھا
سرکار! ابھی میں نے مدینہ نہیں دیکھا
بے تابیِ دل وہ ہے کہ عشاق میں اکثر
اس شہر میں جانے کا قرینہ نہیں دیکھا
ہر گوشہ زمیں کا ہے جہاں کانِ جواہر
خود جا کے ابھی تک وہ خزینہ نہیں دیکھا
بخشش کا تقاضا تو سدا کرتے ہو لیکن
ماتھے پہ ندامت کا پسینہ نہیں دیکھا
جس دل کو بھی اس ذات گرامی سے ہے نسبت
اس دل میں کسی طور بھی کینہ نہیں دیکھا
جس کرب کا حاصل ہے رضا دیدہء بینا
دل نے ابھی وہ کرب شبینہ نہیں دیکھا

علی رضا
ساہیوال

نعت شریف

نعتِ سرکار کا دِیوان بنایا ہوا ہے
جس کو اللہ نے قرآن بنایا ہوا ہے
تجھ کو اے بار الٰہ تیرے محبوب سمیت
آج ہم لوگوں نے مہمان بنایا ہوا ہے
اپنے گھر میں نہیں کرتے ہیں جو ذکرِ سرورؐ
گھر کو اُن لوگوں نے شمشان بنایا ہوا ہے
خالقِ کُل نے پئے نصرتِ پیغمبرِ دِیں
خانۂ حضرتِ عمران بنایا ہوا ہے
سنتِ احمدِ مختار میں ہم لوگوں نے
جا بہ جا منبرِ پالان بنایا ہوا ہے
بضعۃٌ مِنّی نے احمد سے محبت کے لیے
حبِّ زہراؑ کو ہی میزان بنایا ہوا ہے
مدحِ سرکارِ دو عالم کی شجر کاری نے
خلد کا راستہ آسان بنایا ہوا ہے
گم رہی خارج از امکان ہوئی ہے قسوؔر
نطقِ سرکار کو ایمان بنایا ہوا ہے

علی قسور خلیق
اسلام آباد

نعت شریف

محشر کی ابتلا میں گرفتار دیکھ کر
آ جائیں گے وہاں مجھے سرکار دیکھ کر
حسن کلام، خوبی کردار دیکھ کر
قدموں میں آن کر گرے کفار، دیکھ کر
حسن و جمال سید ابرار دیکھ کر
خالق بھی محو ناز تھا شہکار دیکھ کر
سارا جہان ان کا طلب گار دیکھ کر
حیراں ہوں میں بھی گرمی بازار دیکھ کر
اعمال پر یقیں ہی نہیں، رحمتوں پہ ہے
کرتے ہیں رحمت آپ گنہگار دیکھ کر
میری نظر میں جچتا نہیں آسمان بھی
شہر نبی کے آئی ہے مینار دیکھ کر
دنیا کے لاعلاج دیا ہے مجھے قرار
اچھا کریں تو آپ ہی اک بار دیکھ کر
اللہ کو، نبی کو، علی کو پکار بس
یاسر مدد بھی مانگ مددگار دیکھ کر

علی یاسر
اسلام آباد

نعت شریف

ملی ہے دل کو خبر ،آپؐ سا نہیں کوئی
جہاں میں اہل نظر آپؐ سے نہیں کوئی
یہ کائنات بھی اس کی گواہی دیتی ہے
خدا ، خدا ہے ، مگر آپؐ سا نہیں کوئی
ستارے لاکھ چمکتے ہیں آسمانوں میں
مثالِ نورِ سحر آپؐ سا نہیں کوئی
حجر کلام کریں اور کریں سلام شجر
کرے جو سب پہ اثر آپؐ سا نہیں کوئی
جو بخش دیتا ہو دشمن کو زیر کر کے بھی
بلند ظرف ، نڈر آپؐ سا نہیں کوئی
بقا کی راہ دکھا دی جہانِ فانی کو
تو رشکِ شمس و قمر آپؐ سا نہیں کوئی
عروج ِ آدم خاکی کی ابتدا کر دی
زمیں پر گرمِ سفر آپؐ سا نہیں کوئی
نظر سے وقت کے دھارے کا رُخ بدل ڈالا
خدا کا خاص بشر آپؐ سا نہیں کوئی
سلام آپؐ کی رحمت پہ سب جہانوں کا
فدا ہو جانِ عمرؔ ، آپؐ سا نہیں کوئی

عمر زمان

نعت شریف

نور سے نور کے ملنے کا نظارا دیکھا
وقت نے رک کے سفر میرے نبی کا دیکھا
کر کے جبریل کو پابند مقرر حد کا
دیکھنے والے نے محبوب کو تنہا دیکھا
آمد منبعِ رحمت کی مبارک ساعت
آنکھ نے قیصر و کسری کو لرزتا دیکھا
سارے نبیوں نے پڑھی ان کی امامت میں نماز
ان کے نعلین تلے عرش معلیٰ دیکھا
ذرے ذرے کو ملا جلوہ توحید کا لطف
آپ کو دیکھا تو کعبے نے بھی کعبہ دیکھا
منتخب جب سے ہوا مدح محمد ﷺ کو سلیم
جس طرف دیکھا اجالا ہی اجالا دیکھا

عمران سلیم

نعت شریف

ادب کے ، عجز کے، پیکر میں ڈھل کے چلتے ہیں
تری گلی میں زمانے سنبھل کے چلتے ہیں
ترے دیار کی راتوں سے، سنگ ریزوں سے
سحر کی بات، حوالے کنول کے چلتے ہیں
نہ جائے جو ترے در، تیرے آستاں کی طرف
ترے غلام وہ رستہ بدل کے چلتے ہیں
مری نماز مکمل ترے تصور سے
ترے ہی ذکر سے سکے عمل کے چلتے ہیں
تجھی سے نور کی خیرات پائی عالم نے
تجھی سے سلسلے صبح ازل کے چلتے ہیں
یہ سرزمین ِ دیارِ حبیبؐ ہے جاود
یہاں تو ذات سے باہر نکل کے چلتے ہیں

غضنفر جاود چشتی

نعت شریف

ہے تری ذات سے وہ اُنس مٹائے نہ مٹے
ایسی وابستگیء جاں کہ چھپائے نہ چھپے
نقش دل میں ہے وہ تحریرتری مدحت کا
جو ہٹائے نہ ہٹے اور مٹائے نہ مٹے
ترے روضے کی زیارت سے نہیں بھرتا یہ دل
پیاس کیسی ہے یہی جو کہ بجھائے نہ بجھے
پھر دوردوں میں ہی ڈھونڈھتا ہوں حل اس کا
بات بگڑی ہوئی جب مجھ سے بنائے نہ بنے
اپنی جاں پر لیا وہ بار وحی کا تو نے
جو کسی کوہ گراں سے بھی اُٹھائے نہ اُٹھے
لوگ پہچان ہی لیتے ہیں ترے شیدا کو
عشق تو ایسی مہک ہے جو چھپائے نہ چھپے
یو ں ترے اسوہء حسنہ پہ فدا ہے عاصم
جز ترے دل یہ کہیں اور لگائے نہ لگے

ڈاکٹر غنی عاصم

نعت شریف

دیتا ہے کرم اُنؐ کا شب و روز دلاسے
خرم ہیں دل و جان مرے اُنؐ کی عطا سے
یہ رونقیں ساری ہیں فقط فضل ِ خدا سے
صد شکر، کہ نسبت ہے مری آل عباؑ سے
آقائے دوعالمؐ کے در پاک سے ہر بار
ہم بادہء عرفان کے بھر لاتے ہیں کاسے
آتی ہے نئی تاب و تواں روح میں لاریب
کھلتا ہے دل زار مدینے کی ہوا سے
کافی ہے مجھے آپؐ کی بس ایک نظر ہی
ہوجائے جہاں سارا خفا، میری بلا سے
ہے مونس جاں، صلّ ِ علیٰ، نام محمدﷺ
روشن ہے جہاں سیّد عالم کی ضیا سے
بجھتی ہے معین اور کہاں پیاس دلوں کی
جاتے ہیں مدینے کو محبت کے یہ پیاسے

پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی
گولڑہ شریف

نعت شریف

بے ساز و بے نوا تھا مگر بے جگر نہ تھا
میں کاروانِ درد میں تنگِ سفر نہ تھا

ہر موج غم کے ساتھ لرزتا تھا تار تار
جب تک غم رسولؐ سے دل بہرہ ور نہ تھا

گزری جو کل صبا تو مژہ خون رو اُٹھی
پیغام کوئی لائق خیرؐ البشر نہ تھا

اب مانگتا ہوں خواجہؐ طیبہ کے نام پر
وہ دن گئے کہ میری دعا میں اثر نہ تھا

دربار مصطفےؐ میں نظر آئے پیش پیش
وہ جن کو ناز اپنے پرو بال پر نہ تھا

ہنگام بے خودی تھا زباں پر درود بھی
میں بے خبر تھا اُن سے مگر بے خبر نہ تھا

روے جو خواب میں تو کھلی اُن کے در پہ آنکھ
اس سے مقامِ شوق کوئی بیشتر نہ تھا

فضل حق

نعت شریف

کملی والا وہ پیار دیتا ہے   جو مقدر سنوار دیتا ہے
اُن کا دستِ دعا ، عمرؓ جیسے   دین کو جاں نثار دیتا ہے
عاشقِ مصطفیٰ رہِ حق میں   اپنی ہر چیز وار دیتا ہے
نقشِ پائے حضور کا دیدار   حُسنِ فطرت نکھار دیتا ہے
ذکر تو ذکر ہے ، خیالِ رسول   ڈوبتوں کو اُبھار دیتا ہے
بادِ ارضِ حجاز کا جھونکا   دشت و بن کو بہار دیتا ہے
ہجرِ طیبہ سسکتی آنکھوں کو   سرخ اشکوں کے ہار دیتا ہے
دیکھنا ایک سبز گنبد کا   دل کو جلوے ہزار دیتا ہے
رنگ سُنت کا جس پہ چڑھ جائے   خود نمائی کو مار دیتا ہے
میرے نخلِ سُخن کو ابرِ کرم   نو بہ نو برگ و بار دیتا ہے
طالبِ دید جذب و مستی میں   زندگانی گزار دیتا ہے
میرے قلبِ ملول کو فیضانؔ
ذکرِ احمد قرار دیتا ہے

فیض رسول فیضانؔ
گوجرانوالا

نعت شریف

خِرَد خُدا کی عطا ہے، شعور آپؐ سے ہے
مِرا تو خواب حقیقت حضورؐ آپ سے ہے
یہ وہ سفر ہے جہاں ہر قدم پہ منزل ہے
یہاں بھٹکتا وہی ہے جو دُور آپؐ سے ہے
بڑے شدید مسائل سے سُرخرُو نِکلا
مِرے نصیب کو نسبت ضرور آپؐ سے ہے
درُود و ذکر بھی اور کعبہ و مدینہ بھی
دِل و نِگاہ کا سارا سرور آپؐ سے ہے
لِکھے ہیں بخت میں کیا کیا نہ رنج و غم لیکن
کرم ہُوا ہے جو بین السطور آپؐ سے ہے
میں چاہتا ہُوں ہمیشہ رہوں مدینے میں
کہ مُطمئن ہی دلِ ناصبور آپؐ سے ہے
سُخن بھی نعت میں موزوں ہے، چشمِ گریہ بھی
یہ حرف و اشک میں کیا کیا وفور آپؐ سے ہے
عجب کرم ہے کہ کاشفؔ سا غرقِ عصیاں بھی
نہالِ فیض بہ روزِ نُشور آپؐ سے ہے

کاشف رحمٰن

نعت شریف

ماورائے فکر انساں ہے ثنائے مصطفیٰ ﷺ
پا نہیں سکتے فرشتے بھی ہوائے مصطفیٰ ﷺ
دل کی آنکھوں سے کوئی دیکھے حدیث زندگی
اس کے دامن میں نہیں کوئی سوائے مصطفیٰ ﷺ
کیوں نہ میں ذات پیمبر ﷺ کی ثنا خوانی کروں
ہے ثنا خوانی میں شامل خود خدائے مصطفیٰ ﷺ
سب کے سب معصوم تھے جتنے تھے محرم آپ ﷺ کے
اور سب کے سامنے تھی بس رضائے مصطفیٰ ﷺ
دنیا بھر کے جام و مینا سے توجہ ہٹ گئی
جب سے میں نے پی لیا جام ولائے مصطفیٰ ﷺ
نعمت قلب و جگر ہے الفتِ آل رسول ﷺ
اور ہے آنکھوں کا سرمہ خاک پائے مصطفیٰ ﷺ
دونوں عالم جھوم اٹھے ہیں مرے اشعار پر
یہ گدائے مصطفیٰ ﷺ پر ہے عطائے مصطفیٰ ﷺ

کرامت بخاری
لاہور

نعت شریف

رسول پاک ﷺ کے روضے کا گر دیدار ہو جائے
یہ ظلمت خانۂ دل، مطلع انوار ہو جائے
مسلماں زندگی کا اصل مقصد جان لیتا ہے
نبی ﷺ کا ہر عمل جب شامل کردار ہو جائے
اجالا ہو اندھیری روح میں نور محمد ﷺ سے
خدایا! خوابِ غفلت سے یہ دل بیدار ہو جائے
خدا شاہد ہے، جوشِ عشق سے میرا ہو دل ٹکڑے
اگر حاصل زباں کو طاقتِ اظہار ہو جائے
محمد ﷺ سے دوائے نورِ ایماں لے، شفا ہوگی
کبھی عصیاں ں سے تیرے روح گر بیمار ہو جائے
جلال بے نوا در پر کھڑا ہے ہاتھ پھیلائے
کرم کی اک نظر اس پہ بھی اب سرکار ہو جائے

ڈاکٹر سید قاسم جلال
لاہور

نعت شریف

عشق ہوتا ہے توانا جالیوں کے سامنے
عاشقوں کا ہے ٹھکانا جالیوں کے سامنے

ہے فقط سرکار کی بندہ نوازی دیکھئے
میں کہاں اور میرا جانا جالیوں کے سامنے

اللہ اللہ! زارَ قبری کے حسیں فرمان سے
گنج بخشش کے لٹانا جالیوں کے سامنے

بادشہ ٹھہروں مقدر کا جو ہو مجھ کو عطا
مستقل اک آنا جانا جالیوں کے سامنے

زائرو! اپنے لبوں کو سی کے ان کے پاس تم
عاجزی سے بیٹھ جانا جالیوں کے سامنے

باوضو ہو کر تصور چل دیا ان کے حضور
جان رحمت کا بلانا جالیوں کے سامنے

آ گیا آقا ﷺ! یہ قاسم آپ کے در پر اسے
دید کا مژدہ سنانا جالیوں کے سامنے

محمد قاسم کیلانی
حافظ آباد

نعت شریف

برس لے کھل کے مری چشم تر مدینے میں
بنیں گے اشک ندامت گہر مدینے میں
کہیں بھی عمر گزاروں مگر مرے مولا
ترے کرم سے ملے مجھ کو گھر مدینے میں
خوشا وہ موت جو آئے گی ان کے قدموں میں
کہ شام زیست کی ہو گی سحر مدینے میں
کہاں کہاں نہ پھرے تم برائے چارہ گری
چلو کہ رہتے ہیں وہ چارہ گر مدینے میں
جمال کون و مکاں جن کا دل لبھا نہ سکے
ملیں گے ایسے بھی آشفتہ سر مدینے میں
ہماری آبلہ پائی قریب منزل ہے
کہ ختم ہو گا جنوں کا سفر مدینے میں
زمین طیبہ ہے رشک فضائے کاہکشاں
طواف کرتے ہیں شمس و قمر مدینے میں

علامہ قمر الزمان خان قمر اعظمی
بریڈفورڈ۔ برطانیہ

نعت شریف

نظامِ فکر کو تازہ حیات تجھ سے ملی
نہیں ملی جو کسی سے وہ بات تجھ سے ملی
وہ منکشف کئے اسرار اٹھ گئے پردے
جو سچ کہوں تو مجھے کائنات تجھ سے ملی
نہ جانے کب سے تھا گمراہیوں میں انساں
شب سیاہ کو راہِ نجات تجھ سے ملی
تڑپتے رہتے ہیں معراجِ عشق میں سجدے
جبینِ شوق کو بزمِ نشاط تجھ سے ملی
ہوائے ظلم میں عزم جہاد تو نے دیا
فضائے جبر میں رسم ثبات تجھ سے ملی
وہ سر اٹھا نہ سکیں گے کبھی قیامت تک
بتانِ شرک کو اک ایسی مات تجھ سے ملی
ہر ایک سمت تھا افلاس آگہی قیصر
شعورِ حق کی بشر کو زکوٰۃ تجھ سے ملی

ڈاکٹر قیصر زیدی
شیفیلڈ، برطانیہ

نعت شریف

خدا بھی نعمتیں اس پر تمام کرتا ہے
جو دل سے ذکر رسول ﷺ انام کرتا ہے

خدا نے اس کو بنایا ہے رحمت عالم
وہ اپنا لطف و کرم سب پہ عام کرتا ہے

اسی کے نقش کف پا ہیں انجم و مہتاب
وہی تو سلسلۂ نور عام کرتا ہے

اسی نے سب کو سکھایا ہے کلمہ توحید
اسی کے ہاتھ میں پتھر کلام کرتا ہے

معاف کر کے وہ مجرم کی سب خطاؤں کو
عطا بہشت میں اعلیٰ مقام کرتا ہے

فقیر ہوں درِ سرکار ﷺ کا اس لیے قیصر
مجھے بھی جھک کے زمانہ سلام کرتا ہے

قیصر عباس قیصر

نعت شریف

ملے جو آپ ﷺ، عنایات کا خزانہ ملا
ہر ایک چیز ملی، کیا بتاؤں کیا نہ ملا
میں اپنی ذات میں گم تھا تو سب تھے ناواقف
رہِ سلوک میں نکلا تو اک زمانہ ملا
وہ تیری یاد میں نکلا تھا ایک لشکر یاد
جسے بھی دیکھا، تری سمت وہ روانہ ملا
مرا سفر تھا پرندوں کی طرح انجانا
قدم قدم پہ مگر مجھ کو آب و دانہ ملا
انہی کو تو نے بتایا کہ وہ ہے ہر جانب
جو لوگ کہتے تھے، اب تک ہمیں خدا نہ ملا
تری غلامی کی دستار باندھ لی میں نے
امیر شہر بھی پھر مجھ کو عاجزانہ ملا
پڑا ہوا ہوں تری آرزو میں مست الست
نجات دہر کا مجھ کو بھی اک بہانہ ملا
وسیلہ تو ہی تھا ان کا جنہوں نے کربل میں
اٹھائے ہاتھ مگر وقفۂ دعا نہ ملا
یہی نہیں کہ ہے دریا سے دوستی میری
مجھ تو ساحل دریا بھی دوستانہ ملا

لطیف ساحل

نعت شریف

کس درجہ سکوں بار مدینہ کی زمیں ہے
اس جیسا کوئی خطہ، ہوا ہے، نہ کہیں ہے
برکت ہو، مسرت ہو کہ دارین کی راحت
وہ کون سے نعمت ہے جو طیبہ میں نہیں ہے
سرکار ﷺ نے دی دنیا کو اسلام سی دولت
اسلام، پسندیدہ جو اللہ کا دیں ہے
خالق کی وہ تخلیق کے بے مثل ہیں شہ کار
ان سا کوئی مخلوق میں ہوگا، نہ کہیں ہے
ایمان کا معیار ہے سرکار ﷺ کی الفت
یہ حب و ولا مرہم ارواحِ حزیں ہے
جو ان کا محبّ ہے، وہ اللہ کا پیارا
''جو ان کا نہیں ہے، وہ خدا کا بھی نہیں ہے''
جس خطہ کو سرکار دو عالم ﷺ سے ہے نسبت
جو ذرہ خاک اس کا ہے، ایک مہر مبیں ہے
گل ہائے عنایات و کرم کا ہے تعطر
یہ خلد بریں ہے کہ مدینہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زمیں ہے
رکھیں گے غلاموں کا بھرم روز قیامت
سرکار ﷺ کی رحمت پہ ہمیں پختہ یقیں ہے
اب پھر اسے آقا ہو عطا اذن حضوری
دل نوری کا مہجوریٔ طیبہ میں حزیں ہے

(صاحب زادہ) محمد محبّ اللہ نوری

نعت شریف

میں عشق کی مہکار ہوں للہ الحمد
وارفتۂ سرکار ہوں للہ الحمد
جنت کی فضائیں ہیں تصرف میں مرے
وابستۂ دربار ہوں للہ الحمد
ہستی کے شبستاں میں کرم سے ان کے
اک شمع ِ ضیاء بار ہوں، للہ الحمد
عرفان خیال شہِ والا کے طفیل
اک محفل افکار ہوں للہ الحمد
کرتا ہوں مدینے کا نظارہ خود میں
آئینۂ دیدار ہوں للہ الحمد
کہتے ہیں جسے بادۂ اکرام نبی
اُس مے سے میں سرشار ہوں للہ الحمد
خوشبو ہے رواں آلِ نبیؐ کی جس میں
نسبت کا وہ گلزار ہوں للہ الحمد
مصحف ہیں تجلی کے عطا پیش نظر
اک دفتر انوار ہوں للہ الحمد

محبوب الٰہی عطا

نعت شریف

مریضانِ غم کی شفا آپ ﷺ ہیں
طبیبِ دلِ مبتلا آپ ﷺ ہیں
سناتا ہے یہ حکم صلو علیہ
کہ تعویذ ردِ بلا آپ ﷺ ہیں
رہِ عشق کی ابتدا آپ سے
رہِ عشق کی انتہا آپ ﷺ ہیں
وہ تھی گو تجلّی گہِ جبرائیل علیہ السلام
مگر نورِ غارِ حرا آپ ﷺ ہیں
اگر نورِ قرآں ہے نورِ خدا
تو قرآن کی ہر ادا آپ ﷺ ہیں
خدا ہے اگر نورِ ارض و سما
تو نورِ خدا برملا آپ ﷺ ہیں
خدا ہی نے جب ما رمیت کہا
خدا ہیں نہ اس سے جدا آپ ﷺ ہیں
یہ نکتہ ملا مجھ کو لولاک سے
کہ مقصودِ ارض و سما آپ ﷺ ہیں

محمود الحسن

نعت شریف

غنچے میں تسلسل کی کہانی رکھ دی
ہر چیز میں کچھ اپنی نشانی رکھ دی

ٹھہراؤ کو ٹھہرا دیا پتھر کا بھی
پانی کی طبیعت میں روانی رکھ دی

افلاک کی گردش کو ازل سے لکھا
ہر حادثہ مربوط ہے پل سے لکھا

تقدیر جہاں بھر کی معین کر دی
انسان کی قسمت ہے عمل سے لکھا

اسمائے در و بست سکھا کر مجھ کو
بھیجا تو ہے انسان بنا کر مجھ کو

جس کام کی مہلت مجھے دی ہے مولا
اس کام کی ہمت بھی عطا کر مجھ کو

ڈاکٹر مختار الدین احمد مختار
برطانیہ

نعت شریف

جب کبھی تلخیِ ایام سے گھبراتا ہوں
سر جھکاتا ہوں، ترے در پہ چلا آتا ہوں
بے یقینی کے اندھیروں میں چراغاں کے لیے
شمع مدحت کی جلاتا ہوں، ضیا پاتا ہوں
غم نہ کر، شہرِ محبت سے پیام آئے گا
ہجر میں دل کو اسی بات پہ ٹھہراتا ہوں
میں گنہگار کہاں، مدحتِ سرکار کہاں
بخت پر ناز ہے، اعمال پہ شرماتا ہوں
کملی والا مری تقدیر بدل دیتا ہے
ٹھوکریں کھاتا ہوں، ہر بار سنبھل جاتا ہوں
رات ڈھلتی ہے تو میں شہرِ شہِ دیں کی طرف
تحفۂ صلِ علیٰ بھیج کے سو جاتا ہوں
میرے آبا کا شرف ان کی غلامی اختر
میں تو بچپن سے اس اعزاز پہ اتراتا ہوں

محمد مسعود اختر
فیصل آباد

نعت شریف

خوشی سے چہرہ دمکتا ہے، نعت لکھتا ہوں
گلاب دل کا مہکتا ہے، نعت لکھتا ہوں
کرم کی روز برستی ہیں بارشیں دل پر
شہابِ بخت چمکتا ہے، نعت لکھتا ہوں
حروف نعت میں ہوتی ہیں نور سے باتیں
شعور، جاں میں جھلکتا ہے، نعت لکھتا ہوں
جہانِ چشم سے دھلتے ہیں داغِ نومیدی
پرندِ آس چہکتا ہے، نعت لکھتا ہوں
بہار بن کر اترتی ہے سچ کی سوغاتیں
خوشی سے خامہ لہکتا ہے، نعت لکھتا ہوں
نبی ﷺ کی یاد میں انجم ازل سے اشکوں کا
حسین جام چھلکتا ہے، نعت لکھتا ہوں

ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم
(سرگودھا)

معراجِ محبتؐ

روئے انور پہ ہے انوار کے پردوں کا حجاب
کاش اٹھ جائے میری چشم بصیرت سے نقاب

مجھ کو مل جائے حضورؐ اذنِ حضوری کی نوید
میری قسمت سے نکل جائیں جدائی کے عذاب

سرحد کن سے پلٹ آتی ہوں گر امیدیں
بھیجو سرکارؐ کی خدمت میں درودوں کے گلاب

صبر اور عجز کے اسباق دیے جاتے ہیں
مکتبِ عشق میں چلتا ہے وفاؤں کا نصاب

نجد کی تیز ہوا سے نہیں اڑتا خیمہ
جب عقائد کی قوی ہوتی ہے ہر ایک طناب

آج سرکارؐ کی عظمت سے ہے انکار تمہیں
منکرو جاؤ گے کس منہ سے وہاں روزِ حساب

عشق والے تری گلیوں سے نبھائیں گے وفا
عقل الجھے گی کہ اک لاکھ کہاں پر ہے ثواب

جانِ رحمت کا لقب اُنؐ ہی کو زیبا ہے فقط
اُنؐ کی یہ شان بھی ہے رحمت عالم ہے خطاب

پھر تو ہر تار سے گونجیں گی نبیؐ کی نعتیں
عشق میں ڈوب کے چھیڑو گے اگر دل کا رباب

ہر ورق پر ہے مزین مرے محبوبؐ کا نام
کیسا انمول صحیفہ ہے مرے دل کی کتاب

یہ ہیں معراجِ محبت کے اشارے شاید
ہم نے مکے میں بھی دیکھے ہیں مدینے ہی کے خواب

اے نکیرین میں سرکارؐ کا دیوانہ ہوں
اب بھی کیا مجھ سے ضروری ہیں سوال اور جواب

روشنی دیتا ہے ہر دل کو ضحیٰ کا چہرہ
عاصیوں کے لیے والیل ہے رحمت کا سحاب

ہر مرض کی ہے دوا اس میں یہ تریاق بھی ہے
یہ ہے سرکارؐ کا اعجاز کہ شافی ہے لعاب

امتی بھیجتے ہیں جب بھی درود اور سلام
آپؐ دیتے ہیں محبت سے محبت کا جواب

اُنؐ کی آمد ہو کہ مائل بہ گرم ہوجائیں
آنکھیں بھر آتی ہیں آ جاتا ہے محفل پہ شباب

آپؐ خالق کی زیارت سے شرف یاب ہوئے
ایسا رتبہ نہ کسی کا نہ کسی آنکھ میں تاب

وہ سفر طیبہ کا معراج سے کچھ کم تو نہیں
ہر قدم شوق نے جب پیار سے چومی تھی رکاب

شہر طیبہ سے نکلتے ہوئے ڈرتے ہیں وہ لوگ
چاہتے ہیں جو پسِ مرگ مدینے کی تراب

ترے مداح کا ارمان ہے پیارے ممدوح
مدح خوانی کا شرف پائے کبھی پیشِ جناب

ڈھانپ لیں آنکھیں کہ جاتی نہ رہے بینائی
حسن سرکارؐ کی حسانؓ بھی لا پائے نہ تاب

باوضو سوچ ہو ہر لفظ ہو باندھے احرام
پھر کہیں جا کے کھلا کرتے ہیں نعتوں کے گلاب

داستانیں ہوں نئی، باب نئے، بات نئی
عشق بے تاب کو مقصود ہے بے مثل کتاب

مقصود احمد تبسم، دبئی

نعت شریف

یہ تاج خود اپنے سر پہ رکھنا، شرف یہ خود اپنے نام لکھنا
بلال جیسے نصیب پالو، تو خود کو ان کا غلام لکھنا
ثنائے محبوب کبریا میں، کچھ ایسی بن جائے اپنی عادت
سلام پڑھ کر درود لکھنا، درود پڑھ کر سلام لکھنا
ہمیں خدا کی کتاب یہ بھی بتا رہی ہے بنام احمدﷺ
رؤف لکھنا، کریم لکھنا، عظیم و ذی احتشام لکھنا
خدا نے ان کے لیے کیا ہے، انہی کا ذکر بلند اونچا
خدا کی سنت یہی ہے پیارے، نبی کو عالی مقام لکھنا
جو ذکر صبح مدینہ کرنا ، تو کرنا قرآں کی روشنی میں
قلم میں ایماں کا نور بھرنا، تو شہر طیبہ کی شام لکھنا
بغیر توفیق رب احمد، کسی سے ممکن نہیں ہے منظر
انہیں تسلسل سے یاد رکھنا، انہیں مسلسل مدام لکھنا

منظر عارفی
کراچی

نعت شریف

عشق جس کو بھی مصطفیٰ سے ہے
بس وہی آشنا خدا سے ہے
صرف اتنا ہی جانتا ہوں میں
میری پہچان مصطفیٰ سے ہے
وجہ تخلیق کائنات ہیں آپؐ
زندگی آپؐ کی عطا سے ہے
دہر میں اُس کو کیا کمی ، جس کا
رابطہ شاہؐ دوسرا سے ہے
وہ درِ مصطفیٰؐ پہ جھک جائے
خوف جس کو کسی سزا سے ہے
اُن کا منظور سے ہے ربط یہی
جو سخی کا کسی گدا سے ہے

منظور وزیر آبادی

نعت شریف

نعت لکھنے کا اگر مجھ کو قرینہ آ جائے
جتنا دشوار ہو جینا مجھ جینا آ جائے

ڈوبنے والے ! کبھی دل سے پکارو تو انہیں
خود بھنور لے کے کنارے پہ سفینا آ جائے

ایسی رحمت کی گھڑی بھی کوئی آ سکتی ہے
میں مدینے میں رہوں مجھ میں مدینہ آ جائے

مجھ گنہگار بھکاری کی یہی جنت ہے
ان کی نسبت کا مرے ہاتھ خزینہ آ جائے

اس سفر میں کبھی تھکنے نہیں دل اور پاؤں
جس سفر میں کہیں احساسِ مدینہ آ جائے

ہو تو سکتا ہے اگر آپ کرم فرما دیں
میری آنکھوں سے مرے دل میں مدینہ آ جائے

منور جمیل

نعت شریف

بخدا عفو و عطا دور نہیں
ان کے در سے یہ گدا دور نہیں
آتش غم کے تپیدو ! مژدہ
ان کے دامن کی ہوا دور نہیں
باب جبریل ہے آنے والا
سائلو وقت سخا دور نہیں
بند کی آنکھ نظر آنے لگا
مجھ سے گنبد وہ ہرا دور نہیں
جب ہیں وہ پاس ہمارے تو ہم
دور ہو کر بھی ذرا دور نہیں
شافع حشر کو راضی کر لو
حق تعالیٰ کی رضا دور نہیں
خاک طیبہ ہے اگر پاس ترے
جان لے تجھ سے شفا دور نہیں
ہمیں قرآن بتاتا ہے عروس
در احمد سے خدا دور نہیں

محمد نجم الدین عروس

نعت شریف

نور ایماں کا سمندر ہیں رسول ﷺ رحمت یزداں کا مظہر ہیں رسول ﷺ
سرنگوں ہیں ان کے آگے بت کدے وحدت ایقاں کا منبر ہیں رسول ﷺ
کاملوں کو جن کی ہر دم احتیاج وہ شہنشاہ مکبر ہیں رسول ﷺ
گمراہوں کو راہ دکھلاتے ہیں یہ ہادیٔ برحق ہیں رہبر ہیں رسول ﷺ
ظلمتوں کے دکھ میں دنیا تھی گھری خلق کو نور مبشر ہیں رسول ﷺ
نام سے ان کے معطر باغ و بن زعفران و مشک و عنبر ہیں رسول ﷺ
ان کی ذات عالیہ ہے بے خزاں زرد رت میں بھی گل تر ہیں رسول ﷺ
دین احمد ﷺ وجہٗ عز و وقار کیوں نہ ہو حق کے پیمبر ہیں رسول ﷺ
ذکر ان کا باعث انعام ہے میرے آقا، میرے سرور ہیں رسول ﷺ
میرے دل سے ان کی نسبت خاص ہے میری جان و دل کے اندر ہیں رسول ﷺ

گلشن ہستی ہے جس سے مشکبار
یاسمیں وہ بوئے اطہر ہیں رسول ﷺ

نجمہ یاسمین یوسف

لاہور

نعت شریف

سر گردوں بھی چرچا ، آپ کا ہے زمانہ نام لیوا،آپ کا ہے
احاطہ آپ کا ممکن ہو کیونکر فلک نقشِ کف پا، آپ کا ہے
میانِ حشر دربارِ خدا میں مرا ناجی حوالہ ، آپ کا ہے
قط آقا گزرتے ہیں ادھر سے مرا دل ہے کہ جادہ، آپ کا ہے
رسائی آپ تک ہے امتی کی خدا کے ساتھ رشتہ، آپ کا ہے
پہاڑوں کی بلندی سے اتر کر رواں صحرا میں دریا ، آپ کا ہے
معافی، درگزر، ایثار، احساں وتیرا رحم کرنا، آپ کا ہے
شکستہ پر کو بھی اڑنا سکھایا فلک پیما پرندہ، آپ کا ہے
سکڑ کر رہ گئی آغوش دنیا فقط دامن کشادہ، آپ کا ہے
کوئی تو صورت تعبیر نکلے مری آنکھوں میں سپنا، آپ کا ہے

نجیب اہل جفا کی مجلسوں میں
خد اکا ذکر ہے یا، آپ کا ہے

نجیب احمد

نعت شریف

کنکری مصطفٰے اُٹھاتا ہے
ذمہ داری خدا اُٹھاتا ہے
بارِ غم سے میں جب بھی گرتا ہوں
میرا غم خوار آ اُٹھاتا ہے
شوقِ دیدار! تیرے کیا کہنے
پاؤں کو آبلہ اُٹھاتا ہے
تو وہ منبر سے جا اُٹھاتا ہے
میری خاطر وہ روئے غاروں میں
ناز جس کے خدا اُٹھاتا ہے
دستِ جبر اُس پہ جو دراز کرے
اُس پہ دستِ عطا اُٹھاتا ہے
سنگ ریزوں کے واسطے بھی وہ
ہاتھ بہرِ دُعا اُٹھاتا ہے

نصیر احمد اسیؔر چشتی
گوجر خان

نعت شریف

پھولوں سے سج گیا دل ،خوشبو میں بس گیا دل
توصیف مصطفےٰ میں مصروف جب ہوا دل
یہ رحمتوں کی بارش ، یہ بے حجاب جلوے
کیا طور کی حقیقت ہے عرشِ کبریا دل
اس دل پہ ناز کیجیے جو ہو ریا سے خالی
ہے دو جہاں سے بڑھ کر قیمت میں بے ریا دل
بے چینیوں سے کہہ دو آئیں نہ پاس میرے
اب نعت مصطفےٰ میں مصروف ہے مرا دل
اُس راستے کے کانٹے ہیں رشک صد گلستاں
زخموں سے چور ہو کر لگتا ہے بے بہا دل
سرمایہ نظر ہے اب داغ عشق احمدؐ
یہ شمع جل گئی تو رہتا ہے پُر ضیا دل
میں کون ہوں ،کہاں ہوں سدھ بدھ نہیں کچھ اسکی
بطحا کی وادیوں میں یوں کھو گیا مرا دل
زیدی ، اس آئنے میں دیکھا تھا اُن کا جلوہ
اُس دن سے بن گیا ہے جام جہاں نما دل

نظر زیدی

نعت شریف

وفور شوق میں اشکوں سے جب لکھا ترا نام
دعائے نیم شبی میں چمک اٹھا ترا نام
ہو تیرا ذکر تو صحرا میں پھول کھلتے ہیں
جہان دل کیلئے صبح کی ہوا ترا نام
دکھائی دیتا ہے ہر سو ترے جمال کا رنگ
سنائی دیتا ہے ہر پل مرے شہا ترا نام
ترے حوالے سے مانگوں تو کیا نہیں ملتا
قبولیت کی سند، مقطع دعا ترا نام
نہیں ہے خوف تلاطم کہ میری کشتی کو
کنارے ڈھونڈنے نکلتے ہیں جب لیا ترا نام
سفر مدینے کا کچھ ایسے کٹتا جاتا ہے
رواں ہے شوق مرا اور رہنما ترا نام
جبین نور پہ روز ازل سے لکھا ہے
بڑے قرینے سے اے شاہ انبیاء ترا نام

نور محمد جرال
امریکہ

نعت شریف

جو چشمِ تر کو ہی کافی خیال کرتے ہیں
وہ عرضِ حال اضافی خیال کرتے ہیں

کوئی بھی کام جو ثابت نہیں محمدؐ سے
اُسے وفا کے منافی خیال کرتے ہیں

یہ پیروی ہے کہ ہم بھوک رکھ کے کھاتے ہوئے
نبی کی بات کو شافی خیال کرتے ہیں

ہے احترام، کہ وہ نام خواب میں ہو اگر
تو خود کو خواب میں حافی خیال کرتے ہیں

ادائے توبہ سکھائی ہے مصطفےٰ نے ہمیں
ہم اس کو رُوح کی صافی خیال کرتے ہیں

گناہ گار بہت ہیں یہ امتی لیکن
ندامتوں کو تلافی خیال کرتے ہیں

درِ حضور پہ مجھ سے یقین والے بہت
جو حاضری کو معافی خیال کرتے ہیں

پرو رہی ہوں نبی جی کی شان میں موتی
جو سادہ دل ہیں، قوافی خیال کرتے ہیں

نورین طلعت عروبہ
راولپنڈی

نعت شریف

جو ذکر مدینہ پر بہتے ہیں مرے آنسو
روداد غم ہجراں کہتے ہیں مرے آنسو
دل یاس کی تاریکی سے جو لگتا ہے گھبرانے
تو مشعل جادہ پھر بنتے ہیں مرے آنسو
اے رحمت عالم ہو مجھ پر بھی نگاہ کرم
دستک در رحمت پر دیتے ہیں مرے آنسو
اے جان جہانِ کل ہو جائیں گے یہ بھی امر
گر خاک مدینہ میں ملتے ہیں مرے آنسو
مقبول ہو عاجز کی یا رب یہ ثنا خوانی
اب نعت محمدﷺ کی پڑھتے ہیں مرے آنسو

وقاص عاجز
گوجرانوالہ

نعت شریف

ہر گام ہے وہ سرورِ دیں ﷺ کی نگاہ میں
جو جو بھی خوش نصیب ہے طیبہ کی راہ میں

ہر چہرے پر ہے نور کی چادر تنی ہوئی
یا رب میں آ گیا ہوں یہ کس جلوہ گاہ میں

آئیں بصد نیاز جہاں کجکلاہ بھی
پہنچا خوشا فقیر بھی اس بارگاہ میں

تقدیس کیا ہے کوئی بتائے تو کس طرح
شہرِ نبی ﷺ کی شام میں اس کی پگاہ میں

کر دے ہر ایک گوشۂ انفاس مشکبو
تاثیر ہے وہ ارضِ کرم کی گیاہ میں

دنیا و دیں میں ٹھہرا ہے وہ فرد کامیاب
حاضر ہوا جو صفہ کی اس درسگاہ میں

وہ وادیٔ عقیق، وہ خندق، قبا، احد
اک سلسلہ ہے نور کا حدِ نگاہ میں

ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہیں عثمان اور علی رضی اللہ عنہما
تھے کیسے کیسے لوگ نبی ﷺ کی سپاہ میں

بس ایک ان کا لطف و کرم کام آ گیا
کیا کیا نہیں تھا ورنہ تو فردِ گناہ میں

یہ بے نوا ہو روزِ جزا اے مرے خدا!
محبوب کائنات کی رحمت پناہ میں

دنیا و آخرت میں پیمبر ﷺ کا ساتھ ہو
ہر آن التجا ہے یہ بار الٰہ میں

فیضان ہے بس آپ ﷺ کے حسن و جمال کا
جتنی بھی روشنی ہے قمر مہر و ماہ میں

محمد یٰسین قمر
واربرٹن

نعت شریف

رحمت عالم، نورِ مجسم، صلی اللہ علیہ وسلم
حرمت انساں، نازش آدم، صلی اللہ علیہ وسلم
کامل و اکمل، حاضر و ناظر، مشفق و یاور، حامی و ناصر
وجہ وجودِ حوا و آدم، صلی اللہ علیہ وسلم
جس نے بھی ان کو ہے پکارا، بن گئے ہیں وہ اس کا سہارا
دور ہوئے ہیں اس سے سب غم، صلی اللہ علیہ وسلم
میرا دونوں جہاں میں اثاثہ، ان سے نسبت ان سے ناطہ
میرے مونس، میرے ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
میرے ملجا میرے ماؤی، میرے رنج والم کا مداوا
میرے وردِ زباں ہے ہر دم، صلی اللہ علیہ وسلم
یوسف بحرِ غم میں گھرا ہے، اس کے لب پہ ایک صدا ہے
سنورے زلفِ حیاتِ برہم، صلی اللہ علیہ وسلم

محمد یوسف ورک
شاہدرہ لاہور

اشتہار

ممتاز محقق اور نقاد پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی سے گفتگو

انٹرویو......محمد محسن عابدی' ڈاکٹر غلام حسین زاہد، میاں عابد حسین قادری

ڈاکٹر اسحاق قریشی صاحب کا تعلق شہر نعت فیصل آباد سے ہے۔ تحقیق وتنقید نعت کے حوالے سے ان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ۔''برصغیر میں عربی نعت'' کے عنوان سے ان کا پی ۔ایچ۔ڈی کا مقالہ نعت کا شغف رکھنے والوں کیلئے بہت اہم دستاویز ہے۔ڈاکٹر صاحب ممتاز ماہر تعلیم ہونے کے سبب بہت سے تعلیمی اداروں سے بھی وابستہ ہیں اور ان اداروں میں ہونے والے تحقیقی معیار کا بھی براہ راست مشاہدہ کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ بھی ان کے بہت سے معتبر حوالے ہیں۔قارئین مدحت کیلئے ان سے ہونے والی تازہ ترین گفتگو پیش کی جارہی ہے جو نعت فورم فیصل آباد کی ٹیم نے ترتیب دی جس پر میں ان سب احباب کا بھی شکر گزار ہوں۔[مدیر]

مدحت کی جانب سے کیے جانے والے سوالات

1- عربی نعت پہ تحقیق کا خیال کیسے آیا اور کون سا جذبہ اس کا محرک بنا؟

2- آپ کا مزاج بنیادی طور پہ نثری ہے پھر تحقیق کیلئے شاعری کا انتخاب کیوں؟

3- نعتیہ تحقیق کے سفر میں کن کن مشکلات سے گزرنا پڑا؟

4- اپنے کئے ہوئے تحقیقی کام سے اب مطمئن ہیں یا بطور نقاد اس میں کوئی تشنگی محسوس کرتے ہیں؟

5- آپ کے خیال میں عربی نعت کے کون کون سے پہلو اور زاویئے ابھی تک تشنۂ تحقیق ہیں؟

6- برصغیر کی عربی نعت کے مطالعے میں ذاتی طور پہ آپ کس شاعر سے متاثر ہیں اور اس کی خاص وجہ؟

7- اردو شعر وادب کا ذوق رکھنے والوں کو عربی شاعری کا مطالعہ کرنا چاہیے؟

8- اگر ہاں تو کن کن شعراء کے مطالعے کو لازمی قرار دیں گے؟

9- زندگی کا ایسا کام جسے کر کے بہت اطمینان محسوس کرتے ہوں؟

10- کوئی ایسا کام جس کو کرنے کی حسرت اور خواہش اب بھی دل میں موجود ہو؟

11- پاکستان بننے کے بعد کی نعتیہ فضا میں کن کن شعراء نے بنیادی کردار ادا کیا؟

12- آپ سیرت ایوارڈ کے ساتھ بھی عرصہ دراز سے منسلک ہیں۔ کیا اس کے معیار اور طریقہ کار سے مطمئن ہیں؟

13- ہر سال نعتیہ کتب کے انعامات اور پوزیشنز پر انگلی اٹھاء جاتی ہے اس حوالے سے کیا کہیں گے؟

14- مظفر وارثی صاحب نے ایک بار اسی لئے اس کا بائیکاٹ بھی کیا تھا اور یہ سلسلہ کیا ابھی بھی جاری ہے؟

15- اس کے طریقہ کار میں بہتری کی کیا تجاویز آپ کے ذہن میں ہیں؟

16- ادبی رسائل کیلئے تحقیقی مضامین لکھنے والے ناپید ہو گئے ہیں اس ضمن میں کیا کہتے ہیں؟

17- کیا یہ درست ہے کہ بزرگ نثر نگاروں نے اپنے پیچھے ن ء ٹیم تیار کرنے میں کوتاہی کی ہے اور ابھی بھی اس طرف توجہ نہیں دی جا رہی؟

18- آج کا ادیب حمد و نعت پہ تنقید کرنے کو خلاف ادب سمجھتا ہے آپ کی کیا رائے ہے؟

19- ادبی کانفرنسز میں حمد و نعت کو نظر انداز کیا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے اور اس کا تدارک کیونکر ممکن ہے؟

20- نعت اکیڈمی فیصل آباد کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ مدحت اور نعت فورم کیلئے کیا پیغام یا تجاویز دیں گے؟

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کا نام وابستگان نعت کے لیے کسی تعارف کے محتاج نہیں' ان کا وقیع علمی وتحقیقی کام ان کا تعارف اور پہچان ہے۔ انہوں نے عربی نعت میں پی ایچ ڈی کی' ایم اے عربی کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی اور گولڈ میڈل حاصل کیا' ایم اے اسلامیات کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی اور ایم اے ایڈوانس عربی کی ڈگری ریاض یونیورسٹی سعودی عرب سے حاصل کی۔ انتالیس سال ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بطور پروفیسر اپنی خدمات سرانجام دیں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد وائس چانسلر محی الدین اسلامک یونیورسٹی آزاد کشمیر اور ڈین جی سی یونیورسٹی فیصل آباد رہے۔ صدر مرکز تحقیق فیصل آباد ہیں اور نعت اکیڈمی فیصل آباد کے روح رواں بھی ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی فقہی بصیرت اور اسلامی معاشرت کی تشکیل جدید' نغمات سیرت' حضور اکرمؐ پیغمبر امن و سلامتی اور جمال نقشبند جیسی شہرہ آفاق کتابوں کے منصف ہیں آج کل مختلف تعلیمی اداروں، یونیورسٹیوں' آرگنائزیشنز اور اسلامک کانفرنسز میں علمی و فکری لیکچر دیتے ہیں' قارئین مدحت کے لیے ان سے کی گئی گفتگو پیش کی جارہی ہے۔

اپنے ابتدائی ایام کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد والدین مہاجر ہو کر آئے اور فیصل آباد میں سکونت اختیار کی اور میں لاہور میں تعلیم کے سلسلہ میں آ گیا۔ اس وقت اردو لازمی مضمون نہ تھا اس لئے ہم نے اردو باقاعدہ نہ پڑھی۔ اسلامیہ کالج انٹر میں میرے اچھے نمبر تھے اور نمایاں پوزیشن بھی جس کی وجہ سے سب لوگ قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے' انٹر میں عربی کے ساتھ فلسفہ بھی پڑھا۔

بی اے کے لیے پنجاب یونیورسٹی میں ایک قانون تھا کہ طالب علم اپنی مرضی سے مضمون لے سکتا تھا سو میں نے عربی کا انتخاب کیا۔ تین پیپر ریگولر اور دو چوائس کے ہوتے تھے' اس طرح بی اے کیلئے پانچ پیپر دیئے' عربی آنرز کا میں اکیلا طالب علم تھا استاد کی محبت تھی انہوں نے بہت اچھا پڑھایا اور پھر میں پڑھتا چلا گیا' بی اے میں بھی اچھے نمبر آئے اور پوزیشن بھی۔

ایم اے کے لیے چوائس تھی' کالج اساتذہ اور دوستوں کا مشورہ تھا کہ میرے فلاسفی میں نمبر زیادہ ہیں اس لئے فلاسفی پڑھوں' مگر میں نے عربی کو ترجیح دی جس پر اسلامیہ کالج والے خوش نہیں تھے۔ انہوں نے مجھے قائل کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ علامہ اقبال نے بھی فلسفہ پڑھا اور اس پہ آپ کو یونیورسٹی سے سکالرشپ بھی ملے گا۔ مگر میں نے سکالرشپ نہ لیا اور عربی کو ایم اے کے لیے ترجیح دی۔ اللہ کے فضل و کرم سے ایم اے عربی میں پنجاب یونیورسٹی میں ٹاپ کیا جس سے یونیورسٹی' اساتذہ اور طالبعلموں میں مزید قدر و قیمت میں اضافہ ہوا' ملازمت کے حصول کے لیے زیادہ وقت نہ لگا اور ساہیوال میں عربی (مضمون پڑھانے) کے لئے لیکچرر کی نوکری مل گئی' اس طرح عربی لگاتار میرے ساتھ رہی' ایک سوال کے جواب میں پروفیسر اسحاق قریشی نے بتایا کہ مجھے عربی

سے بڑی دلچسپی تھی اس دلچسپی کو پورا کرنے کیلئے اور عربی پڑھنے' سیکھنے کیلئے والد صاحب کی ذاتی لائبریری سے استفادہ کرتا' والد صاحب کی بہت بڑی لائبریری تھی اگر چہ گھر کے حالات اتنے اچھے نہ تھے مگر کتاب کے سلسلہ میں والد صاحب بخل سے کام نہ لیتے تھے اسی طرح کتابیں ملتی گئیں اور لائبریری میں اور وسعت آتی گئی' آج بھی دیکھتا ہوں تو گھر کی لائبریری میں فسٹ ایئر' سیکنڈ ایئر' تھرڈ ایئر کے نوٹس تک موجود ہیں۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عربی سے تو میری دلچسپی تھی مگر نعت کا شوق اور ذوق دادا جان سے ملا' انہوں نے بتایا کہ گورنمنٹ آف پاکستان کا سعودی عرب سے کوئی معاہدہ ہوا جس پر ہم 13 لوگ ریاض یونیورسٹی داخل ہوئے تھے' ریاض سے مدینہ بذریعہ ہوائی جہاز جا رہے تھے کہ پائلٹ نے بتایا مدینہ شریف آ رہا ہے جس پر بے ساختہ ایک شعر زبان پر آ گیا۔

یہ کہہ کہہ کے دل کو سنبھالا ہے میں نے
سنبھل جا مدینہ قریب آ رہا ہے

وہاں حاضری کے وقت ذہن میں یہ خیال آیا کہ یہ وہ دربار ہے جہاں بڑے بڑے لوگ، بڑے بڑے وزیر' مشیر اور بادشاہ آتے ہیں اور میں بھی اس وقت اس دربار کے سامنے مواجہ شریف کے پاس کھڑا ہوں تو مجھے کچھ کرنا چاہئے۔ وہیں ارادہ کیا کہ میں نعت پر کام کروں اور وہ بھی عربی میں۔ کیونکہ ہم برصغیر کے رہنے والے ہیں اور عربی سعودی عرب وخلیج کے رہنے والوں کی زبان ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ؐ کی شان میں عربی میں ہی نعت کہتے تھے۔ میں تقریباً پونے دو سال وہاں رہا اس دوران وہاں بھی اور واپس آ کر بھی نعت پر کام کرتا رہا۔ تین چار سال کی محنت کے بعد محسوس ہوا کہ منزل قریب ہے۔ اس تلاش وجستجو کے سفر کے دوران عربی نعت کے بڑے بڑے نام سامنے آئے۔ محنت اور کاوش کے نتیجہ میں اپنے پی ایچ ڈی تھیسز کے لیے بہت مواد حاصل ہو چکا تھا۔ جس تحقیقی مقالے پر مجھے پی ایچ ڈی کی ڈگری سے نوازا گیا اس کو اقبال اکیڈمی اور محکمہ اوقاف نے کتابی صورت میں شائع بھی کیا۔

نعت پر تحقیق اور تنقید کے معیار کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ نعت کے لیے تشنگی تو ہر وقت رہتی ہے مگر مجھے یقین و اعتماد ہے کہ میں نے نعت کے حوالہ سے جو تحقیقی کام کیا ہے وہ اچھا اور

درست ہے اور اس پر مجھے قدرے اطمینان ہے۔لیکن بہر حال ہر کئے ہوئے کام میں بہتری کی گنجائش موجود رہتی ہے۔آج کے دور میں نعت پر تحقیقی کام کے حوالہ سے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ڈاکٹر ریاض مجید نے نعت پر بہت اچھا کام کیا ہے جس کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ڈاکٹر اسحاق قریشی نے نعت کے موضوع پر سوال کے جواب میں کہا کہ نعت میں رسول اکرمؐ کی ذات وصفات اور آپ کی سیرت کو جتنا زیادہ پیش کیا جائے نعت کے حسن میں اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے۔نعت کے معیار پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی نے نعت کا سلیقہ دیدیا۔انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں نعتیہ شاعری کی اور نعت کا حق ادا کر دیا ہے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان بننے کے بعد ذرائع ابلاغ ٹی وی، ریڈیو، چینل، سی ڈی وغیرہ کے ذریعہ نعت کو بہت فروغ حاصل ہوا۔اب فروغ تو بہت ہو چکا مگر معیار نیچے آ رہا ہے۔اب نعت ضرورت کے تحت لکھی اور پڑھی جارہی ہے ۔نعت کیلئے جذبوں کی صداقت ضروری ہے ۔حفیظ تائب پاکستانی نعت نمایاں نام ہے۔انکے کلام میں خالص وارفتگی اور کامل سپردگی نظر آتی ہے۔صوفی افضل فقیر کا نعتیہ مجموعہ بہت اچھا ہے اس میں سوز بھی ہے اور گداز بھی ۔انہوں نے عربی شاعری میں نعت کی بڑی خدمت کی ہے ۔انہوں نے رباعیات لکھیں جو اس سے قبل عربی نعت میں نہ تھیں۔پیر نصیر الدین نصیر کی شاعری بھی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔ریاض مجید کا نام بھی نعتیہ شاعری کے حوالے سے بہت نمایاں ہے۔اس موقع پر ڈاکٹر اسحاق قریشی نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم گنبد خضریٰ کے سامنے بیٹھے تھے کہ ڈاکٹر سعید الرحمٰن نے کہا کہ اس موقع پر کوئی شعر ہو جائے تو میں ریاض مجید کی نعت کا یہ مصرعہ پڑھا کسی مکان میں ایسا مکیں نہیں ہوگا......اس افتخار میں یکتا ہے گنبد خضراء

ان کے کلام نے ہمیں رلا کر رکھ دیا۔سیرت ایوارڈ کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ ایوارڈ گورنمنٹ آف پاکستان کی طرف سے دیا جاتا ہے اور یہ حقدار کو ملنا چاہیے جس بھی شاعر کی کتاب ایوارڈ کے حصول کے لیے آئے اس کی لکھی کتاب پڑھنی چاہیے ۔صرف چند شعر پڑھ کر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے اس طرح کے عمل کو میں ناانصافی خیال کرتا ہوں۔میرے خیال میں مقابلے کے لیے بھیجی جانے والی کتابوں پر شاعر کا نام نہیں ہونا چاہئے تا کہ جج کو علم ہی نہ ہو کہ یہ کس

کی کتاب ہے اور اس طرح وہ شاعری کے معیار پر ہی فیصلہ دیں گے۔نعت اکیڈمی فیصل آباد کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہاں مشاعروں کا اہتمام نہیں بلکہ نعت پڑھنے والوں کی تربیت کی جاتی ہے۔نعت اور مدحت والوں کیلئے پیغام دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مدحت رسالہ میرے پاس آتا ہے جو اپنے انداز پیشکش کی بدولت بہت اچھا لگتا ہے۔پنجاب میں ایک ادبی نوعیت کے پرچے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی جس کو مدحت نے بڑے اہتمام سے پورا کیا ہے۔کراچی میں صبیح رحمانی کا نعت رنگ اپنے تنقیدی اور تحقیقی معیار کی بدولت سب سے نمایاں ہے۔نعت کے حوالہ سے تجاویز دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ضروری ہے کہ نعت لکھنے والا نعت کی عظمت کو سمجھتا ہو،رواداری میں نہ لکھا جائے ،اپنے آپ کی شہرت کیلئے نہ لکھا جائے، بلکہ محنت کو زادِ سفر بنا کر لکھا جائے ۔اگر اپنے کام کے ساتھ اخلاص اور صدق دل سے محنت ہو گی تو اللہ بندے کو شہرت اور عزت دونوں سے نواز دیتا ہے۔نعت میں صرف اور صرف ممدوح کی خوشنودی ہی پیش نظر رہے تو بات بنتی ہے۔ان صحابہ کرام سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہوسکتا ہے جن کو براہ راست صاحبِ نعت کے سامنے اس سعادت کو حاصل کرنے کا شرف عطا ہوا۔آپ ﷺ نے خود نعت سنی بھی اور پھر اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انعام واکرام سے بھی نوازا۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ فروغ عشق مصطفیٰ اور فروغ نعت کے ذریعہ دہشت گردی سے نجات مل سکتی ہے ۔بنیادی طور پر گھروں میں اسلامی تربیت کی کمی سے نوجوان غلط راستوں کی طرف نکل جاتے ہیں،اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اور اس کی تربیت کا عمل گھر سے شروع ہوتا ہے۔اگر والدین اور اساتذہ اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کریں تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

مسقط میں مدحت کے عنوان سے نعتیہ ادبی نشست

رپورٹ: مروت احمد

ممتاز و مایہ ناز نعت گو شاعر ،مقبول و محبوب خوش الحان ثنا خوان اور معروف ٹی وی میزبان ، سرور حسین نقشبندی کی ادارت میں لاہور سے با قاعدگی سے شایع ہونے والے جداگانہ اسلوب کے حامل نعتیہ جریدے مدحت کی مناسبت سے گزشتہ دنوں سلطنت عمان کے دارالخلافہ مسقط کے ایک معروف فور سٹار ہوٹل ،فندق روی میں الفا ایونٹس عمان کے زیر اہتمام تیسری شاندار نعتیہ شعری محفل منعقد ہوئی ،جس میں سرور حسین نقشبندی نے اپنے شاگرد رشید ، مقامی پاکستانی تاجر اور ثنا خوان ، غلام مرتضٰی قادری کی خصوصی دعوت پر شرکت کی۔ انہوں نے اپنی مقبول عام نعتیہ شاعری اور دلگداز آواز کی بدولت اس روح پرور تقریب ،جس کے مہمان خصوصی ،سلطنت عمان میں پاکستانی سفارت خانے کے سبکدوش ہو کر وطن عزیز ، پاکستان واپس جانے والے ہر دل عزیز اور انسان دوست کونسلر ، شوکت علی چودھری تھے ، کا حسن دوبالا کر دیا۔ اس دلکش تقریب میں شوکت علی چودھری کی قومی جذبہ خدمت سے سرشار، مثالی سفارتی خدمات اور سرور حسین نقشبندی کی ، عالمی اردو ادبی منظر نامے پر اپنی تمام تر ہمہ جہت تخلیقی اور تحقیقی رعنائیوں کے ساتھ پوری آب و تاب سے جلوہ گر ، اپنے نعتیہ جریدے مدحت کے ذریعے اور بہ طور ٹی وی میزبان فروغ نعت کے سلسلے میں گراں قدر اور انتھک کاوشوں کے اعتراف میں فہد نواز چیمہ اور نوید قمر نے بالترتیب ، دونوں شخصیات کو عمدہ خراج تحسین پیش کیا جبکہ میر محفل ، نیک دل اور خیر کی تجسیم ، اہل ثروت پاکستانی شخصیت ، حاجی محمد خان قادری محمودی، مدحت کے پیشکار اور اہم پاکستانی ،صفدر علی شاد ،مہمانان اعزازی،معروف عمانی شخصیات، سید فیاض علی شاہ،محمد پرویز ابو ہارون ،مولا بخش البلوشی اور ڈاکٹر اسد محمود، سرکردہ پاکستان شخصیات، شاہد بشیر، محمد یاسین بھٹی،شہزاد رضا ، میاں محمد منیر اور محمد رفیق چودھری، نیز مہمانان خاص،معروف سماجی شخصیات ،ارشد علی خان ، چودھری محمد عباس اور تجمل اقبال جامی ، برکا میں سرکردہ پاکستانی بزرگ سماجی شخصیت، حاجی محمد بوٹا ،الباطنہ شمالی میں مشہور پاکستانی تاجر، چودھری عابد مجید اور معروف

صنعتکار، چودھری محمد شہزاد، مسقط میں پاکستانی ادب و ثقافت کی ترویج و ترقی کے لیے خلوص دل سے سرگرم عمل، تقریب کے منتظم اعلی اور الفا ایونٹس عمان کے روح رواں، فہد اویس منیر، باکمال پاکستانی عالم، خطیب اور استاد، علامہ محمد الیاس شاہ ہاشمی، اہم تاجر کلیم بیگ اور میزبان غلام مرتضٰی قادری نے انہیں یکے بعد دیگرے یادگاری نشانات پیش کر کے ان کی بھرپور پزیرائی کی۔ قبل ازیں شوکت علی چودھری اور سرور حسین نقشبندی کا تقریب گاہ میں تشریف آوری پر فہد اویس منیر کے ہمراہ میاں محمد منیر، حاجی محمد خان قادری محمودی، غلام مرتضٰی قادری، کلیم بیگ اور نوید احمد خان نے تر و تازہ پھولوں کے ساتھ پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اس پرمسرت موقع پر سرور حسین نقشبندی بے ساختہ کہہ اٹھے کہ وہ مسقط ایئر پورٹ پر اور ہوٹل میں اپنے والہانہ استقبال، ممتاز و معتبر اور مقبول و محبوب پاکستانی شخصیت، حاجی محمد خان قادری محمودی کے گھر پر حد درجہ شفقت اور لطف و عنایات سے معمور قیام اور مہمان نوازی، سراپا خلوص و محبت، ہم وطن اہل ثروت میزبانوں، حاجی عرفان محمود خواجہ اور حافظ مبشر محمود پاشا کی دلی چاہت سے لبریز، پروقار ضیافت اور قدر افزائی نیز ادب پرور پاکستانی صنعتکار محمد ندیم عظیمی کا پرتکلف ناشتہ ہرگز نہیں بھول پائیں گے۔

مدحت کی کاروائی کا آغاز جانی پہچانی صحافی شاعرہ عذرا علیم کے افتتاحی کلمات کے بعد پاکستانی طالب علم حافظ حسین محمد اور تاجر، حافظ فیصل سلطان نے باری باری تلاوت قران کریم سے کیا۔ پھر غلام مرتضے قادری نے نعت پیش کی اور دو مذکورہ بالا مقررین کے مضامین کے بعد پاکستان سوشل کلب عمان کے جنرل سیکرٹری محمد زعیم اختر نے سرور حسین نقشبندی اور شوکت علی چودھری کے لیے توصیفی کلمات ادا کیے۔ انہوں نے کلب کی رکنیت کے ان گنت فوائد پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حاجی محمد بوٹا، چودھری عابد مجید اور چودھری محمد اسلم شہزاد نے فہد اویس منیر کے ہمراہ شوکت علی چودھری کو انکی بہترین سفارتی خدمات کے اعتراف میں خصوصی لوح اعزاز پیش کی۔ جبکہ اس موقع پر ممتاز و مایہ ناز پاکستانی صحافی، شہزاد رضا، معروف عمانی بینکر اور کرکٹر مولا بخش البلوشی، پاکستان سوشل کلب کے چیئر مین، میاں محمد منیر، ''مدحت'' کے پیش کار، صفدر علی شاد اور معروف پاکستانی ادبی و ثقافتی شخصیت، عذرا علیم کی بھی اعزازی نشانات کے ذریعے پزیرائی کی گئی۔ اس موقع پر حاجی محمد بوٹا کے دو پوتوں کی ولادت کی خوشی میں کیک بھی کاٹا گیا۔ پھر سرور حسین نقشبندی نے پرتاثیر خوش الحانی

کا عمدہ مظاہرہ کرتے ہوئے شرکائے محفل، جن میں خواتین بھی شامل تھیں، کے دلوں کو نورِ ایمانی کی دولت سے خوب مالا مال کیا، جنہوں نے ان کو بار بار داد و تحسین سے نوازا۔ ان کے بعد شوکت علی چودھری نے حبِ رسول ﷺ، آپ ﷺ کی اطاعت اور مدح سرائی کی فضیلت اجاگر کی اور سرور حسین نقشبندی کے ایمان افروز نعتیہ کلام اور ان کی پرسوز ثنا خوانی کو بہت سراہا۔ انہوں نے چودھری محمد اسلم آف صحار اور فہد اویس منیر سمیت اپنے تمام احباب اور منتظمین تقریب کی جانب سے ان پر نچھاور کی جانے والی پرخلوص اور بے پایاں محبتوں کا بھی دلی شکریہ ادا کیا۔ پھر تقریب کی ناظمہ عذرا علیم نے الفا ایونٹس عمان کی جانب سے مدحت کے جملہ تعاون کنندگان اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں غلام مرتضے قادری نے شیخ الاسلام، ڈاکٹر طاہر القادری کے عرفان القرآن کے نام سے ترجمہ شدہ قرآن مجید کے کچھ نسخے اور سرور حسین نقشبندی نے مدحت کے چند شمارے چیدہ چیدہ شخصیات کی نذر کیے۔

آخر میں پاکستان اسکول صحار کے بانی اور اس کی پہلی انتظامی کمیٹی کے چیئرمین، ممتاز پاکستانی صنعتکار، سماجی شخصیت اور انسانی فلاح و بہبود کے استعارے، چودھری محمد اسلم کی جانب سے دردمندی کی دولت سے مالا مال ان کے بڑے بیٹے، شائننگ سٹار انٹرنیشنل ایل ایل سی کے ڈائریکٹر، چودھری محمد شہزاد اسلم نے شوکت علی چودھری کے اعزاز میں دیے گئے پرتکلف الوداعی عشائیے میں تمام شرکائے محفل کو خوش آمدید کہا، جس میں مدحت کے منتظم اعلیٰ کے طور پر فہد اویس منیر کے حسن انتظام، شوکت علی چودھری کی مثالی سفارتی خدمات اور سرور حسین نقشبندی کی خداداد شاعرانہ عظمت اور اعلیٰ فنکارانہ ہنرمندی کا پرستائش تذکرہ نیز مہمانوں اور منتظمین کی جانب سے ان کو جلد از جلد نہ صرف مسقط بلکہ سلطنت عمان کے دیگر شہروں میں بھی وسیع پیمانے پر منعقد کی جانے والی نعتیہ تقاریب میں مدعو کرنے کا تقاضہ زوروں پر رہا۔ چنانچہ سرور حسین نقشبندی الفا ایونٹس عمان کی دعوت پر ان شاء اللہ عنقریب پھر سلطنت عمان میں جلوہ افروز ہوں گے۔

اس یادگار محفلِ نعت مدحت کے انعقاد میں مذکورہ بالا کرم فرماؤں کے علاوہ علم دوست عمانی شخصیات، چودھری محمد اشرف، مقبول علی سلمان، محمد عارف برکات اور سید برجیس زیدی، نعتیہ شاعری سے گہری عقیدت کے حامل، صاحب دل سرکردہ تاجر، یوسف نل والا، اردو شعر و ادب کے دلدادہ

معروف پاکستانی صنعتکار، محمد ندیم عظیمی اور بیسویں صدی کے آغاز سے مسقط میں سونے کے کاروبار سے وابستہ اپنے معزز گھرانے کی نیک نامی اور پاکستان کے وقار میں خاطر خواہ اضافے کے لیے ہمہ وقت کوشاں، النفیسہ جیولرز اور الحسینہ جیولرز کے روح رواں، معروف پاکستانی تاجر، اقبال سراج، ابوظہبی میں مقیم ممتاز، خوش فکر نوعمر پاکستانی شاعر، طاہر رسول بھٹی، معروف و مقبول پر ذہانت نوجوان پاکستانی شاعر اور ادیب، قمر ریاض اور صاحب فکر ممتاز پاکستانی اسلامی دانشور، امیر حمزہ نے بھی تعاون کیا۔ مسقط کے علاوہ دیگر شہروں سے جن ہموطنوں نے اس بابرکت محفل میں شرکت کی، ان میں محمد علی فضل، محمد ایوب، محمد شاہد اور زاید زمان کے نام نمایاں ہیں۔ تقریب کی انتظامی معاونت کے ضمن میں راقم الحروف مروت احمد کے علاوہ کلیم بیگ، غلام مرتضے قادری، سید جمیل زیدی، محمد علیم انیس، ذیشان طارق، چودھری محمد افضل، محسن شیخ اور احمد رضا قادری بھی پیش پیش رہے۔ یہ خوبصورت نعتیہ تقریب اس لحاظ سے بھی منفرد ٹھہری کہ عمانی اخبارات و جرائد نے اس کی خبر نمایاں طور پر شائع کی۔

ممتاز ثناءخواں و ثناء گو سید منظور الکونین کی یاد میں نعت فورم انٹرنیشنل کے زیر اہتمام تعزیتی ریفرنس

نعت فورم انٹرنیشنل کے زیر اہتمام عالم اسلام کے ممتاز ثناءخوان صاحبزادہ سید منظور الکونین کی یاد میں ایک تعزیتی ریفرنس پنجابی کمپلیکس قذافی سٹیڈیم میں منعقد ہوا جس میں نعت سے تعلق رکھنے والی معروف شخصیات نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت قاری نور احمد چشتی نے حاصل کی جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ سید زبیب مسعود نے پیش کی۔ پروگرام کی صدارت صاحبزادہ کاشف محمود واصف نے حاصل کی۔ سید منظور الکونین کے صاحبزادے سید سلمان کونین نے واہ کینٹ سے خصوصی طور پہ پروگرام میں شرکت کی اور اپنے والد گرامی کے انداز میں نعت پیش کر کے حاضرین کی آنکھوں کو نمدیدہ کر دیا۔ چیرمین نعت فورم سرور حسین نقشبندی نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے آغاز میں کہا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ان کے وصال کے ساتھ ان کا عہد اپنے اختتام کو پہنچا لیکن میری دانست میں ان کے جانے سے عہد سید منظور الکونین کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے جس میں وہ خود تو موجود نہیں لیکن ان کے انداز ،آہنگ اور آواز کی خوشبو سے آج کی نعت سے محبت کرنے والی نوجوان نسل کے کے لہجوں میں رچ بس گئی ہے۔ ان کا عہد ان کی زندگی کے اختتام کے ساتھ ختم نہیں ہوا بلکہ اس کی گونج بہت دیر نعت کے دبستانوں میں گونجتی رہے گے۔ معروف نعت خواں پروفیسر عبدالرؤف روفی نے فیصل آباد سے خاص طور پہ تقریب میں شرکت کی اور کہا کہ ان سے میری رفاقت کا عرصہ 45 سال پر محیط ہے۔ ان کے انداز نعت کی خوبصورتی یہ ہے کہ موسیقی کے اسرار و رموز سے واقفیت کے باوجود ہمیشہ نعت مقدم اور موسیقی پیچھے رہتی تھی۔ ممتاز کمپئیر نور الحسن نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ منظور الکونین صاحب سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ ان سے بات کر کے ہمیشہ ایک عجیب راحت اور خوشی کا احساس ہوتا۔ وہ محبت کرنے والے اور محبت بانٹنے والے انسان تھے۔ صاحبزادہ تسلیم احمد صابری نے کہا کہ وہ اس

شعبے کے ایسے منفرد ثناء خوان تھے جو شعریت اور شریعت دونوں کے تقاضوں سے بخوبی آگاہ تھے۔اسی لیے ان کے انتخاب کلام میں معیار اپنے درجہء کمال پر نظر آتا ہے۔ممتاز عالم دین علامہ شہزاد مجددی نے کہا کہ سید منظور الکونین ایک فرد نہیں ایک ادارے کا نام تھا ایک تحریک کا نام تھا۔ان کے فنی محاسن کو بیان کرنے کیلئے بہت سی نشستیں درکار ہیں۔ان کی شخصیت کو اتنے کم وقت میں سمیٹا نہیں جا سکتا۔چیرمین حفیظ تائب فاؤنڈیشن عبدالمجید منہاس، حافظ مرغوب احمد ہمدانی، محبوب احمد ہمدانی، اختر حسین قریشی، منیر حسین ہاشمی، علامہ رضاالدین صدیقی نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے مرحوم کی خدمات نعت کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ارسلان احمد ارسل، سلطان محمود اور واجد امیر نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔نعت سے تعلق رکھنے والی کثیر تعداد نے پروگرام میں شرکت کی۔آخر میں صاحبزادہ کاشف محمود واصف نے فاتحہ خوانی کے بعد مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کروائی۔

[رپورٹ: محمد عمر نقشبندی]

مدحت نامے

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب

السلام علیکم برادرِ مکرم!

آپ کا یہ جاں افروز ''مدحت'' روشنی کا سفیر مجلّہ مجھے پہلے ایک بار ملا تھا۔ پھر میں اس کا انتظار کرتی رہ گئی اتنے عرصے کے بعد آپ نے کرم فرمایا ہے جزاک اللہ اور بہت بہت شکریہ۔ میری امی جان بیگم نصرت عبدالرشید بہاول پور کی پہلی نعت گو شاعرہ تھیں۔ انہوں نے اردو، پنجابی، سرائیکی اور پوربی میں ثنا خوانی کی۔ ان کے عارفانہ کلام کی دو کتابیں دعائے نیم شبی اور آہِ سحر گاہی میں نے شائع کی ہیں۔

جامعہ بہاول پور بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان اور پنجاب یونیورسٹی میں ان کی نعت گوئی پر ایم اے اور ایم فل کے تھیسس لکھے گئے ہیں۔ میں ان کی کتاب ''دعائے نیم شبی'' آپ کی خدمت میں روانہ کر رہی ہوں۔ اگر آپ اس میں سے کوئی نعت یا ان کے کلام پر تبصرہ اپنے خاص نمبر میں شامل کریں گے تو میرے دل سے دعا نکلے گی۔ ان کے قدموں ں میں بیٹھ کر میں نے لکھنا سیکھا اور ان کے قلم کی خیر خیرات پا کر کبھی کبھی میں اپنے جذبوں کو بیان کرنے کی سعی کرتی ہوں۔ اپنی کم مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے بعجز تمنا کے ساتھ اپنی دو نعتیں بھیج رہی ہوں۔ اگر ''مدحت'' کی بزمِ انوار و تجلی کے اوراق میں جگہ پانے کے قابل سمجھیں تو زہے نصیب! فروری 2016ء میں، میں نے عمرے کی سعادت حاصل کی تھی اور اس دوران یہ دو نعتیں اظہار کا ذریعہ بن گئی تھیں۔ باری تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ روشنی کے اس مبارک سفر کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دعاؤں کے ساتھ!

بشریٰ رحمٰن، لاہور

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب

السلام علیکم برادرِ مکرم!

حضرت علامہ ریاض سہروردی کی یاد میں منعقد ہونے والے مشاعرے میں آپ نے مدحت کا شمارہ 7-6-5 عطا فرمایا تھا۔ علمی انداز کا گرانقدر لوازمہ اس میں دیکھا اور کئی مضامین اور منظومات

پڑھ ڈالیں۔ آپ کے اور آپ کے ادارے کے لیے دل سے دعا نکلی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین!)

یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے نعتیہ منظومات کے ساتھ حمدیہ منظومات کو بھی لائق توجہ مقدار میں شامل کیا ہے۔ بیشتر شعری لوازمہ قابل ستائش ہے۔ مقالات میں ''پاکستانی نعتیہ ادب میں قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ سے ماخوذ اسمائے رسول ﷺ'' بڑا مضمون ہے۔ دونوں مضمون نگار (ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ...... ناظرہ پروین) اتنی اچھی کاوش پر قابل مبارک باد ہیں۔ ایسے مضامین کے مطالعے سے شعراء کو نعتیہ شاعری کرتے ہوئے ''متن'' (Text) اور نفس مضمون کو استنادی شان دینے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر مجاہد احمد نے ''حضرت عباس بن عبدالمطلب اور نعتیہ شاعری......مقدمہ'' بڑے اہتمام سے لکھا۔ لیکن حضرت عباس کی ایک نعت کے صرف سات اشعار پیش کرنے کے لیے انہوں نے اپنی تحریر کا عنوان ذرا زیادہ بھاری بھرکم بنا دیا۔ ''نعتیہ شاعری'' اور پھر ''مقدمہ'' وا! لفظ مقدمہ دیکھ کر تو ایسا محسوس ہوا کہ شاید کسی کتاب کا مقدمہ ہے۔ لیکن پوری تحریر میں کسی کتاب کے لیے لکھے جانے کی کوئی شہادت نہیں ملی۔ معلوم ہوا کہ تحریر ''خود مکتفی'' ہے۔ تحریر بہت جامع ہے، تحقیقی لوازمہ سمیٹے ہوئے ہے اور بلاشبہ لائق تحسین پھر بھی اس میں ''عنوان'' کا سا (Grandeur) ذرا کم ہے۔

پروفیسر جمشید چشتی نے ''فضل اللہ عمید لویکی (سنامی) کا تعارف ان کے اشعار کی روشنی میں خوب کرایا ہے۔ اسی طرح محمد رفیع سودا کی نعت کے عنوان سے سودا کی نعت گوئی کا تعارف ڈاکٹر شاہد اشرف نے بھی خوب کروایا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے ''نعتیہ ادب میں پی ایچ ڈی مقالات کی روایت'' کے عنوان سے مضمون لکھا لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ ہر مقالے کے مافیہ سے بھی مختصراً متعارف کروا دیتے۔ ایک بات البتہ میں نے بڑی حیرت و استعجاب کے تاثر کے ساتھ نوٹ کی کہ انہوں نے صرف اپنے دوستوں کو متعارف کروانے کے لیے ان کے عام مضامین کو ایسے مقالات کی فہرست میں جگہ دی دی جس پر مقالہ نگاروں کو ڈاکٹریٹ کی سند نہیں مل سکی۔ اس سے ظاہر ہوا کہ خود پی ایچ ڈی کی سند حاصل کر لینے کے باوجود موصوف کو پی ایچ ڈی کے لیے لکھے جانے والے مقالات کی شرائط اور طریق کار کی بالکل آگاہی نہیں۔ حالانکہ مبتدی بھی جانتا ہے کہ پی ایچ ڈی کی سند کے لیے پہلے کسی یونیورسٹی میں رجسٹریشن کروایا جاتا ہے، جہاں ایک ''خاکہ'' پیش کر کے اس کی

منظور لی جاتی ہے۔ پھر کسی سنئیر اسکالر یعنی پی ایچ ڈی ڈاکٹر کی نگرانی میں مقالہ تیار کی جاتا ہے اور اس تصدیق نامے کے ساتھ کہ مقالہ پہلے سے لکھے ہوئے مقالات کی نقل نہیں ہے، کسی جامعہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ پھر زبانی امتحان ہوتا ہے اور سند تفویض کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر شہزاد نے تین ایسے مقالوں کی نشاندہی کی ہے جن پر ان کے بقول پی ایچ ڈی کی سند عطا نہیں ہوسکی۔ راجا رشید کا مقالہ ''اردو نعت کا ہیئتی مطالعہ''، عارف منصور کا مقالہ ''دبستانِ کراچی کی نعتیہ شاعری'' اور رشید وارثی کا مقالہ ''اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ''۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ڈاکٹر شہزاد احمد نے جس عنوان کا ایک مقالہ راجا رشید محمود سے منسوب کیا ہے اسی عنوان پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹر افضال احمد انور نے 2007ء میں پی ایچ ڈی کی سند حاصل کر لی ہے۔ خود زیرِ تبصرہ تحریر میں اس مقالے کا ذکر موجود ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی یونیورسٹی میں بیک وقت دو حضرات کسی ایک موضوع پر تحقیق کرنے کے لیے رجسٹریشن کروا سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ بصورت دیگر یہ ماننا پڑے گا کہ راجا رشید محمود صاحب نے اپنا مقالہ ڈاکٹر افضال احمد انور کو دے دیا اور انہیں سند مل گئی۔ یہ بات مان لی جائے تو ڈاکٹر افضا احمد انور کے کام پر حرف آتا ہے۔ البتہ یہ صورت ہوسکتی ہے کہ راجا صاحب کو سند تفویض نہ ہوسکی کیوں کہ انہوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے اور راجا صاحب سے مایوس ہو کر یونیورسٹی کے اربابِ اختیار نے وہی موضوع ڈاکٹر افضا احمد انور کو دے دیا ہو۔ اس منظر نامے میں اگر حقیقت ہے تو اس میں شہزاد احمد نے اپنے مضمون میں یہ لکھ کر ''ناگزیر وجوہات کی بنا پر سند تفویض نہ ہوسکی'' راجا صاحب کے قد کو چھوٹا کرنے کی کوشش ضرور کی ہے جو بالکل مناسب نہیں۔

عارف منصور کے حوالے سے جو کچھ انہوں نے لکھا اس میں صداقت ہے۔ لیکن ان کے مقالے کا ذکر پی ایچ ڈی کی سند کے لیے کامیاب مقالات کے ساتھ کرنا بہر حال محلِ نظر ہے۔

ڈاکٹر شہزاد نے رشید وارثی کے مضامین کے مجموعے کو ایسی کتب میں شمار کیا ہے جن کو پی ایچ ڈی کی سند نہ مل سکی۔ حالانکہ رشید وارثی نے اپنی کتاب کے ''مقدمہ'' میں خود لکھ دیا تھا کہ:

''زیرِ نظر کتاب ''اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ......شریعت اسلامیہ کے تناظر میں'' میرے ان تحقیقی اور تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے جو کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' کراچی میں 1995ء سے اب تک شائع ہوتے رہے ہیں'' (رشید وارثی، اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ......شریعت اسلامیہ کے تناظر میں، ص13)

خود مصنف کی غایت تصنیف جاننے کے بعد بھی اس کی تحریر کو ''پی ایچ ڈی کے سند کے لیے مقالہ'' تصور کیا جائے اور علمی موضوعات پر لکھتے ہوئے اس خیال کا برملا اظہار کیا جائے تو اسے سوائے اس کے کیا نام دیا جا سکتا ہے کہ مضمون نگار اپنے دوستوں کے قد بڑھانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

یہ باتیں میں نے اس لیے لکھ دی ہیں کہ کسی بھی لکھاری سے ذمہ دارانہ تحریر کا مطالبہ کرنا ہر قاری کا حق ہے...... اور میں ''مدحت'' کا ایک ادنیٰ سا قاری ہوں۔ پھر تحقیق کی دنیا میں ریکارڈ درست رکھنے کے لیے سچائی کا اظہار بھی لازمی ہے۔

الحمدللہ! ایک بات بڑی اچھی ہوئی۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے مضمون کے فوراً بعد راقم الحروف کی تحریر کو جگہ مل گئی جس کے ذریعے پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور کے تحقیقی مقالے ''اردو نعت کا ہیئتی مطالعہ'' کا تعارف کروایا گیا ہے۔ میری تحریر کی روشنی میں، راجا رشید محمود اور پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور کے موضوع کی یکسانیت کا جو قضیہ ڈاکٹر شہزاد احمد نے چھیڑا تھا اس کو بالکل صحیح تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نے اپنے مضمون میں راقم الحروف کے مقالے کے ناشر کا ذکر نہیں کیا صرف یہ لکھ دیا: ''اے 12، بلاک 13، گلستانِ جوہر، کراچی''۔ حالانکہ کتاب کے سرورق اور اندرونی صفحات میں جلی حروف میں ''نعت ریسرچ سینٹر، کراچی'' درج ہے۔

سرور حسین صاحب! نورین طلعت عروبہ کی حمد نگاری پر آپ نے خوب لکھا ہے۔ حمدیہ شاعری میں ذہن انسانی سے ماورائی ذات کے لیے جذبۂ صادقہ کی فنی نمود ہوتی ہے۔ اس لیے بیشتر شاعری سپاٹ اظہار کی آئینہ دار ہو جاتی ہے۔ لیکن نورین طلعت عروبہ نے قرآن و احادیث نیز تاریخ و سیَر کی تلمیحاتی کرنوں سے اپنے اشعار کو روشن کر لیا ہے۔ مجھے آپ کے مضمون میں مثال کے طور پر نقل کیے ہوئے بہت سے اشعار پسند آئے۔ مثلاً:

ابرہہ جیسا کوئی ظالم حد سے گزرے جب
اپنا کام دکھائے میرا طاقت والا رب

جو ثور میں مکڑی نے ترے حکم سے تانا
یادوں کے حوالے اسی جالے سے جڑے ہیں

شاعرہ کی دعا بھی خوب ہے:

کر اس میں اضافہ کہ مرا علم ہو ایسا
کوئی بھی حوالہ ہو میں قرآن سے لکھوں

نسائی شرم و حیا کا اظہار عروبہ کی شاعری کا طرۂ امتیاز ہے:

میری زینت مرے مولا نے حیا سے کر کے
کافروں سے مری پہنچان جدا رکھی ہے

بھائی نقشبندی آپ نے اچھی شاعرہ کے اچھے شعری عمل (Poetic Work) پر اچھا مضمون لکھا ہے۔

آمنہ محمود کا انگریزی مضمون (The One-Hundred Word Tribute to........ 'The Chinese Emperor Poem') خاصے کی چیز ہے۔ انگریزی اشعار بھی متاثر کن ہیں اور اردو ترجمہ بھی خوب ہے۔ ہونگ وو (Hong Wu) کے اشعار کے پس منظر میں مضمون نگار نے قرآن کریم، احادیث نبوی اور اسلامی شاعری کے حوالے دے کر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ خیر کے جذبات میں دنیا بھر کے انسان فطرت کے قریب ہیں اسی لیے ان کے اظہاریوں میں یکساں رنگ و آہنگ کے نقوش ملتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی تعریف کرنے میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم بھی فکر و خیال کی پاکیزگی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ انگریزی مضامین شامل کرنے کا سلسلہ جاری رکھیے۔

پیر نصیر الدین نصیر کی نعت گوئی کے حوالے سے گوشہ بہت خوب ہے۔ حفیظ تائب، نعتیہ شاعری کے لیے خود ہی وقف نہ تھے بلکہ انہوں نے بہت سے شعراء کو اس جانب متوجہ کر کے اچھی نعتیں کہلوائیں۔ نعت گو شعراء کو سراہنے میں بھی وہ ہمیشہ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ پیر نصیر الدین نصیر کی شاعری کے جوہر سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے تائب صاحب کا مضمون ''دیں ہمہ اوست اور نصیر الدین نصیر کی نعت'' لائق توجہ ہے۔ ڈاکٹر شبیر احمد قادری نے اپنے مضمون میں یہ لکھ کر گویا پیر نصیر کی شاعرانہ صلاحیتوں کا مکمل احاطہ کر لیا ہے کہ ''قسام ازل (نے) پیر صاحب کو الفاظ و تراکیب کو اپنے حق میں موم کرنے کی جو آسانیاں عطا کی تھیں، انہوں نے ان سے خوب خوب استفادہ کیا۔ وہ اردو نعت کے موسم ربیع کے اہم فرد تھے، وہ تا دم واپسیں، نصیر نعت رہے''۔ بقیہ مضامین بھی یاد نگاری کے ضمن میں اچھی نگارشات کے مظہر ہیں۔ پروفیسر فیض رسول فیضان، سید توقیر بخاری، ڈاکٹر

محمد شاہ کھگہ کے ساتھ ساتھ شخصیت کے حسین پہلوؤں پر گفتگو کرنے والے حضرات، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر اسحاق قریشی نے یادنگاری کا حق ادا کر دیا۔ ڈاکٹر سید قمر علی زیدی نے اس موضوع کو چھیڑا ہے جو میرے دل میں پیر نصیر الدین کی عظمت وقدر ومنزلت کا منارۂ بلند تعمیر کرنے کا سبب بنا۔ یعنی پیر صاحب کی کتاب ''نام ونسب''۔ یہ کتاب روایتی فضلیت طلب لوگوں کے لیے واقعی ناقابل قبول تھی۔ لیکن پیر صاحب کے عزم مصمم اور استقلال نے انہیں اپنے موقف سے دستبردار ہونے سے بچائے رکھا۔ زیدی صاحب نے پیر صاحب کے والد گرامی کی طرف سے بھی دباؤ آنے کا ذکر کیا ہے۔ یہ واقعہ بڑا اسبق آموز ہے:

> ''مجھے میرے والد نے وقت تہجد طلب فرمایا اور مجھے اپنے موقف سے شفقت پدری کا حوالہ دیتے ہوئے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ میں ادب وحیرت کا امتزاج بنا اپنے والد کو دیکھتا رہا، معاً میرے تصور میں حضور رسالت پناہ ﷺ کا سبز گنبد ابھرا اور کائنات خیال میں ہم کلامی کا سلسلہ شروع ہوا تو میرے ضمیر نے معاونت کی اور میرے ذہن ولب ''لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده ووالده والناس اجمعین '' کے الفاظ کی زد میں تھے اور آنکھوں سے غیرت ومحبت کے غماز آنسو بہتے ہوئے میرے والد سے مودبانہ انکار کر رہے تھے۔''

زیدی صاحب نے یہ واقعہ لکھ کر نصیر الدین نصیر ؒ کی حب رسول ﷺ کی کیفیات اور حق پر قائم رہنے کے عزم کی تصویر کشی کر دی ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے! اسی گوشے میں جسٹس (ر) نذیر احمد غازی اور ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری کے تاثراتی مضامین بھی ہیں اور واقعتاً لائق تحسین۔ بھائی سرور حسین! آپ نے اس (Three in one) شمار میں بہت کچھ جمع کر دیا ہے۔ منظومات کا ذکر کروں تو میرا یہ خط چھوٹے موٹے کتابچے کی صورت اختیار کر لے گا۔ اس لیے میر کے شعر پر اختتام کرتا ہوں:

عیب طولِ کلام مت کریو
کیا کروں میں سخن سے خوگر تھا

والسلام
ڈاکٹر عزیز احسن، کراچی

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مدحت (5-6-7) نظر نواز ہوا۔ممنون ہوں آپ نے کرم فرمایا، حسب سابق تین شماروں کا یہ مجموعہ رنگا رنگ مضامین نظم ونثر سے مزین ہے۔ ماشاء اللہ۔حق سبحانہ وتعالیٰ آپ کی توفیقات میں مزید برکتوں کے ساتھ اضافہ فرمائے، آمین۔گوشہ پیر نصیر رحمۃ اللہ لائق ستائش ہے۔کاش اس میں راقم کی لکھی ہوئی منقبت بھی (مشمولہ ''محاسن'') شامل ہوجاتی، بہرحال ممکن ہوتو آئندہ شمارے میں شامل فرمایئے گا۔

ص ۴۲۵ پر جناب جمشید اعظم چشتی کا گرامی نامہ دیکھا تو مندرجات کے مطالعہ سے یادوں کا دریچہ کھل گیا اور ان کے ایک مضمون پر لکھے گئے اپنے مکتوب کی یاد تازہ ہوگئی اور ان کے حسب ارشاد اُسی قصہ پارینہ کو بار دگر تازہ کرتے ہوئے مدحت کی ورق گردانی کی اور بالآخر مدحت کے شمارہ نمبر ۲ میں ان کے دو تحقیقی مضامین بار دگر پڑھ مارے۔لیکن سوائے اکابر محققین کی تصدیق وتائید کے راقم کے موقف میں نہ صرف کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی بلکہ اس خط میں برعایت اختصار قلم زد ہوجانے والے کئی اہم فکری و تحقیقی پہلو پھر سے نگاہوں کے سامنے آئے، چنانچہ ان معروضات کو گزشتہ سے پیوستہ سمجھتے ہوئے ملاحظہ فرمایئے۔

محترم جمشید چشتی صاحب نے اپنے خط میں لکھا ہے:

''جہاں تک سیّد علی ہجویری کی طرف منسوب رسالے ''کشف الاسرار'' سے استفادہ کرنے کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ جو کلام حضرت داتا صاحبؒ سے نسبت کے باعث میں نے نقل کیا ہے، اس کے ایک سے زیادہ مآخذات (مآخذات کیا صحیح لفظ ہے؟) میرے زیر نظر تھے۔جن میں ''کشف المحجوب'' کا قدیم ترین فارسی نسخہ بھی شامل ہے......البتہ اس میں ''کشف الاسرار'' کا ذکر نہیں۔لیکن جو کلام میں نے نقل کیا ہے وہ داتا صاحبؒ کے نام ہی سے منسوب ہے۔'' (ص ۴۲۵)

برادرم سرور صاحب! بطور مدیر مدحت بھی یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ادارت کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے آپ درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

(۱)......چشتی صاحب نے اپنی جس تشنہ تحقیق تحریر کو'' دو تحقیقی'' مضامین سے تعبیر فرمایا ہے، اس کی کل ضخامت لگ بھگ سوا سات صفحات سے زیادہ نہیں ہے، جبکہ پہلا ''تحقیقی مضمون'' ڈیڑھ

پیرا گراف پر محیط ہے۔ فیا للعجب !

جناب چشتی صاحب کا زیر تبصرہ ''تحقیقی مضمون'' مدحت (۲) کے صفحہ ص ۱۳۱ سے شروع ہوتا ہے، جس میں انھوں نے حضرت علی ہجویری ؒ کے اساتذہ اور شیوخ کا تذکرہ کرتے ہوئے دو اسماء یوں لکھے ہیں۔

''حضرت علی ہجویری کے پیر طریقت حضرت خواجہ ابوالفضل ختلی تھے اور استاد شیخ ابوالقاسم گرگانی قشیری۔'' (مدحت ۲۔ص ۱۳۱)

افسوس صد افسوس کہ مضمون نگار نے یہاں دو مختلف بزرگوں کو جوش تحقیق میں ایک کر دیا ہے۔ حضرت شیخ ابوالقاسم علی بن عبد اللہ گرگانی (صحیح لفظ ''کُرّگانی'' طوس کے ایک گاؤں کا نام ہے۔ (بحوالہ: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۶۶) اور دوسرے حضرت امام ابوالقاسم عبد الکریم بن ھوازن القشیری (م۔۴۶۵ھ) (صاحب رسالہ قشیریہ) ہیں۔ یعنی ابوالقاسم گرگانی (حضرت داتا گنج بخش کے پیرِ صحبت و تربیت) حضرت ابوالحسن خرقانی کے خلیفۂ اعظم ایک اور بزرگ ہیں جبکہ ابوالقاسم قشیری (استاذ حضرت داتا صاحب) الگ بزرگ ہیں۔ حسن اتفاق سے دونوں کا ذکر خیر ''کشف المحجوب'' میں موجود ہے۔

راقم کے خط کا کم از کم ایک فائدہ یہ ضرور ہوا ہے کہ فاضل مضمون نگار نے جس وضعی اور جعلی رسالہ ''کشف الاسرار'' کو داتا صاحب کی تصنیف لکھا تھا، مدحت (5-7) میں مطبوعہ مکتوب میں اسے ''سید علی ہجویری کی طرف منسوب رسالہ'' قرار دیا ہے۔

کاش چشتی صاحب اپنے ایک سے زیادہ ''مآخذات'' کا حوالہ اپنے تحقیقی مضمون میں پیش کر دیتے تو اس قسم کے تحقیقی مقالہ نما خطوط لکھنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ بہر حال تحقیق کا میدان ہنوز خالی است۔

پہلے مضمون کے حوالے سے تاحال آخری گزارش یہ ہے کہ جس فارسی مناجات نما نظم کو حضرت چشتی صاحب نے ''غزل در حمد و نعت ﷺ'' کے عنوان سے بصد اصرار حضور سید ہجویر قدس سرہ العزیز کے کھاتے میں ڈالنے کی عقیدت مندانہ کوشش کی ہے اس میں کم از کم نعت کا تو ایک شعر بھی راقم آثم کی نظر سے نہیں گزرا۔ اگر کسی صاحب نظر کو دکھائی دے تو خدارا اصلاح کی استدعا ہے۔ باقی رہی اس غزل کی زبان تو الامان والحفیظ کہ یہ صاحب کشف المحجوب جیسے سبک دری کے

اہلِ زبان اور معجز رقم نثر نگار کی مہمل شاعری نہیں ہوسکتی، جبکہ مضامین کی ماندگی اور پھیکا پن اس پر مستزاد ہے۔ بہرحال اس میں حمد یہ مضامین بھی تقریباً ناپید ہیں۔ یہاں مجھے آغا عیش دہلوی یاد آ گئے ہیں جنھوں نے مرزا غالب کو نہایت صائب مشورہ دیتے ہوئے فرمایا تھا:۔

اگر اپنا کہا تم آپ ہی سمجھے تو کیا سمجھے
مزہ کہنے کا جب ہے تم کہو اور دوسرا سمجھے

رہی بات دوسرے تحقیقی مضمون کی تو ''ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرف دار نہیں'' کے مصداق صرف اتنا عرض کرنے پر اکتفا کروں گا کہ چشتی صاحب سندھ یونیورسٹی (جام شورو) کے مجلّہ ''تحقیق'' شمارہ خاص (10-11) کا مطالعہ فرمالیں تو انھیں اپنے تحقیقی امور کو سرانجام دینے میں خاطر خواہ سہولت ہوسکتی ہے۔ دیگر اکابر محققین کے علاوہ اس میں پروفیسر محمد اسلم مرحوم (سابق صدر شعبہ تاریخ جامعہ پنجاب) کا تحقیقی مضمون ''دیوان معین چند معروضات'' ص ۹۵۹ بھی شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے حافظ محمود شیرانی کے مضمون محرّرہ ۱۹۲۴ء کا تذکرہ کرتے ہوئے ملا معین واعظ ھروی کی دیگر کتب سے ایسی متعدد غزلیں نکالی ہیں جو دیوان معین میں شامل ہیں۔

بہرحال چشتی صاحب کی اس بات سے مجھے مکمل اتفاق ہے کہ درست تحقیق کے لیے عقیدت اور شخصیت پرستی سے زیادہ حقیقت پسندی اور دلائل وشواہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ایسے شخص کی تکذیب فرمائی گئی ہے جو ہر سنی سنائی بات آگے پہنچا دیتا ہے۔ والسلام مع الاکرام

محمد شہزاد مجددی

لاہور

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب

السلام علیکم برادرِ مکرم!

آپ کا مدحت نظر نواز ہوا، اور حضرت حفیظ تائب کو نام نامی سامنے آیا۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب میں ڈپٹی آف اکاؤنٹنٹ جنرل اے جی آفس لاہور تھا تو وہ میرے دفتر کئی بار تشریف لائے اور ہم کئی مشاعروں میں اکٹھے ہوئے۔ مظفر وارثی صاحب بھی ہوا کرتے تھے اور دیگر شعر لکھنے

والے جو ہم سے رخصت ہوگئے۔ یہ حمد ونعت کا گلدستہ میرے لیے تحفہ آخرت ہے سید نصیر الدین، کے ساتھ بھی راولپنڈی ملازمت کے دوران مشاعرے پڑھے۔محرم کے حوالے سے اور سیدنا امام حسین علیہ السلام کے سلام اور؟ کے حوالے سے سید نصیرالدین نصیر پر تفصیلی کام ہونا چاہیے کہ یہ ایک گراں قدر خزانہ موجود ہے۔ مدحت میں مدحت نامے تک پرچہ ایک مکمل دستاویز، بلکہ موقع حمد ونعت آپ کی بزم میں شرکت کے لیے اور عندمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فہرست میں نام گنوانے اور لکھوانے کے لیے اپنے ٹوٹے پھوٹے لفظ ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کے انتخاب نمبر کے لیے دعائیں اور نیک تمنائیں۔

مخلص

کرامت بخاری

لاہور

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب

السلام علیکم برادرِ مکرم!

آپ کی شخصیت ایک قابل نعت گو شاعر، سریلے اور عمدہ آواز کے مالک نعت خواں، محقق نعت اور دانشور کے طور پر مشہور ہے۔ سہ ماہی مدحت کی صورت میں انتہائی معیاری اور عشق رسول سے لبریز جریدہ شائع کر کے آپ نے اپنی قائدانہ اور مدیرانہ صلاحیتوں کا بھی لوہا منوالیا ہے۔

میں آپ کو سہ ماہی مدحت لاہور کے اجرا پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ رب العزت سے بہ وسیلہ سرکار دو عالم دعا گو ہوں کہ آپ کی توفیقات، عالم اور عشق رسول میں برکتیں عطا فرماتا رہے۔

آپ کی طرف سے سہ ماہی مدحت کی جلد سوئم موصول ہوئی۔ اس کرم فرمائی پر آپ کا شکرگزار ہوں۔ آپ جانتے ہوں گے کہ میں بھی نعت سرکار دو عالم کے باب میں اپنی سی کوشش میں محو دمدحت رہتا ہوں۔ آپ کی خدمت میں اپنی دو عدد حمدیں اور تین عدد بالکل تازہ نعتیں پیش ہیں۔ امید ہے پسند فرمائیں گے اور زینت مدحت فرما کر سرفراز فرمائیں گے۔ اگر کوئی نعت آپ کی خوبصورت آواز میں پڑھی جائے تو یہ اعزاز منفرد بھی میری خواہش دیرینہ کا ثمر ہوگا۔

آپ کے لیے اور فروغ نعت و مدحت کے لیے آپ کی خدمات کے اجر کے لیے خدا سے دعا گو ہوں کہ دونوں جہانوں کی عزتیں اور کامیابیاں نصیب ہوں۔

خیر اندیش
علی یاسر، اسلام آباد

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب
السلام علیکم برادرِ مکرم!

سرور حسین نقشبندی، سلامت رہو تا قیامت رہو۔ ''مدحت'' کا تازہ شمارہ نظر نواز ہوا، دل خوش ہوا، یہ جان کر تو اور بھی خوشی ہوئی کہ تم نے قبلہ حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایم۔فل کر لیا ہے۔ بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ کرے کہ تم جلد از جلد پی۔ایچ۔ ڈی بھی کر لو، چونکہ فقیر بھی حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ سے حمد و نعت کے حوالے سے اچھا خاصا تعلق رہا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ فقیر نے ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کراچی کے شمارہ نمبر 6 کو ان کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔ یعنی ''حفیظ تائب حمد و نعت نمبر'' شائع کیا جو ان وصال کے بعد کسی بھی رسالے کا اولین حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ نمبر تھا۔

''مدحت'' روز بروز کامیابی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اللہ کریم مزید ترقی عطا فرمائے۔ ''مدحت'' میں تمہاری لگن تمہارا خلوص بھی نمایاں نظر آتا ہے۔ مصروفیات کے باعث ''مدحت'' کا مطالعہ سرسری کیا ہے۔ تفصیلی خط آئندہ کبھی لکھوں گا۔ آج کل ''جہان حمد'' کے سیرت نمبر ''مصطفیٰ جان رحمت'' کی تیاریوں میں لگا ہوں، مذکورہ نمبر کی 7 جلدیں 3500 صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک جلد انگریزی میں ہے۔ تمام مقالات و مضامین کا خلاصہ انگریزی زبان میں کر دیا گیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اپنے پیارے حبیب سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمارے لیے آسانیاں ل پیدا فرمائے کہ ''مصطفیٰ جانِ رحمت'' نمبر زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور غلامانِ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں پہنچے۔

دعا گو طالبِ دعا
طاہر حسین سلطانی۔ کراچی

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب

السلام علیکم برادرِ مکرم!

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ ''مدحت'' کا تازہ شمار ملا، آپ کی زیرِ پرستی یہ جریدہ دینی ادب میں ایک خاص مقام بنا چکا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو حمد ونعت کے حوالے سے مزید کام کرنے کی توفیق دے۔

مخلص

قاسم جلال، لاہور

محترم اقبال نواز اسلام نیاز!

مدحت باقاعدگی سے مل رہا ہے بہ طور اظہار تشکر اپنا ''نادم سکوت'' ہی آپ کی بارگاہ اقبال نواز میں پیش کر رہا ہوں کہ وہ بھی تکلم بلیغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کاش! میں مدحت کی قلمی اعانت کر سکتا، پیرانہ سالی سے متعلق میری بعض مجبوریاں آپ کی محبتوں سے معذرت طلب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مدحت خوب سے خوب تر کی طرف گامزن ہے۔ دلی آرزو ہے کہ:

مہکیں ترے عارض کے گلاب اور زیادہ

خدا کرے کہ آپ ہم جملہ افراد خانہ سے خیر ہوں

والسلام

ڈاکٹر عبدالغنی فاروق، لاہور

مکرمی ومحترمی جناب سرور حسین نقشبندی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے مزاج گرامی شگفتہ ہوں گے سہ ماہی ''مدحت'' کا تارہ شمارہ اپنے آنگن میں عشق و عقیدت کی رعنائیاں بسائے نظر نواز ہوا۔ ممنون ہوں کہ آپ اس ناچیز کو یاد رکھتے ہیں اور محبتوں کی خوشبو سے نوازتے ہیں۔

زیرِ نظر شمارہ پھول کی طرح ہنستا مسکراتا ہوا جلوہ گرہ ہوا ہے اس کا لفظ لفظ اور اس کا حرف

حرف حمد و ثنا اور مدحت مصطفیٰ ﷺ کا لافانی خوشبوؤں سے آراستہ ہے۔

''یاحیُّ یاقیوم'' سلسلۂ تحمید اور سلسلہ حضور کا (جس میں مدحتیں کہکشاں کی طرح اپنی روشنی بکھر رہی ہیں) اس شمارے کی شان اور جان نہیں تو اور کیا ہے۔ تحقیق و تنقید، فکر وفن، حمد و نعت، گوشہ نعت نگار سید نصیر الدین نصیر گیلانی، شخصیت، منظوم خراج عقیدت، منتخب کلام، نعت کالم و نعتیہ تقریبات کی رپورٹ سمیت دیگر تمام سلسلے اعتبار و معیار کی بلندیوں پر فائز نظر آئے۔ اس شمارے کے حسن ترتیب نے آپ کی اعلیٰ وارفع مدیرانہ صلاحیتوں کو جس قدر اجاگر کر رکھا ہے وہ بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی ذات اقدس کے طفیل آپ کے اس سلسلۂ عقیدت و محبت کو اپنی رحمتوں کی توانائیوں سے سجائے رکھے آمین!

والسلام

ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم، سرگودھا

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب

السلام علیکم

برادرِ مکرم!

السلام علیکم! بصیرت سے بھرپور بصارت افروز سہ ماہی مدحت آپ کی محبتوں کے جلو میں دستیاب ہوا ''نعتیہ ادب میں حفیظ تائب ؒ کی علمی، ادبی، تحقیقی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ'' پر ایم فل کا مقالہ مکمل کرنے پر آپ سزاوار مبارک اور قابل صد تحسین ٹھہرے ہیں۔ اللہ کریم آپ کو شعبہ نعت میں مزید کچھ کر گزرنے کا حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے فقیر بصورت تحریر کچھ پیش کرنے سے قبل اپنی علمی تہی دامنی کا اسیر ہے۔

اظہار یہ پورے شمارے کی تلخیص ہے۔ مدینۃ الرسول میں دہشت و بربریت کا المناک سانحہ ہر عاشق رسول کے دل کو خون کے آنسو رُلا رہا ہے اس پر جس قدر بھی اظہار تاسف کیا جائے کم ہے۔ اشاعت مدحت کا دورانیہ اگرچہ طویل تھا مگر اتنے بڑے کام کے لیے رفقائے کار کی تلاش اور انتخاب

بھی بڑا کٹھن مرحلہ ہوتا ہے جس پر آپ جیسا عاشق رسول اور مرد آہن نبرد آزما ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ منظور الکونین، محمد علی سجن اور امجد صابری کا نقصان بھی شعبہ نعت میں تا دیر محسوس کیا جاتا رہے گا۔

حصہ حمد و نعت میں عشقانِ رسول کی روح کی غذا کے لیے منفرد دستر خوان کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تحقیق اور تنقید کے لیے بہت سے نامور اور قد آور شخصیات کے ملفوظات نظر افروز ہو رہے ہیں۔ حمد و نعت کو مزید طویل کرتے ہوئے شمارے کو روح کی طمانیت کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ آخر میں گوشہ پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی شامل کر کے محبت رسول اور عشق رسول کے حاملین کو مدحت رسول کی چاشنی مہیا کی گئی ہے۔ ذوالفقار علی مدح سرائی کی صورت صفحہ نمبر 57 پر حفیظ تائب رحمۃ اللہ کا شعر کمپوزر کی بے توجہی کا شکار ہو گیا ہے اسی صفحہ پر اوپر تیسری سطر کا فقرہ بھی مہمل سا محسوس ہو رہا ہے۔ محمد حنیف نازش کی کتاب ''نیاز'' پر محمد عارف ٹیکسلہ کے صفحہ نمبر 161 پر بھی شعر میں کچھ خامی کا احساس دامن گیر ہو رہا ہے۔

اختتام سے قبل خطوط قارئین نعت فورم لائبیریری کو موصولہ کتب جرائد و رسائل کا اندراج اور ہاں اتنی اعلیٰ اور منفرد تحریروں کو کمپوزر کی گہری توجہ کی ضرورت ہے اللہ کریم مدیر مدحت اور ان کے رفقائے کار کے لیے مزید آسانیاں فرمائے۔ آمین!

محمد یوسف ورک

نعت لائبیریری شاہدرہ، لاہور

آبروئے صحافت مکرمی جناب سرور حسین نقشبندی صاحب السلام مع الاکرام:

مدحت کا تازہ شمارہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ باصرہ نواز ہوا ہر بار کی طرح اس بار بھی میرے محترم دوست مظہر حسین صاحب کے ذریعے سے ''مدحت'' میرے مطالعہ کے ٹیبل کی زینت ہے آپ کی جامع تحریر اور آپ کے بصیرت افروز کلمات ادارت پڑھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے ''مدحت'' کا ہر عنوان ایک حیثیت رکھتا ہے اور نعت شریف کا ذوق رکھنے والے طبقے کے لیے کیف و انبساط کا محور ہے۔

میرے خیال میں ''مدحت'' آسمان خدمت نعت پر چھائی ہوئی طویل ترین خاموش کالی رات

کا ''اخترِ صبح'' ہے خدا کرئے مدحت ہر میز کی زینت بنے اور ہر دل میں جگہ پائے۔ آمین!

رسائل اور مجلّات کے جمِ غفیر میں سہ ماہی ''مدحت'' کی حیثیتوں سے اپنا منفرد مقام رکھتا ہے مضامین کا تنوع، انفرادی اسلوب اور پھر آپ کی معیت میں پختہ قلم کاروں نے رسالے کی جامعیت میں چار چاند لگا دیئے ہیں ماشاء اللہ عزوجل ہر بار خوب سے خوب تر ہوتا جاتا ہے اور ہر بار ہی فکر اور ایک نئے پیغام کے ساتھ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنتا ہے میں الحمدللہ مدحت کا اس کے یوم اول ہی سے قاری ہوں اور مجھے اس کا شدت سے انتظار ہوتا ہے۔ جیسے اس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں تو پہلی ہی فرصت میں اس کا مطالعہ کرنا سعادت سمجھتا ہوں اللہ عزوجل آپ کو اور مظہر بھائی کو جزاء خیر عطا فرمائے۔

احقر العباد
علامہ محمد سجاد مدنی
فیصل آباد

محترم سرور حسین نقشبندی صاحب (سلام و رحمت)!

گذشتہ 28 اگست 2016ء کو سید ریاض الدین سروری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر ان کی نعت پر ہونے والے طرحی نعتیہ مشاعرے میں (جو کہ پرس کلب کراچی میں ہوا) آپ نے ''سہ ماہی مدحت'' کا تازہ شمارہ عنایت فرمایا تھا جس کے لیے آپ کا بے حد ممنون ہوں۔

مدحت کا تازہ شمارہ انتہائی لا جواب ہے حمد ونعت کا انتخاب اور مضامین بھی بہت خوب ہیں۔ اس پرچے کا سب سے اہم کام یہ کہ اس میں آپ نے جو گوشۂ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی شائع کیا ہے جو کہ بے انتہا معلوماتی ہے جس سے پیر صاحب کی زندگی کے ہر پہلو سے آگاہی ہوئی ہے۔ ابھی تک ''مدحت'' پورا نہیں پڑھا ہے مگر صاحب شروع سے لے کر آخر تک پرچہ اپنی مثال آپ ہے آخر میں حج کی مبارک باد قبول فرمایئے۔ اپنی کتب اور تازہ حمد ونعت ارسال کر رہا ہوں قبول کیجئے گا۔

والسلام
عزیز الدین خاکی، کراچی

ترتیب: محمد احمد پراچہ

نعت فورم لائبریری

موصول ہونے والی کتب، رسائل و جرائد

ادارہ کتب و رسائل بھیجنے والے تمام احباب کا شکر گزار ہے

نام کتاب	موضوع	مرتب/ شاعر/ ایڈیٹر	پبلشر	سالِ اشاعت	ہدیہ کنندہ
الحمد للّٰہ	حمدیہ	عزیز الدین خاکی	تنظیم استحکام نعت	اپریل 2002ء	عزیز الدین خاکی
نغماتِ طیبات	نعت	عزیز الدین خاکی	تنظیم استحکام نعت	اگست 1996ء	عزیز الدین خاکی
ذکر صَلِّ عَلٰی	نعت	عزیز الدین خاکی	تنظیم استحکام نعت	جولائی 1994ء	عزیز الدین خاکی
دعائے نیم شبی	نعت	بیگم نصرت عبدالرشید		اکتوبر 1973ء	بشریٰ رحمٰن
ارمغان خاکی	نعت	عزیز الدین خاکی	مکتبہ رضویہ	جنوری 2003ء	عزیز الدین خاکی
نقش نعلین حضورؐ و پھولوں کی مہکار	نعت	ڈاکٹر محمد اشرف حسین انجم	عبدالحق نعت فاؤنڈیشن	2015ء	ڈاکٹر مشرف حسین انجم

نام کتاب	موضوع	مرتب/ شاعر/ ایڈیٹر	پبلشر	سالِ اشاعت	ہدیہ کنندہ
تابش طیبہ	نعت	حضرت مسرور کیفیؒ	محمد رمضان میمن	جولائی 2016ء	محمد رمضان میمن
سبیل	نعت	شہاب صفدر	نستعلیق مطبوعات	اکتوبر 2016ء	شہاب صفدر
نسخہ کیمیا	نعت	عمران سلیم	گلشن ادب پبلی کیشنز	2016ء	عمران سلیم
چراغ	نعت	سیّد شاکر القادری چشتی نظامی	اکادمی فروغ نعت اٹک پاکستان	نومبر 2016ء	سیّد شاکر القادری

☆......☆......☆

کتب

نام کتاب	مضمون	ایڈیٹر	سال/ماہِ اشاعت	ہدیہ کنندہ
آقا ﷺ	سیرتِ پاک	ابدال بیلا	2015ء	—
اردو میں نعتیہ صحافت	نعتیہ صحافت	ڈاکٹر شہزاد احمد	2016ء	ڈاکٹر شہزاد احمد
تذکرہ لالہ صحرائی	تذکرہ لالہ صحرائی	ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی	2016ء	ڈاکٹر جاوید احمد صادق

☆......☆......☆

رسائل و جرائد

نام مجلّہ	موضوع	ایڈیٹر	ماہِ اشاعت	ہدیہ کنندہ
نعت رنگ	نعتیہ تحقیق و تنقید	صبیح رحمانی	سلور جوبلی نمبر	صبیح رحمانی
جہانِ نعت	حضرت مسرور کیفی	محمد رمضان میمن	جولائی تا دسمبر 2016ء	محمد رمضان میمن
النور	ماہنامہ	مولانا محمد رفیق کیلانی	جولائی تا نومبر 2016ء	
دنیائے نعت کراچی	سیّد رفیق عزیزی نمبر	عزیز الدین خاکی	اکتوبر 2002ء	عزیز الدین خاکی
دنیائے نعت کراچی	نعت نمبر	عزیز الدین خاکی	ستمبر 2003ء	عزیز الدین خاکی
دنیائے نعت	تنقیدی معلوماتی کتابی سلسلہ	عزیز الدین خاکی	اگست 2001ء	عزیز الدین خاکی
پیامِ رومیؒ	پیامِ رومیؒ	حمیرا راحت	—	—
ادبِ لطیف	ماہنامہ	حدیقہ بیگم، شاہد بخاری	اکتوبر 2016ء	—
فروغِ نعت	اشاریہ	سیّد شاکر القادری	جولائی تا ستمبر 2016ء	—
ادبِ لطیف	ماہنامہ	حدیقہ بیگم	8 اگست 2016ء	—